

www.alqalamonline.com

ہفت روزہ

549

القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-e-PESHAWAR

www.alqalamonline.com



رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ ''آخرت'' پر ہمارے یقین کو مضبوط فرمائے..... اور ہمیں دنیا سے زیادہ ''آخرت'' کی فکر عطاء فرمائے۔

کوئی مانے یا نہ مانے

دنیا میں رہتے ہوئے ہر انسان ''اپنی آخرت'' بنا رہا ہے..... کوئی اچھی اور کوئی بری۔ اندازہ لگائیں کہ ایک موبائل فون پر انسان جو کچھ کرتا ہے..... وہ سارا ڈیٹا کئی جگہ محفوظ ہوتا رہتا ہے..... تو کیا انسان کے اعمال اور اقوال بے کار جا رہے ہیں؟..... ہرگز نہیں..... ہر انسان کا ہر عمل اور ہر قول آگے جا رہا ہے، محفوظ ہو رہا ہے..... اور انسان نے آگے پہنچ کر..... اپنے انہی اعمال کے ساتھ رہنا ہے..... کوئی آخرت کو مانے یا نہ مانے وہ اپنی اچھی یا بری آخرت خود بنا رہا ہے..... بس موت آنے کی دیر ہے، جب آ جائے گی سارے پردے ہٹ جائیں گے.....

عجیب تمثیل

ایک ملک تھا..... خوبصورت، سرسبز اور پرکشش..... اس ملک کے مناظر بھی حسین و جمیل تھے اور لوگ بھی..... یہاں پھلوں، پھولوں اور عیاشی کی فراوانی تھی..... ملک کی سب سے قیمتی اور حسین جگہ ملک کے بادشاہ کے لئے مختص تھی..... وہاں اس کا محل بھی تھا اور وسیع و عریض باغ بھی..... اور [illegible] عیاشی و سرمستی کا سامان اور عملہ بھی..... اس ملک کا دستور یہ تھا کہ لوگ ہر تین سال کے لئے اپنا بادشاہ بناتے..... پھر یہ سارا عرصہ وہ اس کے حوالے کر دیتے..... اس کی ہر بات کی اطاعت کرتے..... اسے بے شمار مال و دولت دیتے اور اسے ہر طرح کے اختیارات سپرد کر دیتے..... بادشاہ کے لئے حکومت کی مدت تین سال مقرر تھی..... تین سال کے بعد ملک کے لوگ جمع ہو کر اس بادشاہ کو ایک بڑے جہاز پر بٹھاتے اور دور ایک جزیرے پر چھوڑ آتے..... اور اپنے ملک کے لئے نیا بادشاہ مقرر کر دیتے.....

یہ سلسلہ سالہا سال سے اسی طرح چل رہا تھا..... بادشاہ آتے اور خوب عیش و عشرت کے مزے لوٹتے..... وہ چار گھنٹے امور مملکت اور باقی دن رات عیش و عیاشی..... کھانا، پینا، ملنا، ناچنا، گانا..... اور ہر اچھی بری لذت کا حصول..... تین سال اسی مدہوشی میں گزر جاتے، اچانک ملک کے لوگ آتے اور بادشاہ کو اٹھا کر..... دور گمنام جزیرے پر اکیلا چھوڑ آتے..... پھر کوئی خبر نہ ملتی کہ اس بادشاہ کے ساتھ جزیرے پر کیا بیتی؟..... کبھی کوئی وہاں سے واپس نہیں آیا..... اور نہ کوئی وہاں خبر لینے گیا..... ایک بار ملک کے لوگوں نے ایک نیا بادشاہ مقرر کیا..... اور اسے شاہی محل اور عشرت کدے میں چھوڑ آئے..... [illegible] مگر یہ بادشاہ دوسروں جیسا نہ نکلا..... [illegible] تین سال بعد [illegible] لینے بھیج دیا..... یہ فوجی جب اس جزیرے پر اترے تو وہاں بڑے خوفناک مناظر تھے..... ہر طرف وحشی درندے، زہریلے سانپ اور خاردار درخت..... کسی کسی جگہ سابقہ بادشاہوں کی کچھ ہڈیاں اور باقیات بھی موجود تھیں..... اور باقی ہر طرف خوف، اندھیرا، دلدل، جنگل اور وحشت کا راج تھا..... جائزہ رپورٹ جب بادشاہ کو پہنچی تو اس کی فکر اور بڑھ گئی..... اس نے اپنے زیر اختیار تمام اموال جمع کئے..... اور اس جزیرے کو درست کرنے کی ٹھان لی..... پہلے اس نے مسلح دستے بھیجے جنہوں نے آگ لگا کر جھاڑ اور کانٹے ختم کئے..... اور درندوں، سانپوں کو ختم کیا..... پھر اس نے وہاں زمینداری کے ماہرین [illegible] جنہوں نے آبپاشی اور زمین زرخیزی کا [illegible] درست کیا..... اسی طرح وہ اس جزیرے کو [illegible] سے بدلتا گیا..... وہاں اس نے کچھ [illegible] آباد کئے..... اپنے لئے محل تعمیر کروایا [illegible] جزیرے کو وحشت کدے سے [illegible] بنا ڈالا..... تین سال کا عرصہ بہت کم تھا [illegible] نے رات دن محنت کی..... اور اپنے ہاتھ [illegible] ہر چیز..... اگلے جزیرے کی بہتری کے [illegible]..... تین سال بعد ملک کے لوگ جب [illegible] جزیرے پر چھوڑنے جا رہے تھے تو وہ..... بے انتہا خوش تھا..... اسے نہ کوئی خوف تھا نہ ڈر..... نہ کوئی خدشہ اور نہ پریشانی..... وہ راحت اور لذت کے گھر میں جا رہا تھا..... اور اس کی ہر پسندیدہ چیز پہلے سے وہاں موجود تھی.....



اگلا جزیرہ

قرآنی حکم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا ہے..... یہاں ہمیں چند دن رہنا ہے اور پھر فرشتے آئیں گے اور ہمیں یہاں سے اٹھا کر لے جائیں گے..... دنیا میں ہمارے لئے کشش کا سامان بھی بہت ہے اور یہاں پھنسانے اور الجھانے والی چیزیں بھی بے شمار ہیں..... انسان دنیا میں آتا ہے تو اس دنیا ہی میں کھو جاتا ہے..... اور دنیا کو آباد کرنے میں خود کو خرچ کر دیتا ہے..... پھر جب اس کی مدت پوری ہوتی ہے تو یہ دنیا کو چھوڑ کر آگے چلا جاتا ہے.....

قرآن پاک ہمیں بار بار حکم فرماتا ہے کہ..... آگے کے لئے تیاری کرو..... اپنے لئے آگے سامان بھیجو..... تم یہاں رہتے ہوئے جو کچھ بھی آگے بھیجو گے وہ سب تمہیں وہاں ملے گا..... بلکہ اسے مزید بڑھا دیا جائے گا.....

عقلمند لوگ

وہ بادشاہ عقلمند نہیں تھے جنہوں نے تین سال کے عیش و آرام میں ڈوب کر..... اپنی اگلی منزل کو بھلا دیا..... ان کے پاس اموال بھی تھے اور اختیارات بھی..... مگر وہ غفلت میں پڑے رہے اور وقت ختم ہو گیا..... اور پھر وہ درندوں، سانپوں اور گڑھوں کے حوالے کر دیئے گئے..... دنیا میں جو انسان آخرت سے غافل زندگی گذارتا ہے..... اس کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوتا ہے..... مرنے کے بعد وہ درندوں، سانپوں اور آگ کے عذاب میں جا پڑتا ہے..... دنیا میں اس نے جو برے اعمال کئے وہ سب اس کے لئے قبر اور آخرت کا وبال بن جاتے ہیں..... آپ پوری انسانی تاریخ پر نظر ڈالیں..... یہ [illegible] ہے کہ..... جو بھی آیا اسے جانا پڑا..... اور اس سے بڑا سچ یہ ہے کہ ہم بھی اس دنیا سے چلے جائیں گے..... اور ہمارا چہرہ مٹی کے نیچے دبا ہوگا..... [illegible] نہ سوٹ نہ [illegible] نہ گاڑی نہ [illegible] خادم..... اکیلی قبر، تنہا منزل، گمنام جزیرہ.....

لیکن وہ بادشاہ عقلمند تھا جس نے تین سال کے عرصے کو غنیمت جانا..... اس نے خود کو عیاشی اور لہو لعب میں غافل نہیں ہونے دیا..... اس نے اپنے اموال بھی اپنے لئے آگے بھیج دیئے اور اپنے اختیارات کو بھی..... اپنے اگلے گھر کی بہتری پر لگا دیا..... یہی حال دنیا میں ان انسانوں کا ہے..... جو آخرت میں یقین رکھتے ہیں..... اور دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرتے ہیں..... وہ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ، راحت کا سامان آگے بھیجتے ہیں ان کو یہاں جو مال ملتا ہے وہ سارا مال آگے اپنے لئے بھیج دیتے ہیں..... اور ان کو یہاں جو قوت ملتی ہے..... جو اختیارات ملتے ہیں..... وہ انہیں بھی اپنے اگلے گھر کی بہتری کے لئے استعمال کرتے ہیں..... یہ عقلمند لوگ ہیں..... ان کو موت کے وقت نہ کوئی غم ہوتا ہے اور نہ کوئی پریشانی..... بلکہ وہ خوشی خوشی جاتے ہیں اور وہاں جا کر بھی خوشیاں پاتے ہیں..... ایسے عقلمند لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ موسم مقرر فرما دیئے ہیں..... ان موسموں میں اللہ تعالیٰ اعمال اور اقوال دونوں کا وزن بہت بڑھا دیتے ہیں..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ..... رمضان المبارک کی برکات صرف مسلمانوں کے لئے ہیں..... اہل ایمان کو روزے اور قرآن کی وجہ سے اس مہینے کی برکات ملتی ہیں..... جبکہ کفار اور دشمنان اسلام کا بغض اور شر اس مہینے میں اور بڑھ جاتا ہے..... کیونکہ وہ رحمت والے اعمال سے دور ہیں..... اس لئے ان پر زیادہ لعنت برستی ہے..... (خلاصہ حجۃ اللہ البالغہ)

رمضان المبارک میں ابوجہل کا شر پوری قوت سے بھڑکا..... اور وہ مسلمانوں کو مٹانے کے لئے مکہ مکرمہ سے نکل کھڑا ہوا..... رمضان المبارک میں مجاہدین کی نصرت خاص اور انوکھے انداز سے ہوتی ہے..... بدر کے میدان میں مقابلہ ہوا..... ایک طرف اہل رحمت تھے اور دوسری طرف اہل لعنت..... اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی نصرت فرمائی..... اور سخت خطرناک مشرکین مقتول ہو کر ایک کنویں میں پھینکے گئے.....

یہ جہاد کا ایک باقاعدہ شاندار آغاز تھا..... اور یہ جہادی سلسلہ دجال کے قتل تک چلتا رہے گا..... ابوجہل کے قتل سے دجال کے قتل تک..... مسلسل جہاد، مقبول جہاد اور منصور جہاد.....

اس رمضان المبارک میں..... ہر مسلمان یہ نیت کرے کہ..... وہ اس مبارک جہادی سلسلے میں شامل رہے گا..... کیونکہ یہ ''اہل رحمت'' کا سلسلہ ہے..... اور اس سلسلے کے مقبول افراد کی آخرت بہت تابناک ہے ان شاء اللہ..... حضرات صحابہ کرام نے آخرت کی تیاری اور وہاں کے لئے سامان بھیجنے کا نصاب بار بار حضور اقدس ﷺ سے پوچھا اور سیکھا..... جواب میں فرمایا گیا..... ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ یعنی آخرت میں سب سے زیادہ فائدہ دینے والی چیز..... ایمان کے بعد جہاد فی سبیل اللہ ہے.....

اور اس طرح اسلام کے باقی فرائض..... نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج..... پھر درجہ ہے خدمت خلق کا..... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے کام آنا..... اور ان کے کام بنانا..... پھر درجہ ہے نوافل و صدقات کا..... اور پھر درجہ ہے..... لوگوں کو اپنے شر سے بچانے کا..... یعنی اگر کوئی نیکی نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا کرو کہ..... لوگوں کو شر نہ پہنچاؤ تب یہ عمل بھی آخرت میں کام آئے گا..... ان شاء اللہ

لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆.....☆.....☆

> ایک موبائل فون پر انسان جو کچھ کرتا ہے..... وہ سارا ڈیٹا کئی جگہ محفوظ ہوتا رہتا ہے..... تو کیا انسان کے اعمال اور اقوال بے کار جا رہے ہیں؟..... ہرگز نہیں..... ہر انسان کا ہر عمل اور ہر قول آگے جا رہا ہے، محفوظ ہو رہا ہے.....

> قرآن پاک ہمیں بار بار حکم فرماتا ہے کہ..... آگے کے لئے تیاری کرو..... اپنے لئے آگے سامان بھیجو..... تم یہاں رہتے ہوئے جو کچھ بھی آگے بھیجو گے وہ سب تمہیں وہاں ملے گا..... بلکہ اسے مزید بڑھا دیا جائے گا.....

اظہار تعزیت

ھم

مفتی عبید الرحمٰن (دار البیان) کے پھوپھا، قاری اجمل (شجاع آباد) کے برادر نسبتی، بھائی صبغت اللہ (منتظم لکی مروت) کی چچی اور بھائی عرفان (منتظم ٹوبہ ٹیک سنگھ) کے والد کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com

تراویح

حفاظت قرآن کا عالمگیر مظاہرہ

رمضان المبارک اپنی رونقوں اور بہاروں کے ساتھ بڑی تیزی سے گزر رہا ہے اور سعادت مند لوگ اپنے دامن اس کی رحمتوں سے بھر رہے ہیں۔ مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوئی ہیں اور نماز تراویح کے وقت یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا نور کی بارش ہو رہی ہے اور ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق اس میں سے اپنا حصہ حاصل کر رہا ہے۔

رمضان المبارک شروع ہونے سے چند دن پہلے ہی ایک نام نہاد دینی سکالر کی طرف سے فتویٰ سامنے آیا تھا کہ ''تراویح کوئی نماز ہی نہیں''۔ اس فتویٰ کا وقت ایسا طے کیا گیا تھا گویا کچھ لوگوں کو ماہ مبارک میں مسلمانوں کا یہ پاکیزہ اجتماع اور اس میں وجد آفریں تلاوت کا سماں بالکل اچھا نہیں لگتا اور وہ آنے والے ماہ مبارک سے پہلے ہی لوگوں کو ''تراویح'' سے بیزار اور متنفر کرنا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُن کی یہ محنت اور یہ تگ و دو ضائع گئی۔ مسلمان آج بھی پورے ذوق و شوق کے ساتھ مساجد میں نماز تراویح ادا کر رہے ہیں اور خواتین گھروں میں یہ سعادتیں لوٹ رہی ہیں۔ اگر غور کیا جائے تو آزاد منش لوگوں کی تراویح سے یہ بیزاری بڑی آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے۔

تراویح کا منظر صرف ایک رسمی عبادت کا منظر نہیں ہوتا بلکہ یہ اسلام کی حقانیت اور سچائی کی ایک پوری داستان اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتا ہے۔ دنیا میں مذاہب بھی کئی ہیں اور اُن کی مذہبی کتابیں بھی کئی ہیں۔ تورات، انجیل، وید، گرنتھ اور اس طرح کی بہت سی کتابیں ہیں جو مختلف مذاہب کے لوگ دنیا میں پڑھتے پڑھاتے ہیں اور اُن کی عقیدت اور عقیدہ کا محور یہی کتابیں ہیں۔

لیکن ان تمام کتابوں میں جو برتری اللہ تعالیٰ کے آخری کلام قرآن مجید کو حاصل ہے، وہ نماز تراویح کے ذریعے کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ دیگر مذاہب اور مذہبی کتابوں کا حال یہ ہے کہ اُن سے، اُن کے ماننے والوں کی وابستگی کم سے کم تر ہوتی جا رہی ہے۔ آپ کو دنیا میں ان مذہبی کتابوں کا کوئی حافظ نہیں ملے گا' جو زبانی انہیں پوری صحت کے ساتھ سنانے پر قادر ہو۔ اسی طرح آپ کو عیسائیت کے گڑھ یورپ میں اُن کی عبادت گاہیں ویران ہوتی ہوئیں بلکہ فروخت ہوتی نظر آئیں گی۔ یہ کوئی ایسا عجیب واقعہ نہیں جس کے تحریری ثبوت پیش کرنے کی ضرورت ہو۔ انٹرنیٹ پر ایسی معلومات بہت آسانی اور بہت تفصیل سے دستیاب ہیں۔

قرآن مجید نازل ہوا تھا تو نازل کرنے والی ذات نے اُس وقت جب ساری دنیا نئے مذہب اسلام اور نئی کتاب قرآن کے خلاف متحد و متفق تھی، یہ اعلان بڑے واشگاف اور دوٹوک انداز میں کر دیا تھا:

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون

(ہم نے اس نصیحت یعنی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں) (الحجر: ۹)

اس آیت مبارکہ سے یہ تو پتہ چل گیا کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اس کو نازل کرنے والی عظیم ذات نے اٹھایا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حفاظت کا کیسے انتظام فرمایا۔ اگر وہ خالق کائنات جل شانہ چاہتا تو اُس کا طریقۂ کار یہ بھی ہو سکتا تھا کہ آسمان سے قرآن مجید تحریری شکل میں فرشتوں کے جلو میں اتارا جاتا اور انسانوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ اس پاک کتاب کو پڑھتے جائیں اور عمل کرتے جائیں لیکن یہ طرزِ حفاظت اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور مصلحتوں کے کئی اعتبار سے خلاف تھا۔

اگر کوئی غور کرے تو انسانی عقل اُس پورے نظام پر حیران و ششدر رہ جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حفاظت کیلئے قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے زمانۂ نبوت سے لے کر آج تک ہر زمانے اور ہر قابل ذکر علاقے میں ایسے خوش قسمت اور سعادت مند لوگ پیدا فرما دیئے جنہوں نے اپنی پوری زندگیاں قرآن مجید کیلئے ہی وقف کر دیں۔ یہ وہ عظیم لوگ تھے اور آج بھی ہیں' جن کا چلنا پھرنا اور اٹھنا بیٹھنا ہی نہیں' اوڑھنا بچھونا بھی قرآن مجید کی خدمت سے عبارت ہے اور جن کی کوششوں کا محور اور زندگیوں کا مقصد ہی اس کلام پاک کی حفاظت ہے۔

اس امت نے قرآن مجید کے کیسے کیسے خادم پیدا کئے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پاک کتاب کی حفاظت کا کیسا حیرت انگیز نظام قائم فرمایا کہ اگر اُن کے واقعات کو جمع کیا جائے تو بلاشبہ ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ ''فضائل حفاظ قرآن'' نامی کتاب میں آپ ان ایمان افروز واقعات کی ایک جھلک دیکھ سکتے ہیں۔

قرآن مجید کی حفاظت کرنے والے ان خدامست لوگوں کی قربانیوں کی بدولت مسلمان تو قرآن مجید سے فیض یاب ہو ہی رہے ہیں لیکن انصاف پسند غیر مسلموں نے بھی جب اس پہلو سے قرآن مجید پر غور کیا تو وہ اسلام قبول کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ قرآن مجید نے اپنے دو اعجاز بیان کیے ہیں۔ ایک فصاحت و بلاغت اور جامعیت ایسی کہ کوئی اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا لیکن یہ معجزہ ایسا ہے کہ جس کی تفاصیل اور حقیقت کو صرف اہل علم ہی صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ دوسری وجہ اعجاز یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کتاب میں کوئی کمی بیشی نہیں کر سکتا اور یہ ایک محفوظ کتاب ہے۔ اس بات کو ہر جاہل اور ان پڑھ بھی معمولی توجہ سے سمجھ سکتا ہے۔

اس سلسلے میں ایک دلچسپ واقعہ مشہور مفسر قرآن علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں گزشتہ آیت مبارکہ کے ذیل اپنی مسلسل سند کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ یہ واقعہ مشہور عباسی خلیفہ مامون عباسی کے دربار کا ہے۔ مامون کی عادت تھی کہ کبھی کبھی اس کے دربار میں علمی مسائل پر بحث و مباحثے اور مذاکرے ہوا کرتے تھے جس میں ہر اہل علم کو آنے کی اجازت تھی، ایسے ہی ایک مذاکرہ میں ایک یہودی بھی آ گیا، جو صورت، شکل اور لباس وغیرہ کے اعتبار سے بھی ایک ممتاز آدمی معلوم ہوتا تھا، پھر گفتگو کی تو وہ بھی فصیح و بلیغ اور عاقلانہ گفتگو تھی، جب مجلس ختم ہو گئی تو مامون نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تم یہودی ہو! اس نے اقرار کیا، مامون نے کہا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو ہم تمہارے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں گے۔

اس نے جواب دیا کہ میں تو اپنے اور اپنے آباء و اجداد کے دین کو نہیں چھوڑتا، بات ختم ہو گئی، یہ شخص چلا گیا، پھر ایک سال کے بعد یہی شخص مسلمان ہو کر آیا، اور مجلسِ مذاکرہ میں فقہ اسلامی کے موضوع پر بہترین تقریر اور عمدہ تحقیقات پیش کیں، مجلس ختم ہونے کے بعد مامون نے اس کو بلا کر کہا کہ تم وہی شخص ہو جو سال گذشتہ آئے تھے؟ جواب دیا ہاں وہی ہوں، مامون نے پوچھا کہ اُس وقت تو تم نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا، پھر اب مسلمان ہونے کا سبب کیا ہوا؟

اس نے کہا میں یہاں سے لوٹا تو میں نے موجودہ مذاہب کی تحقیق کرنے کا ارادہ کیا، میں ایک خطاط اور خوشنویس آدمی ہوں، کتابیں لکھ کر فروخت کرتا ہوں تو اچھی قیمت سے فروخت ہو جاتی ہیں، میں نے امتحان کرنے کے لیے تورات کے تین نسخے کتابت کیے، جن میں بہت جگہ اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی اور یہ نسخے لے کر میں کنیسہ میں پہنچا، یہودیوں نے بڑی رغبت سے ان کو خرید لیا، پھر اسی طرح انجیل کے تین نسخے کمی بیشی کے ساتھ کتابت کر کے نصاریٰ کے عبادت خانہ میں لے گیا وہاں بھی عیسائیوں نے بڑی قدر و منزلت کے ساتھ یہ نسخے مجھ سے خرید لیے، پھر یہی کام میں نے قرآن کے ساتھ کیا، اس کے بھی تین نسخے عمدہ کتابت کیے جن میں اپنی طرف سے کمی بیشی کی تھی، ان کو لے کر جب میں فروخت کرنے کے لیے نکلا تو جس کے پاس لے گیا اس نے دیکھا کہ صحیح بھی ہے یا نہیں، جب کمی بیشی نظر آئی تو اس نے مجھے واپس کر دیا۔

اس واقعہ سے میں نے یہ سبق لیا کہ یہ کتاب محفوظ ہے، اور اللہ تعالیٰ ہی نے اس کی حفاظت کی ہوئی ہے، اس لیے مسلمان ہو گیا، قاضی یحییٰ بن اکثمؒ اس واقعہ کے راوی کہتے ہیں کہ اتفاقاً اسی سال مجھے حج کی توفیق ہوئی، وہاں سفیان بن عیینہؒ سے ملاقات ہوئی، تو یہ قصہ ان کو سنایا انہوں نے فرمایا کہ بیشک ایسا ہی ہونا چاہیے، کیونکہ اس کی تصدیق قرآن میں موجود ہے۔

یحییٰ ابن اکثمؒ نے پوچھا کہ قرآن کی کون سی آیت میں؟ تو فرمایا کہ قرآن عظیم نے جہاں تورات وانجیل کا ذکر کیا ہے، اس میں تو فرمایا:

بما استحفظوا من کتب اللہ (المائدہ ۴۴)

یعنی یہود و نصاریٰ کو کتاب اللہ تورات وانجیل کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

یہی وجہ ہوئی کہ جب یہود و نصاریٰ نے فریضۂ حفاظت ادا نہ کیا تو یہ کتابیں مسخ و محرف ہو کر ضائع ہو گئیں، بخلاف قرآن کریم کے اس کے متعلق حق تعالیٰ نے فرمایا:

انا لہ لحفظون (الحجر ۹)

یعنی ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اس لیے اس کی حفاظت حق تعالیٰ نے خود فرمائی تو دشمنوں کی ہزاروں کوششوں کے باوجود اس کے ایک نقطہ اور ایک زیر و زبر میں فرق نہ آ سکا، آج عہد رسالت کو بھی چودہ سو سال سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ تمام دینی اور اسلامی امور میں مسلمانوں کی کوتاہی اور غفلت کے باوجود قرآن کریم کے حفظ کرنے کا سلسلہ تمام دنیا کے مشرق و مغرب میں اسی طرح قائم ہے، ہر زمانہ میں لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان جوان، بوڑھے، لڑکے اور لڑکیاں ایسے موجود رہتے ہیں جن کے سینوں میں پورا قرآن محفوظ ہے، کسی بڑے سے بڑے عالم کی بھی مجال نہیں کہ ایک حرف غلط پڑھ دے، اسی وقت بہت سے بڑے اور بچے اس کی غلطی پکڑ لیں گے۔

نماز تراویح، حفاظت قرآن کا ایک عالمگیر مظاہرہ ہے اور مجھے ہمیشہ تراویح کی اس جہت نے سب سے زیادہ محظوظ اور متاثر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تراویح کی فضلیت کے دیگر بھی کئی پہلو ہیں مثلاً اس نماز کی برکت سے ہمیں روزانہ بارگاہِ الٰہی میں اضافی بیس رکعات یا بالفاظ دیگر چالیس اضافی سجدوں کی توفیق ہو جاتی ہے۔ ایک مقبول سجدہ کتنی بڑی نعمت ہے، اس کا صحیح احساس تو یقیناً اُسی وقت ہوگا، جب ہماری یہ آنکھیں بند ہوں گی، لیکن اتنا تو احادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے کہ ہر سجدہ قرب الٰہی کی ایک خاص شان رکھتا ہے، اس طرح گویا ہمیں تراویح کے ذریعے روزانہ قرب الٰہی کے چالیس درجات طے کرنے کا موقع ملتا ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز تراویح اتنے ذوق و شوق سے ادا فرماتے تھے کہ بکثرت روایات میں یہ بات آتی ہے کہ وہ حضرات جب تراویح سے فارغ ہو کر گھروں کو پہنچتے تو بمشکل سحری کا وقت ملتا تھا اور صبح صادق بالکل قریب ہوتی تھی۔ گویا اس طرح وہ امت کے سمجھدار ترین لوگ، رمضان المبارک کی پوری پوری رات نماز تراویح میں گزار دیا کرتے تھے۔

احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان شریف کی راتوں کا قیام اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے ذریعے انسان اپنے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کروا سکتا ہے، بشرطیکہ دل میں ایمان ہو اور اللہ سے اجر و ثواب لینے کے علاوہ کوئی اور نیت اس میں شامل نہ ہو۔

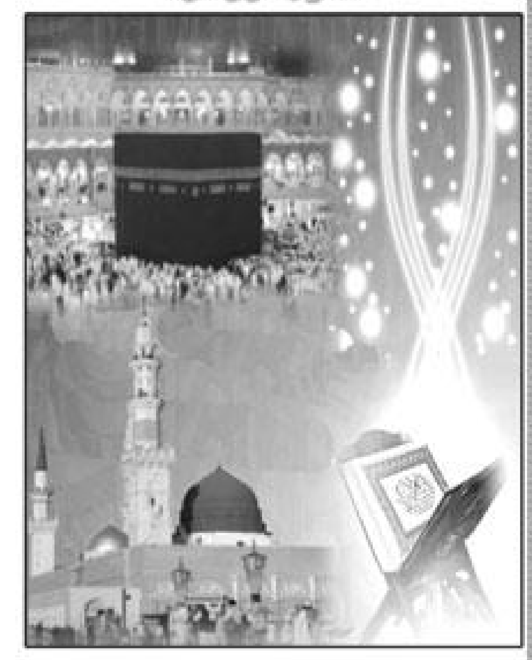
اس لیے نماز تراویح کی مکمل بیس رکعات تمام خدشات اور وساوس سے یکسو ہو کر بہت اہتمام سے ایسے حافظ صاحب کی امامت میں ادا کرنی چاہئیں، جن کا پڑھا ہوا قرآن مجید واضح طور پر سمجھ میں آتا ہو اور دل پر اثر کرتا ہو۔ اس سلسلے میں کوتاہی یا بلاوجہ جلد بازی، انتہائی بدنصیبی اور محرومی کی بات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور پوری امت مسلمہ کو یہ ماہ مبارک پوری عظمتوں اور برکتوں کے ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

صفحہ ہدایت

قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی



''قرآن مجید کے بعد میں تاریخ انسانی کا، اقوام وملل کی تاریخ کا بھی، اُمتِ اسلامیہ کی تاریخ کا بھی، تہذیبوں، فلسفوں، سلطنتوں اور اصلاحی، تربیتی اور انقلابی تحریکات و مساعی کی تاریخ کا بھی ایک حقیر طالب علم ہوں......

میں تاریخ کو قرآن مجید کی تفسیر کہنے کی جرأت تو نہیں کرسکتا لیکن قرآن کی تصدیق ضرور کہوں گا، یعنی قرآن مجید میں سننِ الٰہیہ کا جو تذکرہ ہے اور کہا گیا ہے:''فلن تجد لسنة اللّٰه تبديلا ولن تجد لسنة اللّٰه تحويلا'' آپ اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے اور نہ آپ اللہ کے دستور کو متغیر ہوتا ہوا دیکھیں گے۔(فاطر:۴۳)

تاریخ ایک شاہد عینی کے طور پر اس کا دستاویزی ثبوت پیش کرتی ہے اور دکھاتی ہے کہ اقوام وملل، تہذیبوں اور حکومتوں کی تاریخ میں بھی اور افراد کی زندگی میں بھی کس طرح قرآن مجید کی بیان کی ہوئی سننِ الٰہیہ کا ظہور ہوتا رہا ہے، ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا، قرآن مجید میں افراد سے لے کر انسانی گروہوں اور ملتوں اور قوموں کی زندگی تک میں تعلیماتِ آسمانی اور فطرت انسانی دونوں سے انحراف کے جو نتائج بیان کئے گئے ہیں اور ان کی پیشین گوئی کی ہے، وہ کس طرح صحیح ہوئے ہیں اور کس کس طرح ان کا ظہور ہوا ہے؟

قصص وواقعات

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ

(جیل کے ساتھیوں کو توحید کا وعظ)

''ذلكما مما علمني ربي، اني تركت ملة قوم لايومنون باللّٰه وهم بالاخرة هم كفرون، واتبعت ملة ابائي ابراهيم واسحق ويعقوب''

''یہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہیں، جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کا انکار کرتے ہیں، میں ان کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں اور اپنے باپ دادا ابراہیم اور یعقوب کے مذہب پر چلتا ہوں۔''(یوسف:۳۷،۳۸)

جب حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس دو قیدی جیل خانہ کے خواب کی تعبیر پوچھنے گئے تو انہوں نے فرمایا: ''ذلكما مما علمني ربي'' ''یہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں!

آغاز گفتگو کا حسین پیرایہ

گفتگو کا آغاز کس حسین پیرایہ سے کیا گیا ہے، اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے، ایک اعلیٰ درجہ کی بات کے لئے گفتگو کا پیرایہ بھی اعلیٰ درجہ کا ہونا چاہئے، آداب کلام میں اس کی بڑی اہمیت ہے، اگر ایسا نہ ہو تو بات کا حسن ختم ہوجاتا ہے، جس طرح ایک پر شکوہ اور حسین عمارت کے لئے ضروری ہے کہ اس کا پھاٹک بھی دیدہ زیب اور عالیشان ہو، جس کو دیکھتے ہی عمارت کی اہمیت معلوم ہو اور آدمی اندر داخل ہونے میں سہولت ومسرت محسوس کرے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی گفتگو کا آغاز اس طرح فرمایا کہ پہلے تو ان کو مطمئن کیا کہ وہ ان خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہیں اور جس مقصد سے یہ لوگ ان کے پاس آئے ہیں، اس میں ان کو کامیابی ہوگی، انہوں نے انتخاب میں کوئی غلطی نہیں کی وہ صحیح منزل پر آگئے ہیں، جس شخص سے انہوں نے رجوع کیا ہے وہ اس کام کا اہل ہے، جس کی انہیں ضرورت ہے اور جو ان کو اس ذہنی الجھن سے نکال کر صحیح طریقۂ عمل بتا سکتا ہے۔

یہ ایک فطری بات ہے کہ ایک ضرورت مند یہ چاہتا ہے کہ اس کی ضرورت جلد سے جلد پوری ہوجائے، ایک مریض جب کسی معالج کے پاس جائے کہ وہ اس کے مرض کی تشخیص کر کے دوا تجویز کرے اور وہ معالج ٹال مٹول کرنے لگے یا یہ کہنے لگے میں کتابیں دیکھ کر بتا سکوں گا، ذرا میں فلاں ڈاکٹر، فلاں حکیم سے مشورہ کرلوں تو مریض کا دل ٹوٹ جائے گا اور وہ مایوس ہو کر واپس چلا جائے گا اور شاید دوبارہ کبھی اس معالج کی طرف رخ بھی نہ کرے۔ لہٰذا گفتگو کا پہلا جزو یہ ہوتا ہے کہ طالب حاجت کے دل میں اعتماد پیدا کردیا جائے کہ وہ جس کے پاس آیا ہے، وہ کاربر آری کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کی ضرورت پوری ہوجائے گی ''قال لا ياتيكما طعام ترزقنه الانباتكما بتاويله'' فرمایا: جو کھانا تم کو ملنے والا ہے وہ آنے نہیں پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو ان کی تعبیر بتادوں گا۔ یعنی ان کی ضرورت بلا تاخیر پوری کردی جائے گی، اس طرح کہ وہ جو پوچھنا چاہتے ہیں، اس کا جواب ان کو بعجلت مل جائے گا، ظاہر ہے کہ وہ دونوں قیدی تھے اور جیل خانہ کے قوانین کے پابند، زیادہ دیر تک حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس بیٹھے نہیں رہ سکتے تھے، لہٰذا حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا کھانا (جو آیا کرتا ہے) پہنچنے بھی نہ پائے گا کہ میں تم کو خواب کی تعبیر بتا کر رخصت کردوں گا۔

دعوت کی طرف روئے سخن

یہ نبی کا کلام تھا اور اس میں ایک طرح کی خودستائی کی بو تھی اس میں اپنی تعریف کی بو نکلتی تھی اور یہ وہم ہوسکتا تھا، اس لئے انہوں نے فوراً فرمادیا:

ذلكما مما علمني ربي

یہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں۔

آپ اس ماحول کو اپنی نگاہ میں رکھئے جس میں یہ دعوت دی گئی ہے، اس حکیمانہ اسلوب میں جس کی مثال اگر کہیں ملتی ہے تو صرف رسول اللہ ﷺ کی دعوت میں، لیکن اس کے علاوہ دعوتِ دین اور داعیان دین کی طویل تاریخ میں مجھے اس سے زیادہ نازک ماحول نہیں نظر آتا اور نہ اس سے زیادہ لطیف پیرایۂ بیان ملتا ہے، جہاں سے بات شروع کی ہے ''لا ياتيكما طعام ترزقنه'' سے آیت ''ذلكما مما علمني ربي'' تک پڑھئے اور دیکھئے کس طرح رب کے لفظ سے توحید کے وعظ کا راستہ نکال لیا ہے، کیا اس سے زیادہ سہل، لطیف، قابل قبول اور تیزی سے بات کا رخ بدلا جاسکتا ہے؟ گویا وہ فرماتے ہیں میں تمہاری اس موقع پر مدد تو کرسکتا ہوں، مجھے اللہ نے یہ علم عطا فرمایا ہے، لیکن یہ علم کیوں عطا کیا ہے؟ ''اني تركت ملة قوم لا يومنون باللّٰه'' یہ میری ذہانت کا نتیجہ نہیں ہے، میری نجابت کا بھی یہ نتیجہ نہیں...... حالانکہ یہ دونوں چیزیں موجود تھیں اور بدرجۂ کمال وجمال، لیکن انہوں نے فرمایا ''اني تركت ملة قوم لايومنون باللّٰه وهم بالاخرة هم كافرون'' اس علم کا اضافہ اس لئے ہوا کہ میں نے اس قوم کی ملت چھوڑ دی جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتی اور آخرت کی منکر تھی ''واتبعت ملة ابائي ابراهيم واسحاق ويعقوب'' اور اس کے بعد انہوں نے وہیں سے توحید کے وعظ کا مدخل پیدا کرلیا، عزیزو! تم جس کو بڑا مسئلہ سمجھ رہے ہو اور جو مشکل تم کو یہاں لے کر آئی ہے، اس سے بڑی مشکل در پیش ہے، وہ ہے عقیدہ، یہ خواب جو تم نے دیکھا، خواب تو خواب ہی ہوتا ہے، لیکن معاملہ بیداری کا ہے، معاملہ زندگی کے مستقبل کا ہے، معاملہ ابدی اور دائمی زندگی کا ہے، مان لو تم کو خواب کی تعبیر دینے والا اگر کوئی بھی نہ ملے تب بھی کوئی بڑا نقصان نہیں، لیکن اس خوابِ ہستی کی تعبیر دینے والا اگر کوئی نہ ملا کہ دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے؟ کائنات کا فاطر وخالق کون ہے؟ اس کی صحیح معرفت نہ ملی تو اصل خطرہ یہ ہے، پھر انہوں نے اتنا ہی Dose دیا جتنا Dose دینا چاہئے تھا، وہ جانتے تھے کہ یہ غرض لے کر آئے ہیں، ان کو ایک ذہنی پریشانی ہے، یہ اتنا صبر نہیں کرسکتے کہ ان کو ایک یا دو گھنٹہ تبلیغ کروں، اس لئے انہوں نے بالکل صحیح احساس تناسب کے ساتھ جو ایک حاذق طبیب رکھتا ہے اور ایک داعی حکیم رکھتا ہے، اتنا ہی ڈوز دیا جتنے ڈوز کے وہ متحمل تھے۔

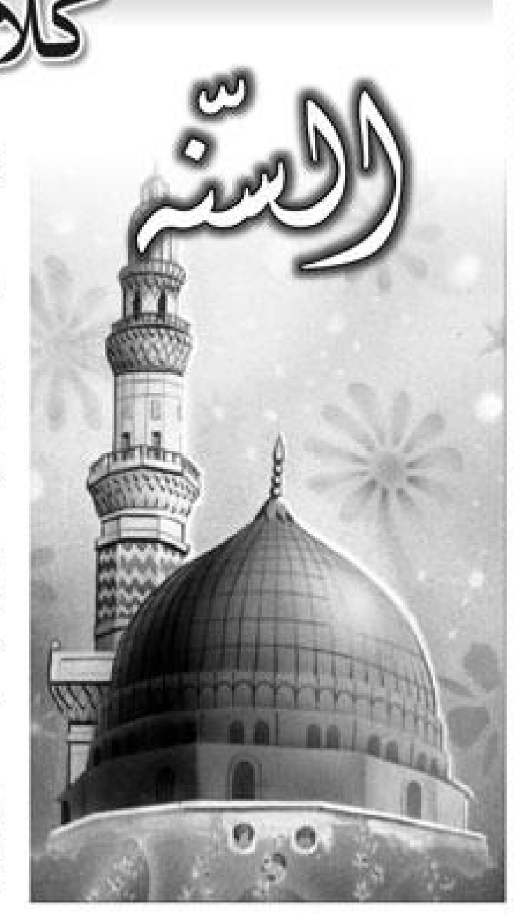
دل کا دروازہ کبھی کبھی کھلتا ہے

آپ اس تناسب کو دیکھئے اس میں جمال یوسفی پورے طور پر عیاں ہے، اس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی، ناپ تول کر جہاں رک جانا چاہئے وہاں رک گئے، یعنی توحید کی پوری بات کہی لیکن اس کو اتنا دراز نہیں کیا کہ وہ لوگ کہنے لگتے کہ آپ اگر خواب کی تعبیر دے سکتے ہیں تو دیجئے ورنہ ہم فرصت سے آئیں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کے دل ودماغ کا دروازہ کھلا ہے اور دل کا دروازہ کبھی کبھی کھلتا ہے قسمت سے کھلتا ہے، کبھی کسی پریشانی سے کھلتا ہے اس دروازہ سے جو اصل پیغام ہے وہ داخل کردینا چاہئے، لیکن وہ پیغام اس سبک روی کے ساتھ داخل ہو کہ وہ دروازے بند نہ ہوجائیں اور احتجاجاً بند نہ ہو جائیں، میں تو حیران رہ جاتا ہوں اور افسوس ہے کہ یہ پورا حصہ بائبل سے حذف ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ بائبل کس کی تصنیف ہے اور قرآن کس کا نازل کیا ہوا ہے، ان کو خوب اندازہ تھا کہ یہ کتنی بات کے متحمل ہوسکتے ہیں، اتنی ہی بات انہوں نے کہی، مریض چاہتا ہے کہ اس کو اس کے درد کا مداوا جلد مل جائے تو انہوں نے کہا ''قبل ان ياتيكما طعام ترزقانه'' تمہارا راشن جو مقرر ہے اس کے آنے سے پہلے تعبیر دے دوں گا، مخاطب کو یہی دو اطمینان چاہئیں، اس کی دوا مل سکتی ہے یا نہیں؟ اور جلد ملتی ہے یا نہیں؟ اس درمیان میں توحید کا وعظ کہہ دیا۔

☆......☆......☆

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

السنہ



منافق کی مثال

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہو، کبھی اس طرف جاتی ہے کبھی اس طرف جاتی ہے۔''

تشریح: اس حدیث میں ہے کہ منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے، کبھی ادھر جاتی ہے کبھی ادھر جاتی ہے، اسی طرح منافق آدمی کو اگر مسلمانوں کی کوئی بات اچھی لگتی ہے تو جی چاہتا ہے کہ مسلمان ہوجاؤں اور اگر کافروں کی کوئی بات اچھی لگتی ہے تو جی چاہتا ہے کہ کافر ہی رہوں۔ نعوذ باللہ یعنی منافق کو یکسوئی نہیں، کبھی اس طرف کبھی اس طرف، جیسا کہ قادیانیوں کو بھی یکسوئی نہیں ہے، ایک سو سال سے مار کھا رہے ہیں لیکن پھر بھی کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں، تم مسلمان کدھر سے ہوئے بھائی؟

(ویسے ''شاة عائرة'' اس بکری کو کہتے ہیں جس کو مذکر کی ضرورت پڑ گئی ہو حاملہ ہونے کے لئے، تو وہ دُم مارتے ہوئے ادھر اُدھر بھاگتی پھرتی ہے)

اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی طویل مدت تک اہل جنت کے سے کام کرتا رہتا ہے، پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے سے کام پر ہوتا ہے اور ایک آدمی طویل مدت تک دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے، پھر اس کا خاتمہ بہشتیوں کے سے کام پر ہوتا ہے۔

تشریح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی طویل مدت تک جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے، پھر نعوذ باللہ! ثم نعوذ باللہ! خاتمہ دوزخیوں والے عمل پر ہوتا ہے اور ایک آدمی طویل زمانے تک دوزخیوں والے اعمال کرتا ہے اور خاتمہ اہل جنت والے اعمال پر ہوتا ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے:

''انما الاعمال بالخواتيم'' (صحیح البخاری، مسند احمد بن حنبل)

اعمال کا مدار خاتمے پر ہے۔ خاتمہ کس کا کیسا ہے؟ اکابرین ہمیشہ حسن خاتمہ کی دعاء کرتے رہتے ہیں اور اسی بنا پر اکابر فرماتے ہیں کہ کبھی آدمی کو اپنے اچھے اعمال بشرطیکہ اچھے ہوں، ان اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہئے، ان سے فریب نہ کھانا چاہئے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ خاتمہ کیسا ہونے والا ہے؟ اور کسی کے برے اعمال کو دیکھ کر اس کو نظر حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے، معلوم نہیں کہ اس کا خاتمہ کیسا ہونے والا ہے:

مرا پیر دانائے روشن شہاب
دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ برخویش خوش بیں مباش
دیگر آنکہ بر غیر بدبیں مباش

معارفِ نبوی

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ پیر روشن شہاب شیخ شہاب الدین سہروردیؒ جو پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ہم عصر ہیں، یہ شیخ سعدیؒ کے بھی پیر تھے، فرماتے ہیں: وہ وہاں دریا پر سفر کر رہے تھے، مجھے وہاں دو نصیحتیں فرمائیں، ایک یہ کہ کبھی اپنے بارے میں اچھا گمان نہ رکھنا اور کبھی دوسرے کے بارے میں برا گمان نہ رکھنا۔

ہمارے حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ: حضرت! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں دوسرے کو اپنے سے اچھا سمجھوں، اس لئے کہ ایک طالب علم ہے، میں اس کا استاذ ہوں، اپنے کو بڑا نہ سمجھوں تو کیا سمجھوں؟ اور اللہ کا شکر ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں، ٹوٹی پھوٹی عبادت بھی کرتا ہوں، دوسرا آدمی فاسق فاجر ہے اب میں اپنے آپ کو اس سے اچھا نہ سمجھوں تو کیا کروں؟ یہ بات میری عقل میں نہیں آتی۔ حضرتؒ نے تحریر فرمایا کہ حال کے اعتبار سے لکھتے ہو یا مآل کے اعتبار سے؟ بس اسی دو حرفوں میں جواب ہوگیا، اگر حال کے اعتبار سے لکھتے ہو کہ اس وقت میری حالت اس سے اچھی ہے تمہاری بات ٹھیک ہے، لیکن اس کا اعتبار نہیں اور مآل یعنی انجام کے لحاظ سے لکھتے ہو تو اس کا علم نہیں، حال کے اعتبار سے اپنے آپ کو اچھا سمجھتے ہو تو اس کا اعتبار نہیں اور مآل یعنی انجام کے اعتبار سے کہتے ہو تو اس کا علم نہیں، اس اچھائی برائی کا، تو معلوم ہوا کہ جب تک مآل یعنی انجام کا پتا نہ چل جائے کسی کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ایک بزرگ سے بادشاہ نے پوچھا کہ تم اچھے ہو کہ ہمارا کتا اچھا ہے؟ وہ کہنے لگے: بادشاہ سلامت! میرے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے درمیان ایک گھاٹی ہے جس کو موت کہتے ہیں، اگر میں اس گھاٹی کو ایمان کے ساتھ عبور کر گیا تو میں کتے سے اچھا اور اگر خدانخواستہ اس گھاٹی کو ایمان کے ساتھ عبور نہ کرسکا تو کتا اچھا۔

کفار کو ان کے اچھے کاموں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر جب کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کے سبب سے اس کی دنیا کی کچھ کشائش ہوجاتی ہے اور ایمان والے کی نیکیوں کو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی آخرت کے واسطے جمع کر کے رکھتا ہے اور اس کے واسطے دنیا میں بھی روزی دیتا ہے اس کی بندگی پر۔''

☆......☆......☆

قرآن کے سائے میں......

حضرت داؤد علیہ السلام



ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہارویؒ

۵) مذہب اور دین اگرچہ روحانیت سے زیادہ تعلق رکھتا ہے لیکن مادی طاقت (خلافت) اس کی بڑی پشت پناہ ہے، یعنی دین وملت دینی ودنیوی اصلاح کا کفیل ہے اور خلافت وطاقت اس کے بتائے ہوئے نظام عدل کی محافظ، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ قول بہت مشہور ہے:

ان اللّٰه ليزع بالسلطان مالا يزع بالقران (البدایہ: جلد۲ص۱۰)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ صاحب طاقت (خلیفہ) کے ذریعہ مدافعت کا وہ کام لیتا ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ انجام نہیں پاتا۔

۶) اللہ تعالیٰ نے عطاء ملک وحکومت کیلئے قرآن عزیز کی مختلف آیات میں جو ارشاد فرمایا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ سب سے پہلے انسان کو یہ یقین پیدا کرنا چاہئے کہ ملک اور حکومت کی عطا اور اس کا سلب صرف خدائے تعالیٰ کے یدِ قدرت میں ہے چنانچہ دنیا کے بڑے بڑے شہنشاہوں اور باجبروت سلاطین کی تاریخ اس کی زندہ شہادت ہے کہ:

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدک الخير انک علی کل شیء قدير

خدایا! شاہی اور جہانداری کے مالک! تو جسے چاہے ملک بخش دے، جس سے چاہے ملک لے لے، جسے چاہے عزت دے دے جسے چاہے ذلیل کردے، تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے، بے شبہ تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

لیکن اس نے اس بخشش وعطاء اور سلب ونزع کا ایک قانون مقرر کردیا جس کو سنۃ اللہ سے تعبیر کرنا مناسب ہے۔

قانون یہ ہے کہ اقوام وامم کو حکومت وسلطنت دو طرح حاصل ہوتی ہے ایک ''وراثتِ الٰہی'' کی معرفت اور دوسری ''دنیوی اسباب ووسائل'' کی معرفت، پہلی صورت میں کسی قوم کو جب حکومت عطاء ہوتی ہے کہ اس کے عقائد واعمال میں پوری طرح وراثتِ الٰہی کارفرما ہو یعنی خدائے تعالیٰ کے ساتھ اس کا رشتۂ عقیدت بھی صحیح اور استوار ہو اور وہ انفرادی واجتماعی اعمال میں بھی صلاح وخیر کے اس درجہ پر فائز ہو کہ قرآن عزیز کی اصطلاح میں اس کو ''صالحین'' میں شمار کیا جاسکے۔

یہ قوم بے شبہ اس کی مستحق ہے کہ وہ خدا کے اس انعام سے بہرہ ور ہو جس کا عنوان ''خلافتِ الٰہیہ'' ہے اور جو درحقیقت دنیا میں خدائے تعالیٰ کی نیابت کا مظہر اور انبیاء ورسل کی پاک وراثت ہے۔ خدا کا وعدہ ہے کہ جو قوم بھی عقائد واعمال میں انبیاء ورسل کی وراثت سے فیض یاب ہے وہ وراثتِ ارضی کی بھی مالک ہوگی اور اگر دنیوی اسباب ووسائل کے پہاڑ بھی اس حصول کے درمیان حائل ہوں گے تو ان سب کو زیروزبر کر کے خدائے تعالیٰ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔ چنانچہ ارشاد ہے:

ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر ان الارض يرثها عبادي الصالحون

اور ہم نے بے شبہ زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھ دیا کہ خدا کی زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

اور آیت:

ان الارض للّٰه يورثها من يشاء من عباده

بے شک زمین اللہ کی ہی ملکیت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اسے وارث بنا دیتا ہے۔

میں اس کی مشیت کا یہ فیصلہ ہے کہ زمین کی وراثت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو اس کے ''صالح بندے'' ہیں اور اگر کسی قوم یا امت میں یہ صلاحیت موجود نہیں ہے تو خواہ وہ مدعی اسلام ہی کیوں نہ ہو تو اس کو وراثت ارضی نصیب نہیں ہوسکتی اور ''خلافتِ الٰہیہ'' اس کا حق نہیں بن سکتی ہے اور نہ اس قوم کی عظمت وعزت کے لئے خدا کے پاس کوئی وعدہ ہے۔ البتہ خدا کی مشیت اپنی حکمت ومصلحت کے پیش نظر کائنات کے نظم وانصرام کی خاطر جس کو چاہتی ہے حکومت عطا کر دیتی ہے اور جس سے چاہتی ہے سلب کرلیتی ہے اور اس عطا وسلب میں اس کا قانون قدرت اسی طرح کارفرما رہتا ہے جس طرح اسباب کو مسببات کے ساتھ پیوند لگانے میں کارفرما ہے اور اس عطاء ونزع کے لئے اس قدر مختلف اور بے شمار مصالح ہوتے ہیں کہ انسان ان کی حقیقت تک رسائی سے عاجز ہے اور اس سلسلہ کی سب سے بھیانک اور بدبخت صورت یہ ہے کہ مسلمان ''غلام ومحکوم'' ہوں اور کفر وشرک کی حکومت ان پر ''ہیئت حاکمہ اور صاحب اقتدار'' ہو۔ گویا یہ خدا کا ایسا عقاب وعتاب ہے جو مسلمانوں کے لئے بداعمالیوں اور صلاح وخیر کی استعداد کے فقدان کی وجہ سے منصۂ شہود پر آتا ہے اور اس حالت میں مقام عبرت یہ ہوتا ہے کہ صاحب تاج وتخت کو اس لئے حکومت نہیں دی جاتی کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہے بلکہ اس لئے عطا کی جاتی ہے کہ زمین کی ملکیت کے حقیقی وارثوں نے اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے استحقاق وراثت کو ہاتھ سے کھو دیا اور اب کائنات کے مصالح عامہ کے پیش نظر حکومت کے لئے نہ مسلم کی شرط ہے نہ کافر ومشرک کی۔

والله يؤتي ملكه من يشاء

اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا ملک بخش دیتا ہے۔

اور اگر مسلمان چشم عبرت وا کریں اور اپنی فاسد زندگی میں انقلاب برپا کر کے ''صالحین'' کا طغرائے امتیاز حاصل کرلیں تو خدا کا وعدہ بھی ان کو بشارت دینے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔

وعد اللّٰه الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا

وعدہ کرلیا اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں ایمان والے ہیں اور کئے ہیں انہوں نے نیک کام البتہ بعد کو حاکم کردے گا ان کو ملک میں، جیسا حاکم کیا تھا ان کے اگلوں کو اور جما دے گا ان کے لئے دین جو پسند کرلیا ان کے واسطے اور دے گا ان کو ان کے خوف کے بدلے امن۔

☆......☆......☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں



حدیث ۳۹۷: جب جہاد سے واپس لوٹے تو کیا پڑھے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر سے واپس ہوتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ دعاء پڑھتے: ہم ان شاء اللہ (اللہ کی طرف) لوٹنے والے ہیں۔ توبہ کرنے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد وثناء کرنے والے اور اس کے حضور سجدہ ریز ہونے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے کافروں کو شکست سے دوچار کردیا۔

حدیث ۳۹۸: جب جہاد سے واپس لوٹے تو کیا پڑھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم عسفان سے واپسی پر نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ اچانک آپ ﷺ کی اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو آپ دونوں (زمین پر) گر پڑے۔ یہ حال دیکھ کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جلدی سے دوڑ کر آئے اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ ﷺ پر قربان فرمائے (کیا چوٹ تو نہیں آئی؟) آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے عورت کی خبر لو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہی کپڑا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا پر ڈال دیا۔ پھر دونوں کے لیے سواری درست کی، چنانچہ دونوں سوار ہوئے، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد حلقہ بنا کر روانہ ہوئے۔ جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم واپس ہو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، اپنے اللہ کی عبادت اور اس کی تعریف کرتے ہوئے۔ آپ ﷺ مسلسل یہی کلمات دہراتے رہے حتی کہ مدینہ طیبہ میں داخل ہوگئے۔

حدیث ۳۹۹: سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھو۔

حدیث ۴۰۰: سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد میں آکر بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (جب سفر سے واپس آتے تو) ملاقاتیوں کے آنے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتے تھے۔

حدیث ۴۰۱: سفر سے واپسی پر دعوت طعام کا اہتمام کرنا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (تبوک سے) مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اونٹ یا گائے کو ذبح کیا۔

معاذ عنبری کی روایت میں کچھ اضافہ ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم کے عوض اونٹ خریدا۔ جب آپ ﷺ مقام صرار پر پہنچے تو آپ ﷺ نے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے ذبح کیا گیا اور لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مجھے حکم دیا کہ میں (پہلے) مسجد میں جاؤں اور وہاں دو رکعتیں ادا کروں۔ اس کے بعد مجھے میرے اونٹ کی قیمت وزن کر کے عطا فرمائی۔

☆......☆......☆

مشعل



ترجمہ:
کتاب الجہاد...... صحیح بخاری

مناجات صابری

شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

میت پر جنازہ ادا کرتے وقت کی دعائیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ، اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (ابن ماجه)

الفقہ

اس مستقل سلسلے میں ''القلم'' آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیرِ نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی...... سے ماخوذ ہیں

عورتوں کا ڈرائیونگ کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

۱) اگر عورت اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ ہو اور کوئی غیر محرم نہ ہو اور عورت گاڑی چلائے تو جائز ہے یا نہیں؟

اس کی صورت تو یہ ہے کہ عورت کا پورا چہرہ کھلا ہوا ہو اور دوسری صورت یہ ہے کہ صرف آنکھیں کھلی ہوئی ہوں، جیسا کہ آج کل عورت بازار میں سامان خریدنے جاتی ہے، تینوں صورتوں (۱: عورت کا چہرہ کھول کر گاڑی چلانا، ۲: صرف آنکھیں کھول کر چلانا، ۳: بازار میں صرف آنکھیں کھول کر جائیں اور باقی پورے بدن پر برقعہ رہے) کا حکم بیان فرما کر رہنمائی کریں۔

نیز صراحت فرمائیں کہ ماخذ مسئلہ مذکورہ آیت (قل للمومنت يغضضن من ابصارهن) ہی ہے یا کوئی حدیث بھی ہے تو اس کی صراحت فرمادیں۔

(۲) اگر عورت اپنے سر کے بالوں پر زینت کے لیے ڈائی (ایک گاڑھے سے مادہ کے ذریعہ کالا یا لال کرانا) کرائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ایک تو یہ کہ عورت آزاد مزاج کی ہو اور احکام شرعیہ کی بجا آوری نہ کرتی ہو، یعنی غیر محرم سے پردہ نہ کرتی ہو تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں جائز نہ ہوگا، دوسرے یہ کہ عورت شریعت کی پابند ہو اور سب سے پردہ کرتی ہو اور وہ ڈائی صرف اپنے شوہر کی خوشی وفرحت کے لیے کرائے تو جائز ہے یا نہیں؟

دونوں صورتوں کا حکم بیان فرما کر رہنمائی کریں، عین نوازش ہوگی۔

الجواب و باللّٰہ التوفیق:

عورت کے لیے باہر نکلنے اور گاڑی چلانے میں موجودہ ماحول کی روشنی میں جو مفاسد ہیں اور اسلامی احکام کی خلاف ورزی کا ارتکاب ہوگا، وہ آیات قرآنی اور ذخیرہ احادیث پر نظر رکھنے والے سے مخفی نہیں ہیں، عورتوں کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى (الاحزاب:۳۳) اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو۔ جاہلیت اولیٰ اور مغربیت حاضرہ میں کیا فرق ہے! بلکہ مغربیت حاضرہ بے حیائی اور ننگے پن اور نمائش حسن کے رجحان میں اس سے بڑھ کر ہے، اس لیے امتثال حکم کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے، نیز ارشاد ہے: واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب، ذلكم اطهر لقلوبكم وقلوبهن (الاحزاب:۵۳) یعنی جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کی آڑ سے مانگا کرو، یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کو باہر نکلنے کا حق نہیں ہے، بجز یہ کہ وہ مجبور ومضطر ہوجائے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ عورت سامنے سے بھی شیطان کی صورت میں آتی ہے اور پیچھے سے جاتی ہے تو بھی شیطان کی صورت میں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورت چھپانے کی چیز ہے (یعنی اسے پردہ میں رہنا ہے) کیونکہ جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک میں لگ جاتا ہے۔

شیخ ابو سعید الخادمی فرماتے ہیں: ولا ياذن لها بالخروج الى المجلس الذي يجتمع فيه الرجال والنساء فيه من المنكرات كالتصدية ورفع الاصوات المختلفة واللعب...... وقال ايضاً: ولايدعها ان تخرج من الستر من البيت فانها عورة وخروجها اثم

یعنی عورت کا ایسی جگہوں میں جانا جائز نہیں جہاں عورتوں اور مردوں کا مجمع اکٹھا ہو، شور وشغب گالی گلوچ اور دیگر منکرات پائے جاتے ہیں، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پردہ کے ساتھ بھی عورت کا باہر نکلنا (بلاضرورت) درست نہیں کیونکہ وہ عورت ہے، اسے گھر میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے اس کا باہر نکلنا گناہ ہے۔

فقہائے کرام نے ضرورت شرعیہ اور طبعیہ کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دی ہے، جبکہ وہ ضرورت ایسی ہو کہ بغیر باہر نکلے مصیبت ٹلنے یا کام پورا ہونے کی دوسری کوئی سبیل نہ ہو تو ایسی صورت میں پردہ کے ساتھ نکلنے کی اجازت ہے، بشرطیکہ بناؤ سنگھار کر کے عمدہ کپڑے پہن کر نہ نکلے، جو مردوں کو اس کی طرف نظر اٹھانے اور مائل کرنے کا ذریعہ بنے۔ قال العلامة (ابن عابدين: وحيث ابحنا لها الخروج فبشرط عدم الزينة في الكل وتغيير الهيئة الى ما لايكون داعية الى نظر الرجال واستمالتهم ولكن يخرجن وهن تفلات، لیکن ایسے طریقے پر نکلیں کہ برقعہ میں معمولی اور سادہ کپڑے پہنے ہوں۔

جس طرح مردوں کو حکم ہے کہ عورتوں اور (غیر محرم) پر نظر نہ ڈالیں، اسی طرح عورتوں کے لیے بھی منع ہے کہ وہ اجنبی مردوں پر نظر نہ ڈالیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نامی نابینا صحابی سے اپنی ازواج مطہرات کو پردہ کرنے کا حکم فرمایا۔ مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عورتوں کے لیے اصل حکم باہر نکلنے سے ممانعت کا ہے اور اگر بوقت ضرورت نکلیں تو چادر یا برقع سے ان کا سارا جسم مستور رہے، چہرہ ڈھانکنا بھی ضروری ہے، البتہ بوقت ضرورت کھلی رکھنے اور کبھی ضرورت شدیدہ کے وقت چہرہ کھولنے کی بھی اجازت ہے لیکن یہ استثنائی حالت ہے، عام حکم نہیں ہے، نیز عورت اگر گاڑی چلا کر باہر نکلے گی تو اس کے ساتھ کچھ اور خرابیاں بھی آسکتی ہیں، اس لیے عام حالات میں گاڑی چلا کر باہر جانا عورت کے لیے ممنوع رہے گا، ہاں اگر ضرورت شدیدہ کی بناء پر باہر نکلنا ناگزیر ہوجائے اور کوئی شرعی محذور نہ پائے جائیں، نیز پردہ کا پورا اہتمام بھی ہو تو ایسے وقت گاڑی چلا کر نکلنے کی گنجائش ہے۔ لیکن اگر باہر نکلنے میں بے پردگی کا امکان ہو یا مردوں سے اختلاط کی نوبت آئے تو ایسے وقت باہر نکلنا ہی اس کے لیے ناجائز ہے تو گاڑی چلانا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا۔

(۲) دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ڈائی لگانے کی اجازت صرف اس شکل میں ہے کہ وہ کالے رنگ کی نہ ہو، نیز اس میں کسی ناجائز چیز کی آمیزش نہ ہو اور لگانے کے بعد صرف رنگ چڑھتا ہو اس کی پرت (تہہ) نہ جمتی ہو، کیونکہ پرت جمنے کی صورت میں وضو اور غسل درست نہ ہوگا۔

واللہ اعلم

(جاری ہے)

www.alqalamonline.com

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY

ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11	10 تا 16 رمضان المبارک 1437ھ بمطابق 17 تا 23 جون 2016ء	31

اللھم

رمضان کے دوسرے عشرے کی دعا

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

ترجمہ:

میں اللہ سے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قندوز کا پھر محاصرہ، کئی چوکیوں پر طالبان کا قبضہ، حملوں میں 97 ہلاکتیں

10 ٹینک تباہ

بدخشاں میں جھڑپوں کے دوران 26 کٹھ پتلی فوجی ہلاک، سرخ کوتل میں شدید لڑائی میں 3 ٹینک تباہ، ننگرہار میں پولیس عمارت پر مجاہدین کا دھاوا، 16 اہلکار مارے گئے

قندھار میں امریکی فوج نے 6 شہری شہید کردیئے، 13 اغواء کرکے ہیلی کاپٹروں میں لے گئے، لوگر میں امریکی ڈرون حملے میں 11 افراد شہید

ضلع چارچینو میں شدید لڑائی 34 اتحادی فوجی کام آئے، غزنی میں فوجی افسر قتل کردیا گیا، شبرغان میں فوجی گاڑی دھماکہ سے تباہ، 7 اہلکاروں کی ہلاکتیں ہوئیں

ننگرہار اور کنڑ میں گشتی پارٹی اور چوکیوں پر حملے میں 4 اہلکار ہلاک، ہلمند میں فوجی ٹینک تباہ، 3 فوجی جل مرے، روزگان میں 38 فوجی کام آئے، اسلحہ بھی غنیمت

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) افغانستان میں مجاہدین نے اتحادی افواج کو ناکوں چنے چبوادیے، طالبان نے قندوز کا ایک بار پھر محاصرہ کرلیا اور کئی فوجی اور پولیس چوکیوں پر مجاہدین نے قبضہ بھی کرلیا۔ طالبان کے مختلف فدائی حملوں اور دیگر کارروائیوں میں 97 اہلکار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے، حملوں میں 10 ٹینک اور متعدد فوجی گاڑیاں بھی تباہ کردی گئیں، مجاہدین نے اتحادی فوج کے ساتھ جھڑپوں میں بھاری مقدار میں اسلحہ اور فوجی سازوسامان بھی غنیمت کیا، کئی علاقوں میں کٹھ پتلی فوجی اور پولیس اہلکار اسلحہ چھوڑ کر فرار ہوگئے، ادھر قندھار میں امریکی فوج نے 6 شہری شہید کردیئے جبکہ 13 کو اغواء کرکے ساتھ ہیلی کاپٹروں پر لے گئے، لوگر میں امریکی ڈرون حملے میں 11 افراد شہید ہوئے، ضلع چارچینو میں مجاہدین اور فورسز میں شدید لڑائی کے دوران 34 اتحادیوں کو ٹھکانے لگادیا گیا، غزنی میں فوجی افسر قتل کردیا گیا، شبرغان میں فوجی گاڑی دھماکے سے تباہ ہوگئی جس میں 7 اہلکار جل مرے، ننگرہار اور کنڑ میں گشتی پارٹی اور چوکیوں پر حملے میں 4 اہلکار ہلاک ہوئے، ہلمند میں فوجی ٹینک تباہ ہوا جس میں 3 فوجی کام آئے، روزگان میں 38 فوجیوں کو ہلاک کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق افغانستان کے شمالی صوبہ بغلان میں طالبان پر ہونے والا حملہ پسپا کر دیا گیا ہے اور طالبان نے (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

تل ابیب: فلسطینیوں کے حملے میں 4 یہودی واصل جہنم، 7 زخمی، اسرائیل نے مسلم آبادی کا پانی بند کردیا

یہودی وزارت دفاع کے ہیڈکوارٹر کے قریب نشانہ بنے، اسرائیلی فوجی حواس باختہ ہوگئے، ذہنی مریض فلسطینی پر گولیاں برسادیں، جرم چھپانے کیلئے چاقو حملے کا ڈرامہ رچادیا

اسرائیلی فوج کا 'یطا' کے 1 لاکھ 20 ہزار باشندوں کا محاصرہ بدستور جاری، قصبے میں نظام زندگی معطل، تل ابیب کے ایک شاپنگ سینٹر پر فائرنگ سے 9 افراد زخمی ہوگئے

مقبوضہ بیت المقدس، تل ابیب (مانیٹرنگ ڈیسک) تل ابیب میں فلسطینیوں نے حملہ کرکے 4 یہودیوں کو واصل جہنم کردیا، 7 زخمی بھی ہوئے، یہودیوں کو وزارت دفاع کے ہیڈکوارٹ کے قریب نشانہ بنایا گیا، فلسطینی ماہی گیروں پر اسرائیلی نیوی کی جانب سے گولہ باری کے نتیجے میں 3 کشتیاں تباہ ہوگئیں جبکہ مقبوضہ مغربی کنارے کے شمالی شہروں میں اسرائیل نے مسلم آبادی کا پانی بند کردیا جس سے روزہ دار بوند بوند کو ترسنے لگے، ادھر حواس باختہ اسرائیلی فوجیوں نے ایک ذہنی مریض فلسطینی پر گولیاں برسادیں اور اپنا جرم چھپانے کے لئے چاقو حملے کا ڈرامہ رچادیا، اسرائیلی فورسز نے "یطا" کے ایک لاکھ 20 ہزار باشندوں (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

بھارتی جنرل کا مقبوضہ کشمیر میں ناکامی کا اعتراف، مجاہدین کے حملے میں 4 فوجی شدید زخمی

وادی میں مجاہدین کی بڑھتی ہوئی حمایت سے نہ صرف فوج کی انٹیلی جنس کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے بلکہ آپریشنل صلاحیت پر بھی فرق پڑا ہے، لیفٹیننٹ جنرل ڈی ایس ہوڈا

ضلع اسلام آباد کے علاقے بونیگام قاضی گنڈ کے نزدیک بھارتی سیکورٹی اہلکاروں کی گاڑی کو نشانہ بنایا گیا، واقعہ کے بعد علاقے میں سرچ آپریشن شروع کردیا گیا

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں ضلع اسلام آباد کے علاقے بونیگام قاضی گنڈ کے نزدیک بھارتی سیکورٹی اہلکاروں کی گاڑی پر مجاہدین کے حملے میں 4 اہلکار شدید زخمی ہوگئے ہیں، جن کو نازک حالت میں سرینگر اسپتال منتقل کیا گیا ہے جبکہ دوسری جانب بھارتی جنرل نے مقبوضہ کشمیر میں ناکامی کا اعتراف کیا اور کہا ہے کہ وادی میں مجاہدین کی بڑھتی ہوئی حمایت سے نہ صرف فوج کی انٹیلی جنس کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے بلکہ آپریشنل صلاحیت پر بھی فرق پڑا ہے۔ تفصیلات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں ضلع اسلام آباد کے علاقے بونیگام قاضی گنڈ کے نزدیک بھارتی سیکورٹی اہلکاروں کی گاڑی پر کشمیری مجاہدین کے حملے (باقی صفحہ 6 نمبر 2)



اسرائیلی نیوی کے اہلکار فلسطینی ماہی گیروں پر گولہ باری کررہے ہیں جس سے 3 کشتیاں تباہ ہوئیں

اللہ کی پکڑ۔۔۔۔۔۔۔ امریکی غرور خاک آلود۔۔۔۔۔۔۔ فرد واحد نے سپر پاور کے دعویداروں کو دھول چٹادی

افغان نوجوان نے امریکہ ہلا کر رکھ دیا: فائرنگ سے 50 امریکی ہلاک، 53 شدید زخمی

پورے امریکا میں خوف و ہراس پھیل گیا

کئی کی حالت تشویشناک، حملہ آور نے ریاست فلوریڈا کے شہر اورلینڈو میں 300 افراد سے بھرے کلب میں گھس کر اندھادھند فائرنگ کی، واقعے کے بعد بھگدڑ مچ گئی، ملا منصور شہید کے انتقام کی کارروائی ہوسکتی ہے

سپر پاور امریکہ کو ایک نوجوان نے دھول چٹادی، سکیورٹی کے تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے، خوفزدہ امریکی پولیس 3 گھنٹے کی تاخیر کے بعد جائے وقوعہ پر پہنچی، طویل جدوجہد کے بعد نوجوان کو نشانہ بنایا جاسکا

نوجوان کی افغان نژاد امریکی عمر متین کے نام سے شناخت، امریکا میں ہی پلا بڑھا، گھر پر چھاپہ، اہل خانہ سے پوچھ گچھ، لیب ٹاپ، دستاویزات پولیس نے قبضے میں لے لیں، کسی تنظیم سے تعلق کا سراغ نہیں ملا

حملہ آور رائفل اور پستول سے مسلح تھا، اس نے اپنے ساتھ کسی قسم کا آلہ بھی باندھ رکھا تھا، عینی شاہدین، امریکی تاریخ میں تنہا شخص کی سب سے بڑی کارروائی قرار، عمر متین کے والدین کا تعلق افغانستان سے ہے

فلوریڈا (نیٹ نیوز) اللہ کی پکڑ سے امریکی غرور خاک آلود، فرد واحد نے سپر پاور کے دعویدار کو دھول چٹادی، تن تنہا ایک مسلم نوجوان نے امریکا سمیت عالم کفر کو ہلا کر رکھ دیا، ملا منصور اختر شہید کے انتقام کی کارروائی ہوسکتی ہے، امریکی نژاد افغان نوجوان نے ایک نائٹ کلب پر فائرنگ کرکے 50 امریکی کو واصل جہنم کیا جبکہ حملے میں 53 افراد شدید زخمی ہوگئے جن میں سے متعدد کی حالت تشویشناک ہے جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافہ ہوسکتا ہے، واقعہ کے بعد فلوریڈا شہر میں ہنگامی حالت نافذ کردی گئی، تفصیلات کے مطابق سپر پاور امریکہ کو فرد واحد نے دھول چٹادی، سکیورٹی کے تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے، مسلح نوجوان نے 300 افراد کے بھرے کلب میں گھس کر اندھادھند فائرنگ کردی جس سے بھگدڑ مچ گئی، فائرنگ سے 50 افراد ہلاک اور 53 شدید زخمی ہوگئے، خوفزدہ امریکی پولیس واقعہ کے 3 گھنٹے بعد جائے وقوعہ پر پہنچی اور پولیس سمیت دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے طویل جدوجہد کے بعد واحد حملہ آور کو شہید کیا، اپنی شہادت سے قبل نوجوان تاریخ رقم کرگیا کیونکہ امریکی تاریخ میں فرد واحد کا یہ سب سے بڑا حملہ ہے، اس سے قبل کسی بڑے حملے میں 44 افراد کی ہلاکت ہوئی تھی۔ حملہ آور کی شناخت افغان نوجوان عمر متین کے نام سے ہوئی ہے اور اس کی عمر 29 سال ہے اور اس کے والدین افغانستان سے تعلق رکھتے ہیں، نوجوان امریکا ہی میں پلا بڑھا اور وہیں (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

ایمن الظواہری نے نئے طالبان امیر کی بیعت کا اعلان کردیا

مسلمانوں کو امارت اسلامیہ کے قیام کیلئے دعوت دیتا ہوں، ایمن الظواہری کا آڈیو پیغام

قاہرہ (نیٹ نیوز) القاعدہ کے سربراہ ایمن الظواہری نے افغان طالبان کے نئے سربراہ مولوی ہیبت اللہ اخوندزادہ کی بیعت کا اعلان کردیا۔ امریکی خبر رساں ادارے کے مطابق ایمن الظواہری نے اپنے ایک آڈیو پیغام میں اس بات کا اعلان کیا۔ اپنی 14 منٹ کی آڈیو ریکارڈنگ میں ایمن الظواہری نے کہا ہے کہ جہادی تنظیم القاعدہ کے سربراہ کی حیثیت سے میں ایک بار پھر (نئے افغان سربراہ کی) بیعت کا اعلان کرتا ہوں اور ساتھ ہی مسلمانوں کو امارت اسلامیہ کے قیام کے لیے اسامہ بن لادن کے نقطہ نظر کی حمایت کی دعوت دیتا ہوں۔ واضح رہے کہ افغانستان میں 1996 سے 2001 کے دوران افغان طالبان نے افغانستان میں اپنی حکومت امارت اسلامیہ قائم کی تھی اور وہ ایک مرتبہ پھر ملک کا کنٹرول حاصل کرنے کے لیے جنگ میں مصروف ہیں۔ ایمن الظواہری کی مذکورہ آڈیو ریکارڈنگ کی فوری طور پر تصدیق نہیں ہوسکی۔ شیخ اسامہ بن لادن (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

عراقی فوجی اڈے اور تجارتی مراکز پر خودکش حملے، 7 اہلکاروں سمیت 38 افراد ہلاک

پہلا حملہ ضلع الجدیدہ کی مصروف تجارتی شاہراہ ہوا، دوسرے حملے میں شمالی علاقے تاجی میں واقع عراقی فوجی اڈے کو خودکش حملے کا نشانہ بنایا گیا

کربلا میں ایک کار بم حملے کے نتیجے میں 10 افراد ہلاک 26 افراد شدید زخمی، متعدد کی حالت تشویشناک، کسی تنظیم کے حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی

بغداد (مانیٹرنگ ڈیسک، نیٹ نیوز) عراق میں موت کا رقص جاری، فوجی اڈے اور تجارتی مراکز پر خودکش حملوں میں 7 اہلکاروں سمیت 38 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے، زخمیوں میں متعدد کی حالت تشویشناک ہے جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ تفصیلات کے مطابق عراقی دارالحکومت بغداد دھماکوں سے گونج اٹھا، دو علیحدہ مقامات پر کار بم دھماکوں میں 28 سے زائد افراد ہلاک اور 70 زخمی ہوگئے۔ دہشت گردوں نے دھماکا خیز مواد سے بھری کار کو بغداد کے مشرقی ضلع الجدیدہ کی مصروف تجارتی (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

میکسیکو میں فائرنگ سے ایک خاندان کے 11 افراد ہلاک

میکسیکو سٹی (نیٹ نیوز) میکسیکو میں فائرنگ کے نتیجے میں ہی ایک خاندان کے 11 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق حملہ آوروں نے پیوبلا اسٹیٹ کے علاقے کوکس کیتلان میں ایک خاندان کو فائرنگ کا نشانہ بنایا۔ کوکس کیتلان کے میئر وینسنٹ لوپیز ڈی لا ویگا نے بتایا کہ فائرنگ کے نتیجے میں 5 خواتین، 4 مرد اور 2 لڑکیوں کی ہلاکت ہوئی ہے جبکہ 2 بچوں کو زخمی حالت میں قریبی شہر تیہواکین (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

امریکا میں طیارے اور کار کا ایکسیڈنٹ - 3 افراد ہلاک

ہیوسٹن (مانیٹرنگ ڈیسک) طیارے اور کار کا ایکسیڈنٹ عجیب سی بات لگتا ہے لیکن امریکہ میں ایسا ہوا۔ جب ایک چھوٹا طیارہ پارکنگ میں کھڑی کار پر آ گرا اور تین افراد جان سے گئے۔ امریکی ریاست ٹیکساس کے شہر ہوسٹن کے ائرپورٹ کے قریب پارکنگ لاٹ میں سب کچھ معمول کے مطابق چل رہا تھا کہ اچانک ایک چھوٹا جہاز اڑتا ہوا کار کی چھت پر زوردار دھماکے سے آ گرا۔ حادثے میں گاڑی اور جہاز مکمل طور پر تباہ اور پائلٹ سمیت تین افراد ہلاک ہوگئے۔ پولیس نے واقعہ کی تحقیقات اور کریش کی وجوہات جاننے کیلئے تفتیش شروع کردی ہے۔

حضرت شیخ کی توجہ اور دعاؤں سے جماعت کی مبارک مہم میں جیش کے شعبہ ہدایت کے داعیوں کا ایک اور مبارک قدم

ٹنڈو خان محمد میں ڈیڑھ سو کے قریب افراد کا قبول اسلام

سعد الرحمٰن صاحب نے ایمانیات اور کلمہ پڑھایا، نومسلموں کے شہر سے روزگار کے لئے باہر گئے مزید افراد مسلمان ہونے کیلئے تیار

تقریب میں 300 افراد نے شرکت، امیر محترم اور تمام مجاہد ساتھیوں سے ان کے ایمان پر استقامت کی دعا کی گذارش

ٹنڈو محمد خان (القلم نیوز) حضرت شیخ کی توجہ اور دعاؤں سے جماعت کی مبارک مہم میں جیش کے شعبہ ہدایت کے داعیوں کا ایک اور مبارک قدم، تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب افراد کا قبول اسلام، تفصیلات کے مطابق 2 رمضان المبارک بروز بدھ، باقر نظامانی، ٹنڈو محمد خان، صوبہ سندھ سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ میں جماعت کے مقامی ساتھیوں کی کوشش سے استاد زبیر فاروقی صاحب کی قیادت میں دو نشستیں مردوں اور خواتین کی علیحدہ علیحدہ منعقد ہوئیں۔ ان میں استاد (باقی صفحہ 6 نمبر 12)

ترکی میں پولیس اسٹیشن کے قریب دھماکا، 4 افراد ہلاک اور متعدد زخمی

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی میں پولیس اسٹیشن کے قریب کار بم دھماکے کے نتیجے میں 4 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق ترکی کے جنوب مشرقی علاقے میں پولیس اسٹیشن کے قریب کار بم دھماکے کے نتیجے میں 4 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے، دھماکے کے نتیجے میں (باقی صفحہ 6 نمبر 14)

بزرگ شخصیت، مجاہدین کے خصوصی معاون حاجی محمد بہادر انتقال کرگئے

مرحوم کا تعلق صوابی کے گاؤں کنھڈہ سے تھا، مجاہدین سے انتہائی محبت کرتے تھے

انتقال کی خبر سن کر نزدیک کے مجاہد ساتھی تعزیت کیلئے جامع مسجد خلفاء راشدین پہنچ گئے

صوابی (القلم نیوز) بزرگ شخصیت اور مجاہدین کے خصوصی معاون حاجی محمد بہادر صاحب انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تفصیلات کے مطابق ضلع صوابی کے گاؤں کنھڈہ کی مشہور اور بزرگ شخصیت حاجی محمد بہادر صاحب دل کی حرکت بند ہونے سے انتقال کرگئے۔ حاجی صاحب اس پورے علاقے میں واحد شخصیت تھے جو جماعت کے مجاہدین سے انتہائی محبت کرتے تھے۔ ان کے انتقال کی خبر سن کر نزدیک (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

بھارت جموں و کشمیر میں مسلم اکثریتی کردار ختم کرنے کے گھناؤنے منصوبے پر عمل پیرا ہے

سید علی گیلانی

غیر ریاستی افراد بسانے کی پالیسی کو مختلف ناموں سے آگے بڑھایا جا رہا ہے، بھارتی پالیسی ساز مسلمانوں کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں

سرینگر (نیٹ نیوز) کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی نے بھارتی فوجیوں اور پنڈتوں کیلئے مخصوص کالونیوں کو آبادکاری نہیں سماجی تقسیم کی سازش قرار دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ بھارتی پالیسی ساز مسلمانوں کو مذہب کے نام پر تقسیم کرنا چاہتے ہیں مذموم عزائم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ حریت کانفرنس کی مجلس شوری کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے نئی صنعتی پالیسی کو مسترد کرتے ہوئے اسے خطرناک منصوبے کی ایک کڑی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت ہرممکن طریقے سے کشمیر کی خصوصی حیثیت کمزور اور مسلم اکثریتی کردار کو ختم کرنے کے خطرناک منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ انہوں (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

دریائے کابل پر 12 ڈیم بنانے کے بھارتی منصوبے پر عمل درآمد معطل

نوشہرہ اور چارسدہ بنجر ہوجائینگے، پاکستان سے تعلقات ہمیشہ کیلئے خراب ہوسکتے ہیں

قریبی ساتھیوں کے انتباہ پر افغان صدر نے منصوبے پر عمل درآمد روک دیا، ذرائع

پشاور (نیٹ نیوز) افغانستان میں دریائے کابل پر 12 ڈیم تعمیر کرنے کے بھارتی منصوبے پر عملدرآمد معطل کردیا گیا ہے۔ منصوبے پر عملدرآمد کی صورت میں خیبر پختونخوا کا ضلع چارسدہ اور نوشہرہ بنجر ہو جائے گا۔ افغان صدر کو قریبی رفقا نے مشورہ دیا ہے کہ وہ دریائے کابل پر بند تعمیر کرنے کے بھارتی منصوبے پر عملدرآمد نہ کریں کیونکہ اس سے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات ہمیشہ کے لئے خراب ہو جائیں گے۔ امت کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق بھارت نے چند برس قبل افغان حکومت کو ایک منصوبہ پیش کیا (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

بھارتی بحری بیڑے آئی این ایس وکرم پر آتشزدگی سے 2 افراد ہلاک

نئی دہلی (مانیٹرنگ ڈیسک) بھارتی بحری بیڑے آئی این ایس وکرم ادتیا پر گیس لیکج سے اہلکار راکیش کمار سمیت 2 افراد ہلاک، جبکہ 2 زخمی ہوگئے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق واقعہ ریاست کرناٹک کے نیول بیس پر مرمت کے دوران پیش آیا۔ مرنے والوں میں ایک شہری موہن داس کو لسکر شامل ہے۔ بھارتی بحریہ نے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

بنگلہ دیش میں دہشتگردی کی آڑ میں 8 ہزار افراد گرفتار

ہندوؤں کا قتل سازش قرار

کریک ڈاؤن میں عام افراد اور معمولی نوعیت کے ملزمان کو بھی گرفتار کیا گیا، مسلم تنظیموں کیخلاف سازش، 2 ہندو قتل

ڈھاکہ (نیٹ نیوز) بنگلہ دیش میں مسلمان تنظیموں کے خلاف ایک اور سازش کرتے ہوئے ہندوؤں کو قتل کرانے کا سلسلہ شروع کردیا گیا ہے، ہندوؤں کے قتل کی آڑ میں مسلم گروپوں کے خلاف حکومت نے کریک ڈاؤن شروع کردیا گیا اور اب تک 8 ہزار افراد کو گرفتار کرلیا گیا، کریک ڈاؤن میں عام افراد اور معمولی نوعیت کے ملزمان کو بھی گرفتار کیا گیا، 103 افراد پر دہشت گردی کے الزامات لگا دیئے گئے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ حسینہ واجد حکومت مخالفین اور عام لوگوں کو گرفتار کررہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق بنگلہ دیش میں ٹارگٹ کلنگ کی جاری لہر کو روکنے کیلئے جاری کریک ڈاؤن کے دوران حسینہ واجد حکومت نے 8 ہزار افراد کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ حکومت انتقامی طور پر مخالفین اور عام لوگوں کو گرفتار کررہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق ٹارگٹ کلنگ کے واقعات کے بعد سے (باقی صفحہ 6 نمبر 15)

شام: اسدی فورسز کے ہسپتال پر فضائی حملے، بم دھماکوں میں 35 افراد شہید

ایک ایرانی کرنل ہلاک

ہسپتال کے قریب بمباری سے 15 اور حضرت زینبؓ کے مزار کے قریب بم حملوں اور دھماکوں میں 20 افراد زندگی سے محروم ہوئے

دمشق (نیٹ نیوز) شام کے شہر حلب میں بشار الاسد فورسز کی جانب سے ایک ہسپتال کو بمباری کا نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں 15 افراد شہید جبکہ درجنوں زخمی ہوگئے، شام کے دارالحکومت دمشق کے جنوب میں سیدہ زینبؓ کے مزار کے قریب ہونے والے بم حملوں میں 20 افراد شہید اور 30 سے زائد زخمی ہوگئے ہیں، شام میں اسدی فوج کی حمایت میں لڑتے ہوئے ایک اور ایرانی کرنل مارا گیا۔ تفصیلات کے (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

تھائی لینڈ: امیگریشن سینٹر سے 21 فرار، فائرنگ سے روہنگیا مسلمان شہید

بنکاک (نیٹ نیوز) امیگریشن کیمپ سے فرار کی کوشش کے الزام پر تھائی پولیس نے فائرنگ کرکے ایک روہنگیا مسلمان کو شہید کردیا۔ پولیس لیفٹیننٹ کرنل رکچارت نے الزام لگایا مرکز کے آہنی راڈ کاٹ کر 21 روہنگیا فرار ہوگئے۔

"الرحمت"، ٹوبہ کے منتظم کے والد محترم انتقال فرماگئے، بقیع میں تدفین

بھائی عرفان والدین کے ہمراہ عمرہ کی سعادت حاصل کرنے گئے ہوئے تھے

امیر المجاہدین حضرۃ مولانا محمد مسعود ازہر صاحب کا خصوصی تعزیتی پیغام

ٹوبہ ٹیک سنگھ (القلم نیوز) الرحمت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے منتظم بھائی محمد عرفان جو اپنے والدین کے ہمراہ عمرہ پر گئے تھے، گذشتہ جمعہ کے دن ان کے والد محترم مدینہ منورہ میں انتقال فرماگئے۔ ان کی تدفین (باقی صفحہ 6 نمبر 16)

بی جے پی کے برسر اقتدار آنے سے وادی میں مظالم بڑھ گئے، یاسین ملک

سری نگر (نیٹ نیوز) جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین محمد یاسین ملک نے مقبوضہ کشمیر میں فوجی کالونیوں پنڈتوں کو الگ بسانے اور نئی صنعتی پالیسی کے منصوبوں کو اسرائیلی طرز عمل قرار دیتے ہوئے اس مسئلے پر حریت پسند قیادت سے مشاورت کرنے اور مشترکہ لائحہ عمل طے کرنے کا اعلان (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

اریٹرین اور ایتھوپین فوجیوں کی جھڑپ

عدیس ابابا (نیٹ نیوز) اریٹریا اور ایتھوپیا کے فوجیوں کی سرحد پر لڑائی میں دونوں جانب سے بھاری جانی نقصان کی اطلاعات ہیں۔ ادھر اریٹرین حکومت کے ترجمان نے الزام لگایا ایتھوپین فورسز نے سرحدی خلاف ورزی کی ہے۔ ترجمان وزارت خارجہ کے بیان میں کہا گیا "سورونا سینٹرل فرنٹ" پر حملہ کیا گیا۔ واضح رہے 3 دہائیوں تک جاری رہنے والی مسلح جدوجہد کے بعد اریٹریا نے 1991ء میں ایتھوپیا سے آزادی حاصل کی تھی۔



www.alqalamonline.com
ہفت روزہ القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

طورخم بارڈر کشیدگی......کیا یہی دوستی کی قیمت ہے؟

یہ پاکستانی قوم کے لیے بالکل ہی نئی بات ہے کہ افغان سرحدی علاقوں پر بھی اسی طرح وقتاً فوقتاً کشیدگی شروع ہو چکی ہے کہ جو اب تک انڈیا کے ساتھ سرحدی جھڑپوں کی شکل میں ہوا کرتی تھی اور اس پر پاکستانی قوم کو کچھ تعجب بھی نہیں تھا کہ انڈیا کی پاکستان دشمنی سب پر عیاں تھی اور دشمن سے ایسی جھڑپوں کا ہو جانا کچھ بعید بھی نہیں ہوتا۔

لیکن اب حیران کن طور پر افغانستان کی طرف سے ایسی جھڑپیں شروع ہو چکی ہیں۔ چنانچہ حالیہ تفصیل کے مطابق پاکستان اور افغانستان کے سرحدی مقام طورخم پر ایک مرتبہ پھر دونوں ممالک کی افواج کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا ہے۔ یہ تنازع پاکستان کی جانب سے سرحد پر ایک گیٹ کی تعمیر پر شروع ہوا ہے اور فائرنگ کے تبادلے میں ایک افغان فوجی ہلاک جبکہ 11 پاکستانیوں سمیت 17 افراد زخمی ہوئے تھے۔ مقامی افراد کا کہنا ہے کہ فائرنگ کا آغاز پاکستان کی جانب سے گیٹ کی تعمیر دوبارہ شروع کیے جانے پر ہوا۔

ادھر پاکستانی دفترِ خارجہ کے ترجمان کے بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان نے افغان حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اس معاملے کی تفصیلی تحقیقات کرے اور نتائج سے پاکستان کو آگاہ کرے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ مستقبل میں ایسے واقعات رونما نہ ہوں۔ بیان کے مطابق اتوار کو ہونے والی فائرنگ کا مقصد ایک ایسے دروازے کی تعمیر روکنا تھا جو پاکستانی حدود کے اندر تعمیر کیا جا رہا ہے اور جس کا مقصد عوام اور گاڑیوں کی سرحد کے آر پار نقل و حمل کو آسان بنانا ہے۔ دفترِ خارجہ کا کہنا ہے کہ افغان سفارتکار کو بتایا گیا کہ طورخم کی سرحد پر نقل و حمل کی نگرانی پاکستانی حکومت کی بارڈر مینجمنٹ کو مضبوط بنانے کی پالیسی کا حصہ ہے اور اس سلسلے میں پاکستان افغان حکومت کا تعاون چاہتا ہے کیونکہ اس سے دونوں ممالک کی سکیورٹی میں بہتری آئے گی اور دہشت گردی کے خطرے سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔ پیر کو ہی پاکستان کے وزیراعظم کے دفتر سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومتِ پاکستان کو افغان سکیورٹی فورسز کی جانب سے سرحد پر بلا اشتعال فائرنگ کے واقعے پر شدید تشویش ہے۔

یاد رہے کہ یہ سب کچھ ایسے وقت میں ہو رہا ہے کہ جب پاکستان امریکہ کی کٹھ پتلی افغان حکومت کے ساتھ دوستی اور تعلقات قائم رکھنے میں اپنے بہت سے اصلی اور بنیادی مفادات اور وفاداروں کو پس پشت ڈال چکا ہے۔ اب حکومت پاکستان کو سوچنا چاہئے کہ کب تک ہو امریکی پٹھوؤں کی ناز برداریاں اٹھاتا رہے گا؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ایک چیک پوسٹ کے بعد وہ مزید کے چکر میں ہوں؟ مزید یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ سرحد پار کون پاکستان کا خیر خواہ ہے اور کون پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے؟ کاش ارباب اختیار اس حقیقت کو سمجھ لیں یا سمجھ چکے ہیں تو سچے دل سے قبول کرلیں!

کیا آپ نے روزہ رکھا ہے؟

سنگِ میل
amerpuri@yahoo.com
عبدالحفیظ امیر پوری

اللہ پاک رمضان المبارک کے تمام فیوض و برکات سے ہم سب کو خوب خوب مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں اور اس طرح رمضان گزارنے کی سعادت بخشیں جیسا صحابہ کرام اور بزرگانِ دین نے گزارے ہیں اور گزارتے ہیں۔ (آمین ثم آمین یارب العالمین)

اس ماہ مبارک کی ہر رات اعلان ہوتا ہے:
"اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور بشارت حاصل کر اور اے برائی کے طلبگار بس کر اور آنکھیں کھول!"

یہ اتنا عظیم مہینہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کو اس کا شوق دو مہینے پہلے سے دلا رہے ہیں "اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان وبلغنا رمضان" جیسی دعا کا حکم فرما کر اور پھر جب یہ ماہ مبارک آن پہنچا تو ارشاد فرمایا:

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آ رہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے۔ اس میں ایک رات (شب قدر) ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے جو شخص اس مہینہ میں کسی (نفلی) نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔

اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ اللہ کی مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔

جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کر دے اپنے غلام (خادم) کے بوجھ کو حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتا ہے اور آگ (جہنم) سے آزاد فرما دیتا ہے اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے ہیں اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔

پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو، وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کو طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو!" (متفق علیہ)

یہ رمضان المبارک کی برکت ہے کہ جو لوگ پورے سال کچھ نہ کچھ نیکیاں کرتے رہتے ہیں، وہ اس ماہ کچھ زیادہ کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ بھی کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمالِ صالحہ کر لیتے ہیں جو پورے سال کسی بھی خیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ رمضان چونکہ نیکیوں کا موسم بہار اور سیزن ہے اس لیے یہ نیک اعمال قابلِ تعریف اور لائق ستائش ہیں۔

لیکن کیا صرف نیکیاں کر لینا کافی ہے؟ اور ہمیں اس سے ہمارا مقصود "مغفرت کا پروانہ" مل جائے گا؟ دن کا روزہ، رات کی تراویح، تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین کی نمازیں، صدقہ خیرات، زکوٰۃ، قرآن پاک کی تلاوت، اوراد و وظائف وغیرہ کیا جہنم کی دہکتی سلگتی آگ سے نجات کے لئے ہمارے لیے کافی ہیں؟

اس سوال کا جواب صاحب شریعت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنیئے!

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کی زندگی میں چار گناہ یا ان میں سے کوئی ایک گناہ ہوگا اس کی بخشش لیلۃ القدر جیسی پاکیزہ مقدس محترم اور مبارک رات میں بھی نہیں ہوگی۔"

وہ چار گناہ ہیں کیا جس کی اتنی سخت وعید اور سزا ہے۔ وہ چار گناہ یہ ہیں:

(1) شراب پینے والا۔
(2) ماں باپ کا نافرمان۔
(3) رشتہ داروں سے قطع تعلق رکھنے والا اور
(4) دوسروں سے کینہ اور بغض رکھنے والا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو ان چاروں گناہوں میں یا ان میں سے کسی بھی ایک گناہ میں مبتلا ہوگا، اس کی شب قدر میں بھی بخشش نہیں ہوگی۔

اب ہم میں سے ہر ایک شخص ضرور اپنا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ کہیں ہم تو نہیں پھنس رہے اس دلدل میں۔ اگر نہیں تو بہت مبارک ورنہ سچی پکی توبہ کر لیں کہ ابھی وقت ہے اور توبہ کا در کھلا ہے اور رمضان میں رب تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے لئے اس ماہ مبارک میں ہر گناہ سے بچنے اور اس سے سچی پکی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین

آخر میں ایک قصہ سن لیجیے!

کچھ نوجوانوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص چٹکلے سے کچھ کھانے میں مشغول ہے۔ اس کے نزدیک جا کر پوچھا: چچا جان! کیا آپ نے روزہ نہیں رکھا؟؟

بوڑھے نے جواب دیا: کیوں نہیں میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ صرف پانی پیتا ہوں اور کھانا کھاتا ہوں۔

نوجوان ہنس پڑے اور بولے: کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

بوڑھے نے کہا: ہاں میں جھوٹ نہیں بولتا۔ کسی پر بری نگاہ نہیں ڈالتا۔ کسی کو گالی نہیں دیتا۔ کسی کا دل نہیں دکھاتا۔ کسی سے حسد نہیں کرتا۔ مال حرام نہیں کھاتا اور اپنی ذمہ داریاں اور فرائض دیانتداری سے انجام دیتا ہوں لیکن چونکہ مجھے شدید بیماری لاحق ہے۔ اس لئے میں اپنے معدے کو روزے دار نہیں بنا سکتا۔

پھر اس بوڑھے آدمی نے ان نوجوانوں سے پوچھا: کیا آپ بھی روزہ دار ہیں؟؟

ان میں سے ایک نوجوان نے سر جھکائے ہوئے آہستگی سے جواب دیا:

نہیں!!! ہم صرف کھانا نہیں کھاتے۔

☆......☆......☆

روزہ قبول کیسے ہوگا؟

Nishtareqalam@gmail.com
نشترِ قلم
زبیر طیب

ماہ صیام رب العالمین کی گرانقدر نعمتوں اور رحمتوں کے ساتھ ہم پر سایہ فگن ہے۔ ماہ صیام کا پہلا عشرہ جاری ہے۔ رمضان کا ہر دن ہر گھنٹہ اور لمحہ تجلیات سے بھرپور ہوتا ہے۔ رمضان کی ہر رات کیف و سرور میں ڈوبی ہوئی، ہر شام پیغام مغفرت اور صبح پیام رحمت خداوندی ہے۔ اسکا ایک ایک سیکنڈ نور کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ شعبان کے آخری روز دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! تم پر ایک مہینہ خدائی برکات و نوازشات کے ساتھ آنے والا ہے۔ اللہ عزوجل نے مسلمانوں پر تیس روزے فرض کر دیئے ہیں۔ جو مسلمان اللہ کی قربت چاہتا ہے تو ماہ صیام اسکے محبوبانہ خواب کی عملی تعبیر کو پُر یقین بنا سکتا ہے۔ رمضان کے مہینے میں ایک مقدس رات "لیلۃ القدر" ایسی بابرکت ہوگی جو ہزار راتوں سے زیادہ مقدس ہے۔ جو شخص ماہ صیام میں کوئی فرض پورا کریگا تو وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر مرتبہ فرض پورا کیا ہو۔

رمضان کے بے پناہ تقدس کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم اسی مہینے میں نازل ہوا تھا۔ قرآن پاک میں رمضان اور روزے کا ذکر سورہ بقرہ میں یوں کیا گیا ہے۔ بقرہ میں روزے کی فضیلت اعتکاف تراویح اور عبادت خداوندی کو ایک ساتھ یکجا کیا گیا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: لوگو رمضان میں روزے اس طرح فرض ہوئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے والے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ روزے کی غرض و غایت یہ کہ تمہارے اندر تقویٰ صبر و تحمل پیدا ہو۔ روزے کا حاصل و مقصود تقویٰ میں پنہاں ہے۔ تقویٰ آخرت کی کامیابی کی شرط ہے۔ یہ حقیقی کامیابی کی خاطر ناگزیر ہے۔ تقویٰ کی دولت پانے کے لئے دیگر عبادات کے ساتھ روزے بھی فرض کئے گئے ہیں۔ روزہ کے منشور کو سمجھنے کی خاطر اللہ کے اس فرمان پر دانش و بینش کا استعمال کرنا ہوگا۔

قرآن پاک کو اسی مقدس مہینے میں نازل کیا گیا، جس میں مسلمانوں کے لئے واضح ہدایات اور حق و باطل کے مابین فرق المشرح کرنے کی خاطر کھلی نشانیاں موجود ہیں۔ اللہ کا قرآن فرقان میں ایک ارشاد ہے کہ قرآن کو شب قدر میں نازل کیا گیا تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے یہ رات ہزار راتوں سے زیادہ افضل ہے۔ ہمیں ماہ صیام میں اپنے گناہ بخشوانے، اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے اور رب کی برکات کو زیادہ سے زیادہ سمیٹنے کی کوشش کرنی چاہیے اور رمضان میں زیادہ سے زیادہ ذکر خداوندی اور تلاوت قرآن مجید کو اہمیت دینی چاہیے۔

ماہ صیام میں جہاں صبر و تحمل اور کمزور یا غریب لوگوں کی غم خواری کی تلقین کی گئی ہے تو وہاں افطاری کی تاکید بھی حرمت رمضان کی خاطر لازم قرار دی گئی ہے۔ سارے گناہوں کی معافی کی نوید دی گئی ہے تو دوسری طرف روزہ داروں کی مہمان نوازی کرنے والوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کی خوش خبری بھی سنا دی گئی ہے۔

خطبہ رمضان کے موقع پر صحابہ کرام نے نبی آخر الزماں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ ہم میں سے کئی دوست ایسے ہیں جو روزہ کھلوانے کی سکت نہیں رکھتے۔ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اس بندے کو بھی عظیم ثواب سے نوازیں گے جو کھجور یا لسی کے گلاس سے روزے کی افطاری کو یقینی بنائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کا پہلا عشرہ اللہ کی رحمت، درمیانی عرصہ مغفرت اور تیسرا حصہ جہنم سے نجات پر مشتمل ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رفقائے کرام اصحابہ کرام اور مسلمانوں کو رمضان کے متبرک مہینہ میں چار اعمال پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت کی۔

چار میں سے دو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے لازم ہیں جبکہ بقیہ دو چیزیں ایسی ہیں جن سے تمہیں مفر نہیں۔ پہلی دو عبادات جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اس میں کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت شامل ہے جبکہ دوسری دو چیزوں میں اللہ پاک سے جنت کی طلب کی دعائیں اور جہنم سے بچاؤ کے اذکار شامل ہیں۔ آپ نے صحابہ پر واضح کیا جو شخص پانی کے گلاس سے کسی کا روزہ افطار کروانے کا شرف پالیتا ہے تو قادر مطلق بروز جزا اسکی تواضع پانی کے ایسے گلاس سے کریگا جسے پینے اور جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ حضرت سعید خدری، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رمضان میں ساتوں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ آخری روزے تک جاری رہتا ہے۔ جنت میں سرخ رنگ کے یاقوت کا محل تعمیر کیا جاتا ہے جسکے 60 ہزار دروازے ہیں۔ ہر دروازے پر سونے کا ایک محل ہوتا ہے جو یاقوت سے جڑ جاتا ہے۔ روزہ دار کی اس بڑی خوش قسمتی اور کیا ہوگی کہ اگر وہ دن یا رات کو ایک سجدہ کرتا ہے تو المالک والقدوس اسے ایک سجدے کی بدولت اسے ایک تناور شجر سایہ دار درخت میں بدل دیتا ہے جسکے سائے میں سوار پانچ سو سال تک سفر کر سکتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ مبارک سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ماہ مبارک تجلیات ربانی کے نزول اور پروردگار عالم کے دربار میں مغفرت کا موسم بہار ہے جس میں ستار و غفار کی رحمتوں نوازشوں اور برکتوں کا ابر کرم خوب برستا ہے۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ ہمیں سعادت مندی سے رب کے قرب اور خوشنودی کے حصول کے لئے تعلیمات رسول، فرامین خدا اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں سخت محنت کرنی چاہیے تاکہ من کی مرادیں پوری ہوں اور سارے گناہوں کی معافی تلافی مل سکے مگر کیا ایک ایسے سماج میں جہاں صیام کی آمد پر ہر طرف فرامین خدا اسوہ حسنہ اور قرآنی احکامات کی سر عام دھجیاں اڑائی جارہی ہوں تو کیا ہم گنہگاروں کے روزے عرش عظیم پر شرف قبولیت کا اعزاز حاصل کر پائیں گے؟

میرے ارد گرد ماہ رمضان میں مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کا خون بہا رہا ہے۔ جہاں روزہ دار تاجر ذخیرہ اندوزی اور مہنگائی کے نام پر غریب لوگوں کا خون چوس رہے ہوں جہاں رمضان بازاروں کے نام پر مخلوق خدا کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا ہو جہاں سرکاری دفاتر میں عیدی کے نام پر ببانگ دہل کرپشن کا ریٹ دوگنا وصول کیا جاتا ہو۔ جھوٹ کذب بیانی فسوں کاری افراتفری اور مذہبی انتشار کا دور دورہ ہو جہاں حکمران طبقات افطاریوں کے نام پر سرکاری وسائل کا بے دریغ استعمال کرتے ہوں جہاں ارباب اختیار قومی خزانے کے اربوں روپے سیاسی مفادات کی آڑ میں شیر مادر سمجھ کر تقسیم کر دیتے ہوں۔

جہاں قتل و غارت چوریوں ڈکیتیوں کا زور ہو، جہاں سوویت یونین کا شیرازہ بکھیر کر افغانستان کو آزاد کروانے والے طالبان اور مجاہدین کو فخر اسلام کا لقب دیا گیا مگر آج انہی مجاہدین کو دہشت گرد کہہ کر راندہ درگاہ بنا دیا جائے جہاں ملکی فورسز اللہ کے اس قول یہود و نصاریٰ کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہوسکتے کو طاق نسیاں کی زینت بنا کر دشمنان اسلام کے ساتھ فرنٹ لائن پارٹنر بن جاتے ہوں۔ جہاں حکمران قبیلے وزرا جھوٹ در جھوٹ بولنے کے مریض بن چکے ہوں جہاں روشنیوں کا شہر کراچی ٹارگٹ کلرز کی وحشت سے لال اندھیروں کا شاہکار بن جائے۔ جہاں عوامی نمائندگان ایم پی اے اور ایم این ایز تھانوں میں جھوٹی ایف آئی ار درج کروانے کے مریض بن جائیں۔ جہاں افطار کے نام پر دولت کا بے تحاشا استعمال کیا جاتا ہو افطار پارٹیاں سیاسی میٹنگوں اور سیاسی سازشوں کا گڑھ بن جائیں جہاں دو کروڑ سے زائد بچے عیدی کے کپڑوں سے محروم ہوں جہاں مسکین غریب کو افطار کی خاطر پانی کا سادہ گلاس پلانے سے گریز کیا جاتا ہو۔

جہاں ہر طرف روزہ دار نوجوان سارہ دن موبائل پر غیر اسلامی پیغامات بھیجنے میں دن غرق کر دیتے ہوں جہاں گریجویٹ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بے روزگاری کے جہنم میں گل سڑ رہے ہوں اور پھر وہ باغی بن کر جرائم پیشہ گروہوں میں داخل ہو کر اپنا روشن مستقبل تاریک کر رہے ہوں جہاں ہر طرف رمضان کے پاک دنوں میں فحاشی پر مبنی انگریزی اور بھارتی فلموں کی دن میں نمائش جاری ہو جہاں مسافروں اور بیماروں کے نام پر ہوٹل کھلے عام تقدس صیام مسخ کرتے ہوں۔

قانون کے رکھوالے ٹرانسپورٹ کو روک کر بے شرمی سے عیدی وصول کرتے ہوں جہاں ہر سو لوٹ مار کا بازار گرم ہو دیانت داری جہاد صداقت شجاعت اور انصاف قصہ پارینہ بن جائے کمزوروں کا استحصال جاری ہو۔ کیا ایسی خرابات کی موجودگی میں ہمارے روزے اور دعائیں عرش عظیم تک پہنچنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں؟ اگر ہم پوری دیانتداری فرض شناسی اور اسلامی فرامین کی روشنی میں اپنا اپنا احتساب کریں تو شائد لاکھوں کا ضمیر ماتم کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

شام میں مظالم......ایک رپورٹ

ملاقات
محمد فیض اللہ جاوید
Faizjavaid1984@gmail.com

سرزمین شام میں شرحبیل بن عمرو الغسانی النصرانی نے جو روم کی بیزنطینی مملکت کا حلیف تھا مبلغ رسول الحارث بن عمیرؓ کو قتل کر دیا تھا۔ ان کی شہادت کی خبر ملتے ہی نبی اکرم ﷺ نے ان کے قصاص کی خاطر اور امت کی کرامت و عظمت کو اس کے ایک فرد کے قتل کے ذریعہ جو ٹھیس پہنچائی گئی تھی، اس کی تلافی کے لئے تین ہزار افراد پر مشتمل ایک لشکر غزوہ موتہ کے لئے روانہ فرمایا تھا۔

شام میں اہل سنت کے اشراف اور معزز افراد پر ہونے والے ظلم و ستم کی دردناک صورتیں اور مقامات مقدسہ کی بے حرمتی اور صحابہ و تابعین کے آثار و باقیات کی پامالی کو دیکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ نصیری دہشت گردوں نے بوڑھوں، نوجوانوں، مردوں، عورتوں اور بچوں سب کو قتل کا نشانہ بنایا کسی کو نہ بخشا۔

فرعون کے مظالم بھی مات کھا گئے۔

ارشاد ربانی ہے: "ان فرعون علا فی الارض وجعل اھلھا شیعا یستضعف طائفۃ منھم یذبح ابناء ھم ویستحیی نسائھم انہ کان من المفسدین" (القصص)

قرآن کریم نے فرعون کے مظالم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ فرعون لڑکوں کو قتل کرتا تھا اور عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، لیکن شامی حکمرانوں نے کسی بچے، بوڑھے اور عورت کو بھی نہ چھوڑا۔

پوری دنیا نے دیکھا کہ یہ لوگ مسجدوں اور تاریخی آثار کو کس طرح مٹا رہے ہیں، عثمان بن عفانؓ کا منارہ ابھی چند ماہ پہلے ہی ڈھایا گیا ہے۔ اس منارہ کو گراتے وقت وہ کس طرح تفنن و تنوع کے مظاہر دکھلا رہے تھے، شہید بابری مسجد کے منارہ کو ڈھاتے ہوئے شدت پسند بھی اس کا مظاہرہ نہ کر سکے۔ پوری دنیا نے بشار الاسد کی سرکش فوجیوں کے مظالم کے واقعات دیکھے کہ کس طرح یہ لوگ مسلمانوں کو چھری سے اس طرح ذبح کر رہے تھے جس طرح بکری کو ذبح کیا جاتا ہے۔ قتل نہیں بلکہ نحر کیا جا رہا تھا۔ ایک شہ رگ کو کاٹ کر چھوڑ دیا جاتا تاکہ تڑپتے ہوئے موت کو گلے لگائے۔

لاذقیہ کی رہنے والی معصوم بچی "علا الجباوی" کے قتل کا منظر میری آنکھوں سے جدا نہیں ہو رہا ہے کس طرح ان ظالموں نے اس کی آنکھوں میں گولی مار کر اسے قتل کر دیا۔ "واذا الموءدۃ سئلت بای ذنب قتلت" (التکویر) اور جب زندہ درگور کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کس جرم میں اسے قتل کیا گیا۔

حد یہ کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں بھی حمص، حماۃ، ادلب اور شام کے تمام ہی شہروں اور دیہاتوں نے اپنے شہید معصوموں کے نعشوں کو بے رحم اور سنگدل نصیریوں کے ہاتھوں تذلیل ہوتے ہوئے دیکھا۔ بشار الاسد کے وفاداروں نے سابق ظالم حافظ الاسد کے اس عمل کو اسوہ بنایا ہے جو اس نے فروری 1982ء میں اہالیان حماۃ کے ساتھ کیا۔ اس نے اس شہر کا محاصرہ جنگی جہازوں، بکتر بند گاڑیوں اور میزائلوں سے کیا جس کے نتیجہ میں تیس ہزار سے زائد مسلمان شہید ہوگئے۔ فلسطین میں ظالم صیہونی بھی قبضہ سے لے کر اب تک اتنی بڑی تعداد میں مسلمانوں کو قتل نہ کر سکے۔

متعدد صحیح احادیث میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے شام کے لئے خیر و برکت کی دعا فرمائی ایک بار آپ ﷺ نے یوں دعا مانگی: "اللھم بارک لنا فی شامنا" "اے اللہ ہمارے ملک شام میں برکت عطا فرما۔ دو بار آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا اور پھر تیسری بار کہا: اس ملک میں زلزلے اور فتنے اٹھیں گے اور شیطان کے وسوسے یہیں زیادہ سر اٹھائیں گے۔ (متفق علیہ)

چند سالوں تک شام خیر و برکت سے محروم تو رہ سکتا ہے لیکن ہمیشہ رہے ایسا ممکن نہیں۔ اس کی برکت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ آپ ﷺ اپنے رب کی دعوت پر اسراء و معراج کے موقعہ پر یہاں تشریف لے گئے اور بیت المقدس میں انبیاء کی امامت فرمائی اور اس طرح پوری دنیا کی قیادت و سیادت کا منصب سنبھالا۔ "الشام ارض المحشر والمنشر" "شام کی زمین ہی ارض محشر ہوگی۔ (اخرجہ السیوطی وصححہ الالبانی)

آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام جامع اموی دمشق کے مشرقی گنبد کے پاس اتریں گے اور وہیں "لد" کے مقام پر دجال کو قتل کریں گے اور یہیں ہمیں اکٹھا کیا جائے گا اور حساب و کتاب ہوگا۔

ہائے رے شام!

شام! کتنا خوبصورت، کتنا حسین، کتنا قدیم اور کتنا عظیم ہے یہ پیارا ملک۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ یہیں سے مسلم فوجیں عہد اموی میں مشرق و مغرب تک روانہ ہوئیں۔ یہاں تک کہ دنیا کی عظیم ترین حکومت وجود میں آئی جس کی سرحدیں فرانس سے چین تک پھیلی ہوئیں تھیں۔ یہیں سے اسلام یورپ، افریقہ اور سندھ و ہند میں پھیلا اور یہیں سے مسلمانوں نے مصر کے تعاون سے عماد الدین زنگی، نور الدین محمود اور صلاح الدین ایوبی کے عہد میں صلیبی قوتوں کو منہ توڑ جواب دیا اور اسلامی شہروں اور مقامات مقدسہ کی حفاظت فرمائی۔

نبی اکرم ﷺ کی شام و مصر کے ساتھ بھلائی کی وصیت گویا ان ملکوں کی مدد و نصرت کی جانب اشارہ ہے کیونکہ ان ملکوں کی ترقی سے پوری امت مسلمہ کی ترقی وابستہ ہے۔

یہ بات حد درجہ تکلیف دہ ہے کہ شام فرانسیسی استعمار سے نکل کر نصیری استعمار کے قبضہ میں چلا گیا۔ شام کے موجودہ حکمران شیعوں کے ایک گمراہ فرقہ "نصیریہ" سے تعلق رکھتے ہیں جو اقلیت میں ہیں لیکن فرانس نے اپنے قبضہ کے دوران ان کی ہر طرح کی مدد فرمائی اور ملک سے نکلتے وقت اقتدار کی کنجیاں ان کے حوالے کر دیں۔ نصیریہ کا بانی نصیر الدین الطوسی ہے جس نے چھٹی صدی ہجری میں ایک نیا دین ایجاد کیا اور ایک بڑی تعداد نے اس کی پیروی کی۔ سقوط بغداد میں اس کا اہم رول رہا ہے، اس نے اسلامی حکومت کے خاتمہ کے لئے ہلاکو کا بھرپور تعاون کیا تھا۔ یہ لوگ حضرت علی بن ابی طالبؓ کو خدا مانتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اندر حلول کر آیا تھا اور بجلی کی کڑک ان کی آواز اور اس کی چمک ان کا کوڑا ہے اور ان کا مسکن بادل ہے۔ اسی لئے یہ لوگ بادل کو گزرتے ہوئے دیکھ کر کہتے ہیں: "السلام علیک یا امیر المومنین" (اے امیر المومنین! آپ پر سلام) ظاہری شکل و صورت کے لحاظ سے یہ مسلمان نظر آتے ہیں لیکن ان کے عقائد خراب اور حد درجہ قابل تشویش ہیں۔ اس گروہ نے ہر عہد میں سنی علماء کو اپنا نشانہ بنایا اور بدعات و منکرات کو فروغ دیا۔ بروقت شام میں یہی لوگ ہیں جو بچوں اور عورتوں کو قتل کر رہے ہیں اور یہ گمان کر رہے ہیں کہ دنیا حقائق سے بے خبر ہے۔ درانحالیکہ کیمرے اور فضائی جہاز ہر چیز اور ہر واقعہ کی منظر کشی عالمی پیمانے پر پہنچا رہے ہیں۔

اہل شام کو ایک پیغام

تم لوگوں نے دنیا کو بہت کچھ دیا ہے جس پر امت کو فخر و ناز ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ آزادی کے ایام بہت دور ہیں، ہرگز نہیں۔ لیکن انقلاب لمبے صبر کا حاجتمند ہے۔ کیونکہ بلندی کا راستہ پر خطر اور کامیابی کا راستہ قربانیوں کا خواستگار ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ درد زہ تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن اس کے مابعد پیدائش وجود میں آتی ہے۔ خوش ہو جاؤ تم لوگوں نے زیادہ تر راستہ طے کرلیا ہے کیونکہ خوف و دہشت پر تم لوگوں نے غلبہ پالیا ہے اور یہ تمہارے مبارک انقلاب کا اہم ترین پیش خیمہ ہے۔

اے ہمارے شامی بھائی تم لوگ کامیاب ہوگئے ہو، اگرچہ بشار الاسد نے ابھی کنارہ کشی اختیار نہیں کی ہے اور نظام تمہارے سینوں پر راسخ ہے، لیکن پھر بھی تم لوگ کامیاب ہوگئے ہو کیونکہ تم لوگوں نے بندگی اللہ کے لئے خالص کر دی ہے۔ تو خوش ہو جاؤ کیونکہ اللہ نے اپنے بندوں کے ساتھ نصرت و مدد کا وعدہ فرمایا ہے: "وعداللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی ولایشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون" (سورۃ النور)

میرے ایک دوست نے مجھ سے یہ قصہ بیان فرمایا کہ ایک عرب ملک میں ان کی ملاقات ایک شیخ سے ہوئی۔ جب انھیں گرفتار کیا گیا اور پولیس والوں نے پوچھا کیا ہم تمہیں صہیونی طریقہ پر عذاب دیں یا شامی طریقہ پر؟ تو انھوں نے بلاتردد توقف کے جواب دیا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ صہیونی طریقہ پر۔ کیونکہ انھوں نے شامی تعذیب کے بارے میں سن رکھا تھا کہ وہ لوگ اس طرح سزا دیتے ہیں جس کی فظاعت و شناعت کا کوئی انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اے اہل شام! ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی مدد فرمائے، غلبہ و نصرت سے ہمکنار کرے۔ اے سلیمان الحلبی اور عز الدین القسام کے جانشینو! بشار کا سیاسی ڈھانچہ تمہارے سامنے گرنے ہی والا ہے، اسے ہرگز طاقتور نہ گمان کرو۔ تم لوگوں نے اپنی کوششوں سے اس کے ناقابل تسخیر قلعہ ہونے کی قلعی کھول دی ہے۔ کہاں تھا یہ شامی نظام جب صہیونی جہازوں نے 2003ء میں دمشق کے جنوبی حصہ پر بمباری کی اور کیا کرلیا اس نظام نے جب 2007ء میں تمہارے ایٹمی مرکز پر اسرائیل نے بمباری کی تھی۔ ہر بار صرف یہی کہتا رہا: مناسب وقت پر جواب دیں گے اور ابھی تک وہ مناسب وقت نہیں آیا۔ اے بشار کے وفادارو! کیا تم لوگوں نے گولان کی ان پہاڑیوں کو واپس لینے کے لئے جس پر اسرائیل نے 1967ء میں قبضہ کرلیا تھا کوئی عملی جدوجہد کی۔ نصیری نظام نے یہ پوری قوت صرف اہالیان ملک کو مارنے کے لئے اکٹھا کی تھی۔ اے اہل شام! ثابت قدم رہو۔ انقلاب کے جھنڈے کو بلند رکھو۔ تم نے صرف اللہ کے لئے اس انقلاب کا آغاز کیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور ہرگز وہ تمہارے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔

اے امت قرآن! اے امت اسلام! اے اہل عرب! شام کے مسئلہ کو اپنے دلوں میں دفن مت ہونے دینا۔ اسے اپنے دلوں میں، گھروں میں، اپنی عورتوں اور بچوں اور دوستوں کے دلوں میں اور اپنے دائرہ عمل میں اور اپنی مجلسوں میں زندہ رکھو۔ اس پر اپنی بھرپور توجہ مبذول کرو۔ ہر ٹیکنالوجی کے ذریعہ اس کا دفاع کرو، ہر اجتماعی موقعہ کو اس کے لئے استعمال کرو۔ اپنی گفتگو میں اس کو تازہ رکھو تاکہ مظلومین سے ظلم کے ازالہ کے لئے عوامی لہر پیدا ہو سکے۔ شامی نظام نے اہل شام کو پانی، بجلی اور کھانے اور زندگی کے ہر عمدہ ذریعہ سے محروم کر رکھا ہے بلکہ ظالم پولیس والے ماہ رمضان میں قیدیوں کے سامنے افطار کرتے تھے اور انھیں افطار سے محروم رکھتے تھے۔

اے عربی قبائل! نظام کی تبدیلی کے بعد کون نظام کو سنبھالے گا، اس مسئلہ پر اپنے آپ کو مشغول کرنے کے بجائے شام میں اپنے اہل و عیال کے احوال و کوائف پر غور کرو اور ان کے مسائل پر سوچو۔ تبدیلی سیادت کا معاملہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے: "وان تتولوا یستبدل قوما غیر کم ثم لا یکونوا امثالکم" (سورہ محمد)

☆......☆......☆

رمضان کریم کی فضیلت اور ہماری حالت زار!

عبدالغفار

رمضان المبارک اسلامی تقویم کا نواں ماہ ہے۔ رمضان کا مہینہ بہت مبارک اور باعظمت ہے

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے کہ "رمضان کے مہینے میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔" (البقرہ)

[illegible]

تمام حکومتی دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں سوائے ذلت کے کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ بجٹ کے اثرات مہنگائی پر مرتب ہوئے ہیں جبکہ اچانک مہنگائی بڑھنے سے غریب عوام کیلئے رمضان میں مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔ رمضان المبارک ہر سال پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے رحمتیں، برکتیں لے کر آتا ہے کیونکہ یہ ماہ مقدس نیکیاں، کامیابیاں اور [illegible]

رمضان المبارک کی آمد اور ہماری ذمہ داریاں

امیر افضل اعوان

دنیا کی حرص و ہوس نے ہماری آنکھوں پر گویا پٹی سی باندھ رکھی ہے، واضح اسلامی احکامات کے باوجود ہم خالق کائنات کی طرف سے اپنے دنیا میں بھجوائے جانے کے مقاصد کو بھی فراموش کئے بیٹھے ہیں اور وسائل و سہولیات پر تسلط جمانے کی مروجہ دنیاوی سوچ نے ہمیں سوچنے سمجھنے کی صلاحت سے یکسر محروم کر دیا ہے، یہ امر بھی ہمارے سامنے ہے کہ دنیا میں آنے والے ہر ذی روح نے آخرش اس دار فانی کو چھوڑ جانا ہے اور آخرت کے لئے بجز ہمارے اعمال کوئی بھی چیز ہمارے ساتھ نہیں جائے گی، اس کے باوجود ہم اپنے ہاتھوں اپنے پیاروں کو سپرد خاک کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ بس اس نے ہی جانا تھا ہمیں تو ابھی بہت ٹائم دنیا میں ہی رہنا ہے، غلطیوں پہ معافی مانگ لی جائے گی، خطاؤں کی توبہ ہو جائے گی ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے، یہ سوچ ہی تمام برائیوں کی جڑ بن چکی ہے کیوں کہ اس طرح ہم اپنی اصلاح کی جانب توجہ ہی نہیں دیتے، دنیا کی دلدل میں اور زیادہ دھنستے چلے جاتے ہیں، زیادہ سے زیادہ دولت جمع کر لینے کی دھن میں ہم کتنے لوگوں کی حق تلفی کرتے ہیں یا کتنوں کے حقوق غصب کرتے ہیں ہمیں کچھ خبر نہیں ہوتی اور بالآخر در توبہ بند ہو جاتا ہے، ہمارے دنیا سے رخصت کا وقت آتے ہوئے کچھ پتا ہی نہیں چلتا اور نہ ہی توبہ کی مہلت ملتی ہے۔

ہماری بدقسمتی کہ ہم وقت کے تقاضوں کو بھی یکسر بھلائے بیٹھے ہیں اور بحیثیت محمدی ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا بھی ٹھیک سے ادراک نہیں کیوں کہ ہم اپنی اصلاح کے لئے کوشش تو ایک طرف دعا کی زحمت بھی گوارہ نہیں کرتے جب کہ دعا اور عطاء کا رشتہ خالق و مخلوق کے درمیان بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے، ظہور اسلام سے قبل بھی دعا کو خصوصی اہمیت دی جاتی تھی، اہل کتاب حق تعالیٰ اور کفار و مشرک اپنے ہاتھوں بنائے ہوئے معبودوں کے آگے جھکتے اور بعد از عبادات مناجات کا اہتمام کیا جاتا تھا، بندے کا اپنے خالق و مالک سے جو رشتہ ہے اس کا تقاضا ہے کہ انسان عاجزی و انکساری کے ساتھ اللہ پاک کے حضور سر جھکائے اس کی عبادت کرئے اور کوئی بھی مسئلہ یا پریشانی ہو تو اللہ رب العزت کے حضور اس سے نجات اور اس کے حل کے لئے دعا کرئے، وہ عطاء کر دے تو شکر کرئے اور وہ کسی امتحان یا آزمائش کے لئے در عطاء وا نہ کرئے تو حق بندگی یہی ہے کہ بندہ صبر کرئے اس کے علاوہ اگر بندہ کو کوئی بھی خوشی یا کامیابی حاصل ہو تو بھی اس کو چاہئے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے حضور سر جھکائے اور اس کا شکر بجالائے، یعنی خوشی ہو یا غم اللہ پاک کی رضا میں راضی رہتے ہوئے صبر و شکر کرنا چاہئے اور ناشکری و بے صبری سے بچنا ضروری ہے کیوں کہ اگر ہم شکر ادا کرتے ہیں تو اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے کہ وہ پاک ذات بندے کی عاجزی اور شکر گزاری کو پسند کرتے ہوئے اسے اور زیادہ نواز دیتی ہے اور اگر ہم ناشکری کرتے ہیں تو اس کا خالق و مالک کو کچھ بھی نقصان نہیں بلکہ درحقیقت یہ ہمارا ہی نقصان ہے کیوں کہ اس طرح ہم صابر و شاکر بندوں کی صف سے نکل جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں دونوں جہانوں کی ناکامیاں ہمارا مقدر بن جاتی ہیں۔ اللہ پاک خود اپنے بندوں کو دعوت مناجات دیتا ہے اور بخشش کے در کھول کر منتظر رہتا ہے کہ کون ہے جو دعا کرئے تو اس کی دعا قبول کی جائے اور کون ہے جو بخشش کا طلب گار ہے اس کو بخش دیا جائے اور اسی طرح یہ بات بھی کسی طرح فراموش نہیں کی جاسکتی کہ نیک بندوں کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں۔ خالق کائنات کی ہم پر خاص عنایت ہے کہ اس نے ہمیں دین حق پر پیدا کیا اور ہمارے ماتھے پر امت محمدی کا تاج سجایا مگر افسوس کہ ہماری زندگیاں اسلام کی حقیقی روح کے مطابق صحیح ڈگر پہ نہیں چل رہیں یہی وجہ ہے کہ معاشرہ میں دو عملی اور قول و فعل میں واضح تضاد دیکھنے میں آتا ہے، ان دنوں رمضان کی آمد، آمد ہے، ہمارے یہاں رمضان المبارک کو ماہ مقدس کی بجائے ماہ منافع سمجھا جاتا ہے، ذخیرہ اندوز اور گراں فروش پوری طرح جال بچھا کر اس دورانیہ میں عوام کو دونوں ہاتھوں لوٹتے ہیں اور یہ سلسلہ عید الفطر تک جا پہنچتا ہے یہ سب دیکھتے ہوئے ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ شاید کاروباری طبقہ کے پاس عوام کو لوٹنے کا یہ آخری موقع ہے، دنیا بھر میں اسلام کے اہم رکن روزہ کے حوالہ سے مارکیٹوں میں دستیاب اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اعتدال لایا جاتا ہے، متعدد غیر مسلم ممالک میں بھی اشیائے صرف کی قیمتوں پر رعایت اور مختلف پیکج بھی دیئے جاتے ہیں جب کہ ہمارے ہاں اس کے برعکس صورتحال دیکھنے میں آتی ہے، رمضان کے حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ (برائی کے لیے) ڈھال ہے، لہذا جس کا روزہ ہو وہ نہ بے حیائی کی بات کرے اور نہ شور شرابا کرے۔ بدقسمتی سے آج ہم آئے روز نت نئے عذابوں کا شکار ہونے کے باوجود اپنا قبلہ درست نہیں کر رہے، ہمارا ملک قدرتی معدنیات غرض یہ کہ ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال ہے لیکن ہم دن بدن تباہی کی طرف جا رہے ہیں، ہر طرف نفسا نفسی کا دور ہے، کسی کی جان محفوظ ہے نہ ہی مال، جھوٹ، ریاکاری، بغض، حسد، زنا، شراب، جوا، کمزوروں کی حق تلفی، لوٹ مار، ظلم و بربریت، سودی نظام کے تحت کاروباری معاملات، ناجائز منافع خوری، کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ غرض یہ کہ آج ہم ان تمام گناہوں کے مرتکب ہو رہے ہیں جن کی وجہ سے پہلی قوموں پر اللہ کے عذاب نازل ہوتے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم توبہ استغفار کرنے کی بجائے تمام مسائل اور مصائب کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہرا کر اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے دیتے ہیں جو کسی بھی طرح درست نہیں ہماری حکمرانوں سمیت پوری پاکستانی قوم سے درخواست ہے کہ اجتماعی طور پر اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کیلئے اللہ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری اور خلوص نیت کے ساتھ دعا کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ عاجزی، انکساری اور سچے دل سے کی جانے والی دعا کو خوش ہو کر قبول فرماتا ہے، یہی ایک ایسا عمل ہے جس کی بدولت ہم عذابوں سے چھٹکارہ پا سکتے ہیں۔

شوقِ شہادت واقعات کے آئینے میں



محمد عبید الرحمٰن

muftiubaid313@gmail.com

سرورِ عالم ﷺ نے ۱۳،۱۲ بعد بعثت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہجرت مدینہ کی اجازت مرحمت فرمائی تو اللہ کے ان پاکباز بندوں میں سے بیشتر نے محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنے گھر بار اور مال وجائداد کو چھوڑ کر وطن عزیز کو الوداع کہا اور تین سو میل دور مدینہ میں توطن اختیار کرلیا۔ جو پرستارانِ حق مکہ میں رہ گئے ان کو یا تو مشرکین نے زبردستی روک لیا تھا، یا ان کو قید وبند میں ڈال دیا گیا تھا۔ سرورِ عالم ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا تو چند سال تک اہل حق کو یہاں بھی حقیقی امن اور اطمینان قلب میسر نہ ہوا۔ صلح حدیبیہ تک مشرکین مکہ اور یہود نے انہیں زک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس پُرآشوب دور میں بھی رحمت عالم ﷺ نے اپنے ان جانثاروں کو کسی وقت بھی فراموش نہ کیا جو مشرکین مکہ کے پنجۂ ستم میں گرفتار تھے اور قید وبند کی سختیاں جھیل رہے تھے۔ حضور ﷺ وقتاً فوقتاً بعض مہاجر جانبازوں کو مکہ مکرمہ روانہ فرماتے رہتے تھے تاکہ وہ چھپ چھپا کر مسلمان قیدیوں کو کفار کی قیدِ محن سے نکال کر مدینہ لے آئیں۔ ان مہاجر جانبازوں میں ایک وجیہ اور خوبرو نوجوان اس کٹھن کام میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ارباب سیر کا بیان ہے کہ یہ قوی اور بہادر نوجوان کئی مرتبہ مکہ گئے اور اپنی جان پر کھیل کر کسی نہ کسی مسلمان اسیر کو ضرور چھڑوا کر لائے۔ ہر مرتبہ جب وہ اپنی مہم سے کامیاب واپس آتے تو حضور ﷺ اظہار مسرت فرماتے اور انہیں دعائے خیر سے نوازتے۔

یہ بہادر نوجوان جنہوں نے مظلوم مسلمانوں کو مشرکین کے پنجۂ ستم سے چھڑانے کے لئے اپنی جان وقف کر رکھی تھی اور یوں سرورِ کونین فخر موجودات ﷺ کے مورد لطف وکرم بن گئے تھے مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو مضر یا قیس عیلان سے تھا اور ان کا خاندان مکہ میں باختلاف روایت بنو ہاشم یا بنو مطلب کا حلیف تھا۔ نسب نامہ یہ ہے:

مرثد بن ابی مرثد کناز بن حصین بن یربوع بن جہنہ بن سعد بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن یحییٰ بن یعصر بن سعد بن قیس عیلان بن مضر۔

حضرت مرثد کے والد کناز بن حصین جو تاریخ میں اپنی کنیت ابی مرثد سے مشہور ہیں بڑے نیک فطرت آدمی تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ عم رسول ﷺ سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔ اس طرح ان کو سرورِ عالم ﷺ کے خاندان سے نسبت حاصل ہوگئی تھی۔ وہ دعوت حق کے ابتدائی زمانے میں نعمت ایمان سے بہرہ ور ہوگئے اور ساتھ ہی ان کے نوجوان فرزند سعید مرثد رضی اللہ عنہ بھی سعادت اندوز اسلام ہوگئے۔ یوں دونوں باپ بیٹے "سابقون الاولون" کی مقدس جماعت کی صف میں آگئے۔

مرثد رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ کے نہایت شہ زور، بہادر اور بانکے سجیلے نوجوان تھے۔ کشتی، تیغ زنی، شہسواری اور قدر اندازی میں کمال درجے کی مہارت رکھتے تھے۔ قبول اسلام سے پہلے بڑے رنگین مزاج تھے اور مکہ کی ایک نہایت حسین اور خوش جمال طوائف عناق سے راہ ورسم رکھتے تھے۔ لیکن قبول اسلام کے ساتھ ہی انہوں نے عناق سے تمام تعلقات منقطع کرلیے اور دوسرے جاہلی مشاغل سے بھی یکسر دستکش ہوگئے۔ اب وہ راہ حق کے ایک ایسے جانباز سپاہی تھے اور ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ رضائے الٰہی کے حصول کے لیے گزرتا تھا۔ سابقہ صحابہ کرام کو ہجرت مدینہ کی اجازت ملی تو حضرت مرثد رضی اللہ عنہ اور ابو مرثد رضی اللہ عنہ دونوں ہجرت کرکے مدینہ آگئے۔

حافظ ابن عبدالبرؒ نے "الاستیعاب" میں لکھا ہے کہ ہجرت مدینہ کے چند ماہ بعد سرور عالم ﷺ نے مہاجرین اور انصار کے مابین عقد مواخاۃ قائم کروایا تو حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ کو حضرت عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ کا دینی بھائی بنایا اور حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کی مواخاۃ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت اوس بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ سے کرادی۔

ہجرت کے ابتدائی دو تین سالوں میں حضور ﷺ کے ایماء پر حضرت مرثد رضی اللہ عنہ نے اپنے اسیر مسلمان بھائیوں کو چھڑانے کے لیے بڑی تگ ودو کی اور اس مقصد کے لئے کئی بار مکہ گئے۔ ایک مرتبہ ایک قیدی کو چھڑانے کے لئے چاندنی رات میں ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ عناق نے انکو جاتے دیکھ لیا [illegible] نے بڑی گرم جوشی سے [illegible] استدعا کی کہ [illegible] کرنا۔ حضرت مرثد نے فرمایا: عناق! [illegible] میں ہے، بحمد اللہ اب میں مسلمان ہو چکا ہوں اور مسلمانوں کے لئے غیر عورتوں سے ملنا جلنا حرام ہے۔

عناق نے [illegible] کیے لیکن مرثد پاک باز رضی اللہ عنہ نے سب وار خالی دیے اور [illegible] زیر پا ہوئی اور چلانے لگی کہ لوگو! آؤ تمہارا مجرم یہاں موجود ہے جو قیدیوں کو نکال لے جایا کرتا ہے۔ اس کی دہائی سن کر قریش کے آٹھ آدمیوں نے حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کا تعاقب کیا لیکن وہ ایک غار میں جا چھپے، جب دشمن واپس چلے گئے تو یہ پھر کچھ عرصہ ستا کر پھر مکہ چلے گئے اور ایک مسلمان قیدی کو زنداں سے اپنے کندھے پر اٹھا کر نکال لائے اور بخیریت تمام مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ [illegible] حضور ﷺ سے تمام واقعات بیان کیے اور پھر التماس کی، یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو میں عناق سے نکاح کرلوں؟

حضور ﷺ نے حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کی درخواست کا کوئی جواب نہ دیا اور وحی کا انتظار فرمانے لگے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

الزاني لا ينكح الا زانية او مشركة والزانية لا ينكحها الا زان او مشرك وحرم ذالك على المؤمنين.

ترجمہ: زانی شخص کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ زانیہ یا مشرکہ سے نکاح کرے اسی طرح زانیہ کے ساتھ بھی زانی یا مشرک ہی کو نکاح کرنا موزوں ہے لیکن مسلمانوں پر ایسا نکاح حرام قرار دیا گیا ہے۔

اس آیت کے نزول کے بعد حضور ﷺ نے حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو یہ آیت سنا کر ارشاد فرمایا کہ تم عناق سے نکاح نہ کرنا۔ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ نے ارشاد نبوی ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم کردیا۔

غزوات کا آغاز ہوا تو حضرت مرثد رضی اللہ عنہ سب سے پہلے غزوہ بدر (رمضان ۲ ہجری) میں والہانہ ذوق وشوق سے شریک ہوئے اور خوب داد شجاعت دی۔ مستدرک حاکم کی ایک روایت کے مطابق وہ اس غزوہ میں "سبل" نامی گھوڑے پر سوار تھے اور حضور ﷺ کے پہلو بہ پہلو اپنی تلوار کے جوہر دکھا رہے تھے۔

اگلے سال ۳ ہجری میں غزوہ احد پیش آیا تو حضرت مرثد رضی اللہ عنہ اس میں بھی بڑے جوش اور جذبے کے ساتھ شریک ہوئے۔

صفر ۴ ہجری میں بنو عضل و بنو قارہ کے چند آدمیوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ ہمارے ساتھ چند اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دین کے لئے روانہ فرمائیے۔ حضور ﷺ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کام کے لئے منتخب فرمایا اور انہیں بنو عضل اور قارہ کے آدمیوں کے ساتھ روانہ فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس مقدس جماعت میں حضرت مرثد رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ اس جماعت کے ارکان کی تعداد کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں: بعض نے یہ تعداد دس لکھی ہے بعض نے آٹھ اور بعض نے چھ۔ اسی طرح اس جماعت کے امیر کا نام بعض نے حضرت مرثد رضی اللہ عنہ اور بعض نے حضرت عاصم بن ثابت بن ابی افلح انصاری رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ بہرصورت یہ جماعت رجیع کے مقام پر پہنچی (مکہ اور عسفان کے درمیان حجاز کی جانب عسفان سے آٹھ میل کے فاصلے پر واقع ہے) تو عضل اور قارہ کے آدمیوں نے غداری کی اور بنو ہذیل کے دو سو تیر اندازوں کو اس مختصر جماعت پر چڑھا لائے۔

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ حضرت عاصم ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن بکیر رضی اللہ عنہ مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے۔ بعض روایتوں کے مطابق ان کے ساتھ چار دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اسی جگہ شہید ہوئے۔ تین صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ کو مشرکین نے گرفتار کرلیا۔

مرّالظہران کے مقام پر حضرت عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ نے آگے چلنے سے انکار کردیا۔ اس پر کفار نے انہیں پتھر مار مار کر شہید کردیا۔

حضرت خبیب اور حضرت زید کو ان ظالموں نے مشرکین مکہ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ انہوں نے اشہر حرم گزرنے کے بعد بدر کا بدلہ لینے کے لیے ان دونوں مردان حق کو سولی دے دی۔

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ ہجرت کے تین ہی سال بعد شہید ہوگئے تھے، اس لئے ان کے فضل وکمال کے جوہر کھلنے نہ پائے۔ پھر بھی ان سے مروی کچھ احادیث کتب حدیث میں موجود ہیں۔

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو مرثد رضی اللہ عنہ نے جوان فرزند سعید کی شہادت پر کمال درجے کے صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا۔ وہ بدر اور احد کے معرکوں میں پہلے ہی داد شجاعت دے چکے تھے۔ بعد میں بھی تمام غزوات میں پیش پیش [illegible] جوش کے ساتھ سرفروشی دکھائی۔ انہوں نے چھیاسٹھ برس کی عمر میں ۱۲ھ [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] وفات پائی۔

(ماخوذ از "یہ تیرے پراسرار بندے")

رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ......رضی اللہ عنہ

☆......☆......☆

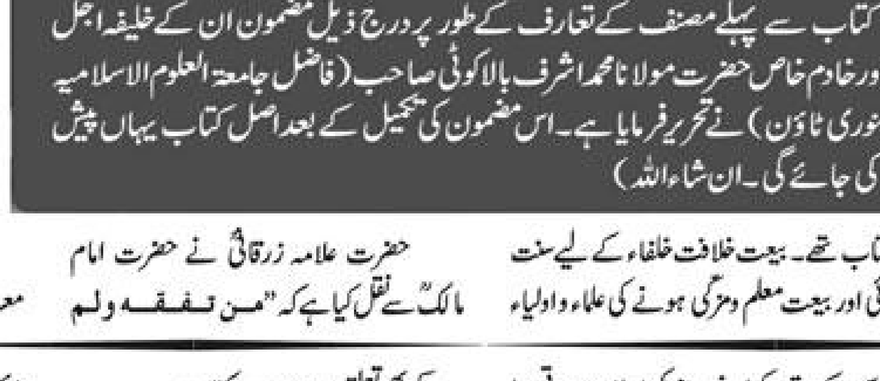
شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

گلہائے عقیدت بہ بارگاہ شیخ الاسلام

مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ

جانشین شیخ ہند و وارث نانوتوی
ماہر قرآن و سنت داعی دین خدا
دشمن دیو فرنگی قالع و قماع او
جاہد و کامل مجاہد پیشوائے اتقیاء
سالہا در قرب روضہ کرد تدریس حدیث
شد منور سینہ اش از نور خاتم انبیاء
آفتاب علم و حکمت در زمین دیوبند
فیض علمش در ہمہ عالم رسیدہ با صفا
عمر او تعبیر از رشد و جہاد و بندگی
در شریعت ہم سیاست مقتدا و رہنما
قائد برائے جمعیت بر نقش پا او آمدہ
لاہوری و درخواستی، محمود و غوث دلربا
اسعد و ارشد مثالش خوب تر اخلاف او
اصل ایشاں شیخ مدنی حب و منظور خدا

باب الفیض



(تصوف کے موضوع پر ایک مستند اور اہم کتاب "باب الفیض"، جس کے مصنف فاضل دار العلوم دیوبند مرشدنا ومولانا صاحبزادہ ابوالفیض محمد امیر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں، اس کتاب کو قارئین کے استفادے کے لیے یہاں مستقل قسط وار شروع کیا جارہا ہے۔

کتاب سے پہلے مصنف کے تعارف کے طور پر درج ذیل مضمون ان کے خلیفہ اجل اور خادم خاص حضرت مولانا محمد اشرف بالاکوٹی صاحب (فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن) نے تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون کی تکمیل کے بعد اصل کتاب یہاں پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ)

پیش لفظ

حمد وثناء اس وحدہ لاشریک خدا کے لیئے ہے جو اپنی ذات وصفات میں لاشریک ہے اور درود وسلام اس نبی آخر الزمان کے لئے ہے جو اپنی رسالت میں لاشریک ہے اور جس پر نازل کیا ہوا قرآن کریم باقی کتب الٰہیہ اور صحائف آسمانی میں لاشریک ہے اور جس کا دیا ہوا دین اسلام باقی ادیان اور مذاہب کے مقابلہ میں لاشریک ہے اور جس کی امت باقی امتوں کے مقابلہ میں لاشریک ہے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واولیاء عظام وعلماء وصلحاء واولاد رسول مقبول ﷺ پر درود وسلام ہو۔

امابعد! مجھ سیاہ کار گناہ گار راغی صاحبزادہ ابو الفیض محمد امیر خسرو اشعری چشتی حسینی سے بے شمار دوستوں نے التجا کی کہ سلوک اور بیعت وتوسل و تصوف پر مختصری کتاب لکھوں جو کہ مدلل بھی ہو اور مفید بھی تاکہ اہل دنیا ودین تصوف سے بھی روشناس ہوکر توبہ کے بعد فانی زندگی کو نیکی اور رشد وہدایت سے بسر کرسکیں۔ میرے مشاغل زیادہ تھے اور مصروفیات بے شمار تھیں۔ طبیعت بھی ناساز تھی اور فرصت بھی مشکل تھی۔ لیکن بار بار التجا کی وجہ سے میں نے ان کی التجا کو رد نہ کیا اور ارادہ کر ہی لیا۔ چنانچہ میں نے آج مورخہ یکم جمادی الاول ۱۳۹۵ھ کو کتاب لکھنے کا آغاز کردیا اور اس کتاب کا نام باب الفیض المعروف کشکول امیر خسرو رکھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو کوئی اس کتاب کو پڑھے گا مجھے اور میرے رفقاء اور میرے والدین واقارب اور تمام امت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دعائے خیر سے یاد کرے گا۔

میں خاندان چشتیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ باقی تین طریقے نقشبندیہ، سہروردیہ اور قادریہ بھی ہمارے خاندان میں موجود ہیں۔ چونکہ میرے قبلہ حضرت والد صاحب کا نام گرامی شیخ المشائخ صاحبزادہ محمد حسین تھا۔ اس وجہ سے میرے نام کے ساتھ حسینی لکھا ہوا ہے۔ اشاعرہ سے تعلق رکھتا ہوں بنا برآں لفظ اشعری بھی مسلک ہے۔ میرے دادا صاحب کا اسم گرامی غوث الزمان خواجہ محمد عزیزؒ ہے جو کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسویؒ کے خلیفہ اجل تھے جن کا مزار ترنوائی شریف تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں مرجع خواص وعوام ہے۔

فارسی کے اشعار:

من نمی گویم کہ از علویستم
ہم نمی گویم یہ از سفلیتم
از مکاں لامکاں من آدمم
لذت عرفان حق را یافتم
صحبت شیخ مربی کردہ ام
از برائے توبہ کردن رفتہ ام
شیخ از شیخ مربی یافتم
سوئے انوار الٰہی تاختم

خادم العلماء والفقراء صاحبزادہ ابوالفیض محمد امیر خسرو اشعری چشتی حسینی محلہ ڈب مانسہرہ ہزارہ سجادہ نشین ترنوائی شریف۔

مسائل بیعت

بیعت کا فائدہ یہ ہے کہ مرید اپنے پیر کے آگے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ شرع شریف کے احکام بجالاؤں گا۔

بیعت ہونا مسنون ہے۔ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے امور کے لیے تھی۔ رسول خدا ﷺ سے لوگ کبھی ہجرت پر بیعت کرتے تھے۔ کبھی جہاد پر، کبھی ارکان اسلام کی اقامت پر کبھی کفار کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے پر کبھی سنت پر عمل کرنے پر اور بدعت کے اجتناب پر کبھی اطاعت خداوند وطاعت محمدی ﷺ پر کبھی عورتوں کو رسول خدا ﷺ نے اس شرط پر بیعت فرمایا کہ وہ نوحہ نہ کریں گی اور ابن ماجہ شریف میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فقراء اور مہاجرین کو اس شرط پر بھی بیعت فرمایا کہ وہ لوگوں سے سوال نہ کریں گے۔ رسول خدا ﷺ دو حیثیت کے مالک تھے، ایک تو وہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے، دوسرا وہ معلم الکتاب تھے۔ بیعت خلافت خلفاء کے لیے سنت ہوئی اور بیعت معلم ومزکی ہونے کی علماء واولیاء وصلحاء کے لئے سنت ہوئی۔ علماء سے مراد وہ علماء جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں اگر صرف علم ظاہر ہی رکھتے ہوں تو وہ بیعت کرنے سے پرہیز کریں۔

حضرت علامہ زرقانیؒ نے حضرت امام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ "من تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق" جس نے علم ظاہری حاصل کیا اور باطنی علوم سے بے بہرہ یعنی ان کو حاصل نہ کیا وہ عالم فاسق ہے اور "من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق" جس نے علم باطن کو علم ظاہر سے پہلے ہی حاصل کرنا شروع کردیا وہ زندیق ہے اور "من جمع بینهما فقد تحقق" جس نے دونوں چیزوں (علموں) کو جمع کردیا علم ظاہر اور علم باطن اس میں جمع ہوگئے وہ محقق ہے۔ (قطب الارشاد)

جو لوگ اولیاء اللہ کی بیعت کو شرعاً صحیح نہیں مانتے ان کا گمان فاسق ہے۔ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہیں ہے بلکہ ہر نیک کام امر معروف پر ضروری ہے۔

بیعت کی چند قسمیں ہیں:

(۱) بیعت خلافت (۲) بیعت اسلام لانے کی (۳) بیعت تقویٰ (۴) بیعت ہجرت (۵) بیعت جہاد (۶) بیعت اثبات فی الجہاد (۷) بیعت توبہ (۸) بیعت امر بالمعروف (۹) بیعت تزکیہ نفس۔

سب کی سب رسول خدا ﷺ سے منقول ہیں۔

خرقہ درویشی بارگاہ رب العزت سے شب معراج میں سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مرحمت ہوا۔ آپ ﷺ نے جن دس صاحبوں کو صاحب اجازت کیا ان کے اسماء گرامی اس قطعہ سے ظاہر ہیں:

دہ یار بہشتی اند قطعی
بوبکر و عمر عثمان و علی
طلحہ است و زبیر و بو عبیدہ
سعد است وسعید و عبد الرحمٰن
رضی اللہ عنہم اجمعین

ایک بیعت توبہ معاصی سے ہے، ایک بیعت تبرک بوجہ برکت سلسلہ صالحین میں داخل ہونے کی ہے، ایک بیعت عزم مصمم کرنا واسطے قبول امر الٰہی اور ترک نواہی کے اور تعلق پیدا کرنا دل کا اللہ جل شانہ سے اسی کو بیعت تقویٰ کہتے ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ امام اعظم اگرچہ علم و فضل میں اور عقل وفہم میں یکتائے زمانہ ومجتہد شریعت تھے وہ جانتے تھے کہ بیعت سنت ہے۔ چنانچہ آپ نے امام جعفر صادقؒ سے بیعت کرکے خرقہ اجازت حاصل کیا۔ بعد ازاں حضرت خواجہ فضیل ابن عیاضؒ سے بیعت تبرکاً حاصل کی۔

حضرت امام شافعیؒ مجتہد واوتاد تھے۔

حضرت خواجہ ابی ہبیرہ بصریؒ سے بیعت ہوئے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ حضرت بشر حافیؒ سے، حضرت امام محمدؒ حضرت داؤد طائیؒ سے، حضرت امام ابویوسفؒ حضرت حاتم اصمؒ، حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ حضرت شمس تبریزؒ سے بیعت ہوئے۔

انسان مرکب ہے روح اور جسم سے۔ جسم کو جو مرض لاحق ہو اس کو جسمانی مرض کہتے ہیں اور روح کو جو مرض لاحق ہو اسے روحانی مرض کہتے ہیں۔ جسمانی امراض کے لئے ہسپتالیں، ڈسپنسریاں، دواخانے، شفاخانے اور ڈاکٹر وحکیم بھی ہیں، نہایت افسوس اور ظلم کی بات ہے کہ انسان جسمانی علاج کے لیئے ڈاکٹروں اور حکیموں کی تلاش میں سرگرداں ہوکر گھومتا رہے اور ڈسپنسریوں کی طرف رجوع کرے لیکن روحانی امراض کے ڈاکٹروں اور حکیموں کی اس کو ضرورت نہ ہو۔ ایک انسان کے دو نوکر ہوں ایک سے بھلائی کرے دوسرے پر ظلم کرے اس کو سب لوگ ظالم کہیں گے۔ اسی طرح جو شخص جسم کی ہر خواہش اور علاج کو پورا کرے اور روح کے علاج کی طرف توجہ نہ کرے وہ بدقسمت بھی ہے اور ظالم بھی ہے۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

رمضان المبارک کے فضائل وبرکات



محمد حق نواز

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے، ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیئے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ اور پرہیز گاری پیدا ہو"۔ (البقرہ:۱۸۳)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو روحانیت اور حیوانیت کا یا دوسرے الفاظ میں کہیئے کہ ملکوتیت اور بہیمیت کا نسخہ جامعہ بنایا ہے، اس کی طبیعت اور جبلت میں وہ سارے مادی اور سفلی تقاضے بھی ہیں جو دوسرے حیوانوں میں ہوتے ہیں، اور اسی کے ساتھ اس کی فطرت میں روحانیت اور ملکوتیت کا وہ نورانی جوہر بھی ہے جو ملاء اعلیٰ کی لطیف مخلوق فرشتوں کی خاص دولت ہے۔ انسان کی سعادت کا دارو مدار اس پر ہے کہ اس کا یہ روحانی اور ملکوتی عنصر بہیمی اور حیوانی عنصر پر غالب اور حاوی رہے اور اس کو حدود کا پابند رکھے، اور یہ تب ہی ممکن ہے جب کہ بہیمی پہلو روحانی اور ملکوتی پہلو کی فرمانبرداری اور اطاعت شعاری کا عادی ہوجائے اور اس کے مقابلے میں سرکشی نہ کرسکے...... روزہ کی ریاضت کا خاص مقصد وموضوع یہی ہے کہ اس کے ذریعے انسان کی حیوانیت اور بہیمیت کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی اور ایمانی وروحانی تقاضوں کی تابعداری وفرمانبرداری کا خوگر بنایا جائے، اور چونکہ یہ چیز نبوت اور شریعت کے خاص مقاصد میں سے ہے اس لئے پہلی امتوں اور شریعتوں میں بھی روزے کا حکم دیا گیا ہے۔

بہرحال روزہ چونکہ انسان کی قوت بہیمی کو اس کی ملکوتی اور روحانی قوت کے تابع رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مقابلہ میں نفس کی خواہشات اور پیٹ اور شہوت کے تقاضوں کو دبانے کی عادت ڈالنے کا خاص ذریعہ اور وسیلہ ہے، اس لئے اگلی امتوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہے۔ اگرچہ روزوں کی مدت اور بعض دوسرے تفصیلی احکام میں ان امتوں کے خاص حالات اور ضروریات کے لحاظ سے کچھ فرق بھی تھا...... اس آخری امت کے لئے جس کا دور دنیا کے آخری دن تک ہے، سال میں ایک مہینے کے روزے فرض کئے گئے ہیں، اور روزے کا وقت طلوع سحر سے غروب آفتاب تک رکھا گیا ہے، اور بلاشبہ یہ مدت اور یہ وقت مذکورہ بالا مقصد کے لئے اس دور کے حساب سے مناسب ترین اور نہایت معتدل مدت اور وقت ہے، اس سے کم میں ریاضت اور نفس کی ترتیب کا مقصد حاصل نہیں ہوتا، اور اگر اس سے زیادہ رکھا جاتا، مثلاً روزے میں دن کے ساتھ رات بھی شامل کردی جاتی، اور بس سحر کے وقت کھانے پینے کی اجازت ہوتی، یا سال میں دو چار مہینے مسلسل روزے رکھنے کا حکم ہوتا، تو انسانوں کی اکثریت کے لئے ناقابل برداشت اور صحتوں کے لئے مضر ہوتا...... بہرحال طلوع سحر سے غروب آفتاب تک کا وقت اور سال میں ایک مہینے کی مدت اس دور کے عام انسانوں کے حالات کے لحاظ سے ریاضت وترتیب کے مقصد کے لئے بالکل مناسب اور معتدل ہے۔

پھر اس کے لئے مہینہ وہ مقرر کیا گیا ہے جس میں قرآن مجید کا نزول ہوا، اور جس میں بے حساب برکتوں اور رحمتوں والی رات (لیلۃ القدر) ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہی مبارک مہینہ اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں اور مبارک ہوسکتا تھا...... پھر اس مہینے میں دن کے روزوں کے علاوہ رات میں بھی ایک خاص عبادت کا عمومی اور اجتماعی نظام قائم کیا گیا ہے جو تراویح کی شکل میں امت میں رائج ہے...... دن کے روزوں کے ساتھ رات کی تراویح کی برکات مل جانے سے اس مبارک مہینے کی نورانیت اور تاثیر میں وہ اضافہ ہو جاتا ہے جس کو اپنے اپنے ادراک واحساس کے مطابق ہر وہ بندہ محسوس کرتا ہے جو ان باتوں سے کچھ بھی تعلق اور مناسبت رکھتا ہے۔

ان مختصر تمہیدی اشارات کے بعد ماہ رمضان کے فضائل وبرکات کے متعلق حضور ﷺ کے ارشادات مبارک ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں"۔ (اور ایک روایت میں بجائے "ابواب جنت" کے "ابواب رحمت" کا لفظ ہے)

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

امام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے "حجۃ اللہ البالغہ" میں اس حدیث مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے جو تحریر فرمایا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ...... اللہ کے صالح اور اطاعت شعار بندے رمضان میں چونکہ طاعات وحسنات میں مشغول و منہمک ہوجاتے ہیں، وہ دنوں کو روزہ رکھ کے ذکر وتلاوت میں گزارتے ہیں اور راتوں کا بڑا حصہ تراویح وتہجد اور دعاء واستغفار میں بسر کرتے ہیں اور ان کے انوار برکات سے متاثر ہو کر عوام مؤمنین کے قلوب بھی رمضان المبارک میں عبادات اور نیکیوں کی طرف زیادہ راغب اور بہت سے گناہوں سے کنارہ کش ہوجاتے ہیں، تو اسلام اور ایمان کے حلقے میں سعادت اور تقوے کے اس عمومی رجحان اور نیکی اور عبادت کی اس عام فضاء کے پیدا ہوجانے کی وجہ سے وہ تمام طبائع جن میں کچھ بھی صلاحیت ہوتی ہے، اللہ کی مرضیات کی جانب مائل اور شر وخباثت سے متنفر ہو جاتی ہیں، اور پھر اس ماہ مبارک میں تھوڑے سے عمل خیر کی قیمت بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے دوسرے دنوں کی بہ نسبت بہت زیادہ بڑھا دی جاتی ہے، تو ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے ان پر بند کردیئے جاتے ہیں، اور شیاطین ان کو گمراہ کرنے سے عاجز اور بے بس ہوجاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے سارے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ان کا کوئی دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا، اور اللہ کا منادی پکارتا ہے کہ اے خیر ونیکی کے طالب قدم بڑھا کے آ، اور اے بدی اور بدکرداری کے شائق رک، آگے نہ آ! اور اللہ کی طرف سے بہت سے (گناہگار) بندوں کو دوزخ سے رہائی دی جاتی ہے (یعنی ان کی مغفرت کا فیصلہ فرمادیا جاتا ہے) اور یہ سب رمضان کی ہر رات میں ہوتا رہتا ہے"۔

(جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

اس حدیث مبارکہ کے ابتدائی حصے کا مضمون تو وہی ہے جو اس سے پہلی حدیث مبارکہ کا تھا، آخر میں عالم غیب کے منادی کی جس کی ندا کا ذکر ہے، اگرچہ ہم اس کو اپنے کانوں سے نہیں سن سکتے اور نہیں سن سکتے، لیکن اس کا یہ اثر اور یہ ظہور ہم اس دنیا میں بھی اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ رمضان المبارک میں عموماً اہل ایمان کا رجحان اور میلان خیر وسعادت والے اعمال کی طرف بڑھ جاتا ہے، یہاں تک کہ بہت سے غیر محتاط اور آزاد منش مسلمان بھی رمضان المبارک میں اپنی عام روش کو کچھ بدل لیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ ملاء اعلیٰ کی اس ندا اور پکار ہی کا ظہور اور اثر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خیر کی بخشش اور خلق اللہ کی نفع رسانی میں اللہ کے سب بندوں سے فائق تھے، اور رمضان المبارک میں آپ ﷺ کی یہ کریمانہ صفت اور زیادہ ترقی کر جاتی تھی۔ رمضان کی ہر رات جبرائیل امین آپ ﷺ سے ملتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ ان کو قرآن مجید سناتے تھے۔ تو جب روزانہ جبرائیل امین آپ ﷺ سے ملتے تو آپ ﷺ کی یہ کریمانہ نفع رسانی اور خیر کی بخشش میں اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہواؤں سے بھی زیادہ تیزی آجاتی اور زور پیدا ہو جاتا۔

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

گویا رمضان المبارک کا مہینہ رسول اللہ ﷺ کی طبع مبارک کے لئے بہار ونشاط اور نشر خیر کی صفت میں ترقی کا مہینہ تھا، اور اس میں اس چیز کو بھی بڑا دخل تھا کہ اس مہینے کی ہر رات میں اللہ کے خاص پیغامبر جبرائیل امین آتے تھے اور آپ ﷺ ان کو قرآن مجید سناتے تھے۔

☆......☆......☆

"روزہ" کے اہم اہم مسائل...... قدم بہ قدم



شفیق الرحمٰن

فضائل رمضان:

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے...... نیکیوں کا موسم بہار آیا ہی چاہتا ہے...... جنت کے دروازے کھلے ہی چاہتے ہیں...... دل شاداں ہے...... روح فرحاں ہے...... ہر طرف عشق کا نور چمکے گا...... اور دیوانے سخت گرمی میں بھوکے پیاسے...... قرآن پاک پڑھتے...... ذکر اذکار کرتے...... دنیا سے کنارہ کش ہوتے ہوتے...... روزہ رکھیں گے...... سبحان اللہ، الحمد للہ......

رحمتوں کے اس موسم میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی راہنمائی کیلئے روزہ وغیرہ کے اہم اہم مسائل پیش کیئے جارہے ہیں...... تاکہ ان کی روشنی میں اپنے روزوں کی حفاظت بھی ہوسکے اور تکمیل بھی...... یہ مسائل حضرت مولانا مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب (نائب رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی) کی تصنیف "روزے کے مسائل کا انسائیکو پیڈیا" سے پیش کیئے جارہے ہیں...... اللہ پاک اسے اپنی بارگاہ اقدس میں قبول ومنظور فرمائیں...... اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں......

رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ شانہ کا بہت ہی بڑا انعام ہے مگر جب ہی اس انعام کی قدر بھی کی جائے...... ورنہ ہم محروموں کے لئے ایک مقدس ماہ اس حال میں گزر جائے کہ ہم کو معلوم ہی نہ ہو کہ اس وقت کونسا برکت والا مہینہ ہے...... ایک حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان المبارک کیا چیز ہے تو میری اُمت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہوجائے......

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رمضان المبارک کا پہلا حصہ رحمت ہے (یعنی اس حصہ میں اللہ تعالیٰ شانہ کا انعام ہوتا ہے) دوسرا حصہ مغفرت ہے (یعنی اس حصہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مغفرت کرتے ہیں (اس حصہ میں اپنے گناہوں پر کثرت سے استغفار کریں) اور تیسرا حصہ آگ سے خلاصی کا ہے"...... (ابن خزیمہ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "منبر کے قریب ہو جاؤ...... ہم لوگ حاضر ہوگئے...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: "آمین"...... جب دوسرے پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: "آمین"...... جب تیسرے پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: "آمین"...... جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا: کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سُنی جو پہلے کبھی نہیں سُنی تھی...... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کہ اس وقت جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) اُنہوں نے کہا کہ ہلاک ہوجائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی...... میں نے کہا: "آمین"...... پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہوجائے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا: "آمین"...... جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں...... میں نے کہا: "آمین"...... (رواہ الحاکم)

اس حدیث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تین بددعائیں دی ہیں...... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان تینوں پر آمین فرمائی...... اوّل تو حضرت جبرائیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی بددعا ہی کیا کم تھی...... پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آمین نے تو جتنی سخت بددعا بنادی وہ ظاہر ہے......

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم مسلمانوں ان تینوں چیزوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ان برائیوں سے محفوظ رکھیں...... ورنہ ہلاکت میں کیا شک ہے...... رمضان المبارک جیسا خیر وبرکت کا زمانہ بھی غفلت اور معاصی میں گزر دیا تو اس میں اپنا ہی قصور ہے کہ رمضان میں مغفرت اور اللہ کی رحمت بارش کی طرح برستی ہے...... پس جس شخص پر رمضان المبارک کا مہینہ بھی اسی طرح گزر جائے کہ اس کی بداعمالیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے "مغفرت" نہ ہوسکی...... تو اس کی مغفرت کے لئے اور کون سا وقت ہوگا...... ہر ایک کو چاہیے کہ اس مقدس مہینہ میں اپنی "مغفرت" کرالیں...... مغفرت بہت ہی عظیم شان نعمت ہے...... اس نعمت کی قدر قیامت کے دن معلوم ہوگی......

مسائل رمضان:

بچے کو چبا کر کھلانا

☆...... روزہ دار عورت کے لئے بلا ضرورت اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر چھوٹے بچے کو کھلانا مکروہ ہے...... البتہ اگر اس کی ضرورت اور مجبوری ہو تو مکروہ نہیں ہے...... (فتاویٰ تاتارخانیہ)

اگر کسی نے لقمہ دوسرے کو کھلانے کے لئے چبایا پھر اس کو نگل گیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا، صرف قضا واجب ہوگی...... (فتاویٰ عالمگیری)

بڑھاپے کی وجہ سے روزے پر قادر نہیں

☆...... اگر کوئی مرد یا عورت بڑھاپے یا دائم المریض ہونے کی وجہ سے رمضان کا روزہ رکھنے پر قادر نہیں اور مستقبل میں بھی قادر ہونے کی کوئی امید نہیں، اور صحت کی امید بھی نہیں تو ہر روزے کے بدلہ میں تقریباً دو کلو گندم یا اس کی قیمت فدیہ میں دے سکتا ہے، لیکن اس کے بعد اگر صحت یاب ہوگا تو دوبارہ قضا کرنا ضروری ہے...... (فتاویٰ عالمگیری)

بلغم

☆...... روزے کے دوران عمداً بلغم کو اندر سے باہر نکال کر تھوک دینے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا...... ہاں اگر بلغم پیٹ سے منہ میں آکر رک جائے اور مقدار بھی زیادہ ہے اور اس کو قصداً نگل لیا جائے تو امام ابویوسفؒ کے نزدیک روزہ فاسد ہوجائے گا...... اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک روزہ فاسد نہیں ہوگا، اس لئے احتیاط ضروری ہے...... (فتاویٰ شامی)

بواسیر

☆...... اگر کوئی شخص خونی بواسیر کے مرض میں مبتلا ہے، روزہ رکھنے کی صورت میں خون آنے لگتا ہے اور بواسیر کے مستے بھی پھول جاتے ہیں اور بڑی تکلیف ہوتی ہے اور روزہ نہ رکھنے سے صحیح رہتا ہے تو ایسے مریض کو رمضان شریف میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے...... جب تندرست ہونے کے بعد روزہ رکھنے کے قابل ہوجائے تو اس وقت فوت شدہ روزوں کی قضا کرے، فدیہ دینا اس کو کافی نہیں ہے...... (فتاویٰ عالمگیری)

البتہ ایسے مریض کو جس کا مرض دائمی ہو اور صحت سے ناامید ہو تو فدیہ دینا جائز ہوگا، ہاں اگر فدیہ دینے کے بعد تندرست ہوگا اور روزہ رکھنے کے قابل ہوگیا تو فدیہ باطل ہوجائے گا اور فوت شدہ روزوں کی قضا کرنا لازم ہوگا......

روزے کی حالت میں مقعد کے اندر بواسیر کے مستوں کے زخم پر مرہم یا تیل لگانا منع ہے...... اگر دوا یا تیل اس حد تک پہنچ جائے جہاں سے معدہ اس کو جذب کرلیتا ہے یا وہ خود معدے میں پہنچ جاتا ہے تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور اگر اس حد تک نہ پہنچے تو پہنچنے کا احتمال ہے احتمال کی وجہ سے مکروہ ہوگا، لہٰذا احتیاط ضروری ہے...... (فتاویٰ عالمگیری)

اگر پاخانہ کے وقت بواسیر کے مستے باہر آجاتے ہیں تو استنجاء کرنے کے بعد اندر کرنے سے پہلے خشک کرنا ضروری ہے، ورنہ وہ پانی اندر جانے کی صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا...... (فتاویٰ عالمگیری)

(جاری ہے)

☆......☆......☆

بقیہ: نقش جمال

قتل وغارت اس میں زیادہ ہوئی ہے یا قادیانیوں کے مسئلے میں؟ مزید یہ کہ قادیانی مسئلے میں اقلیت کے مقتولین کی تعداد زیادہ ہے یا اکثریت کے؟

مخصوص ایجنڈے سے فرصت ملے تو ان حقائق پر غور کیجئے گا۔ اسلام کے ساتھ تو خلوص کھل ہی چکا تھا کم ازکم جمہوریت اور پارلیمان کے ساتھ ہی مخلص ہوجاتے۔

فی الحال تو خوشی ہے کہ جمہوریت کے گلوکار جمہوریت کے خلاف ہی پوری طرز میں محو رقص ہیں۔ پارلیمنٹ کی بالادستی والے پارلیمنٹ کے قانون پر دست اندازی ودرازی میں مشغول ہیں۔ تماشا دیکھتے رہئے آگے والے مزید آگے ہوجائیں پیچھے والوں کو جگہ دیں اور جو کھڑے ہیں بیٹھ جائیں۔

سبحان اللہ...... ذرا اونچی آواز سے

☆......☆......☆

پاکستانی ہیکرز نے 7 ممالک میں بھارتی سفارتی ویب سائٹس ہیک کر لیں

ہیکرز نے انقرہ (ترکی)، ایتھنز (یونان)، میکسیکو سٹی (میکسیکو) میں قائم ہندوستانی قونصل خانے کی ویب سائٹ کو نشانہ بنایا

ایتھنز (نیٹ نیوز) پاکستانی ہیکرز نے مختلف ممالک میں واقع 7 بھارتی سفارت خانوں، ہائی کمیشنز اور قونصل خانوں کی ویب سائٹس کو ہیک کر کے بھارت مخالف نعرے لکھ ڈالے۔ میڈیا کو موصول ایک ای میل میں ہیکرز نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے انقرہ (ترکی)، ایتھنز (یونان)، میکسیکو سٹی (میکسیکو) میں قائم ہندوستانی قونصل خانے کی ویب سائٹ کو نشانہ بنایا۔ اس کے علاوہ ہیکرز نے ساؤ پولو (برازیل)، بخارست (رومانیہ)، دوشنبے (تاجکستان) اور پریٹوریا (جنوبی افریقہ) میں قائم سفارت خانوں کی ویب سائٹ کو بھی ہیک کیا۔ ''رومانوی'' (Romantic) اور ''دخل انداز'' (Intruded) کے طور پر اپنی شناخت ظاہر کرنے والے ہیکر نے اپنے پیغام میں ''پاک فوج زندہ باد'' کا نعرہ لکھا۔ ہیکرز نے انقرہ، ایتھنز اور دوشنبے کی ویب سائٹ پر ''وی راک یو شاک''، خوفزدہ مت ہو، تاہم ان 7 ویب سائٹس تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تو صرف 3 انقرہ، دوشنبے اور پریٹوریا کی ویب سائٹ ہیک ہونے کے بارے میں معلومات ملیں، جب کہ بقیہ 4 ویب سائٹس کو بحال کیا جا چکا تھا۔ 1998 کے بعد سے پاکستان اور ہندوستان کی کئی ویب سائٹس ہیک ہو چکی ہیں۔ گزشتہ سال ہندوستانی ہیکرز نے لاہور ہائی کورٹ کی ویب سائٹ کو ہیک کیا تھا، اس سے پہلے ہندوستانی ہیکرز نے پیپلز پارٹی کی ویب سائٹ بھی ہیک کر لی تھی۔



شام کے شہر ادلب پر بشار الاسد اور روسی فورسز کی بمباری کے بعد دھوئیں کے بادل بلند ہو رہے ہیں

روس اور ایران کا شامی مسلمانوں پر مزید مظالم ڈھانے کا تہران پلان تیار

بشار الاسد کے مندوب نے بھی تہران کے اجلاس میں شرکت کی، تینوں کی جانب سے کارروائی میں مزید شدت لانے کا آپشن

تہران (مانیٹرنگ ڈیسک) شام میں روس اور ایران بشار کے ساتھ مل کر حلب، غوطہ سمیت کئی علاقوں میں شہری آبادی سمیت اسپتالوں کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں۔ شامی صورت حال سے متعلق اہم بیٹھک ایرانی دارالحکومت تہران میں لگی، جس میں تینوں ملکوں کے مندوبین نے شرکت کی۔ سہ فریقی اجلاس میں مبینہ طور پر ''دہشت گرد تنظیموں'' کے خلاف کارروائی میں شدت لانے پر غور کیا گیا۔ اس سے قبل روس اپنے اتحادیوں کی مدد سے حلب اور اطراف میں داعش کی آڑ میں شامیوں کو شہید کرتا آیا ہے۔ شام میں اب تک لاکھوں افراد بشار افواج اور روسی بمباری کا نشانہ بن چکے ہیں۔ شامی علاقوں میں حالیہ 10 روز کے دوران کرد فورسز اور امریکی اتحادی بمباری میں 130 افراد کے مارے جانے کی بھی اطلاعات ہیں۔ شام کے کئی علاقوں میں اب بھی بمباری جاری ہے۔ اجلاس میں ایرانی وزیر دفاع سعودی عرب اور امریکہ کی خلاف بھی ہرزہ سرائی کرتے رہے۔ جنرل حسین دھقان نے کہا کہ امریکہ، اسرائیل اور ان کے اتحادی ممالک خطے میں دہشت گردی کو فروغ دے رہے ہیں، جبکہ اس سے قبل ایران کو بڑے پیمانے پر دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ ایرانی وزیر دفاع نے سعودی عرب کی طرف سے دہشت گردوں کی حمایت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی میں زیادہ تر ملوث افراد کا تعلق سعودی عرب سے ہے۔ سعودی عرب اور اسرائیل کو دہشت گردوں کی حمایت کا تاوان ادا کرنا پڑے گا۔

اطالوی کوسٹ گارڈز نے 1300 تارکین وطن ڈوبنے سے بچا لئے

سمندر میں 11 آپریشن کر کے ریسکیو کیا، کولمبیا سے بھارتیوں سمیت 37 گرفتار

روم (مانیٹرنگ ڈیسک) اطالوی کوسٹ گارڈز نے سمندر میں کارروائی کرتے ہوئے 1300 تارکین وطن کو ڈوبنے سے بچا لیا، کوسٹ گارڈز نے سمندر میں مختلف مقامات پر 11 ریسکیو آپریشن کئے اور 1348 تارکین وطن کو ڈوبنے سے بچا لیا۔ کولمبیا میں بنگلہ دیش، نیپال اور بھارت سے تعلق رکھنے والے 37 تارکین وطن گرفتار کر لئے گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق شمالی افریقہ اور سسلی کے درمیان سے گزشتہ 3 روز میں 3 ہزار سے زائد تارکین وطن کو بچایا گیا ہے۔ جمعرات کے روز کوسٹ گارڈز نے 15 کشتیوں سے 2 ہزار مہاجرین کو سفر کے دوران ریسکیو کیا تھا۔ دوسری جانب کولمبیا میں بنگلہ دیش، نیپال اور بھارت سے تعلق رکھنے والے 37 تارکین وطن گرفتار کر لئے گئے، انسانی اسمگلروں کے ہاتھوں متاثر ہونے والے ان تارکین وطن کے پاس ویزے نہیں تھے۔ کولمبین بحریہ کے مطابق گرفتار شدگان میں ایک خاتون بھی شامل ہے اور تمام گرفتار شدگان کا تعلق جنوبی ایشیائی ممالک سے ہیں۔ ان 73 تارکین وطن کو پاناما کی سرحد کے قریبی کولمبین قصبے ریسو کیو سے گرفتار کیا گیا۔



بھارت میں فوجی اسلحہ ڈپو میں آتشزدگی کے واقعے میں ملوث 3 افراد گرفتار

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست مہاراشٹر میں فوج کے اسلحہ ڈپو میں آتشزدگی کے واقعے میں ملوث 3 افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ بھارتی میڈیا کے مطابق فوجی اسلحہ ڈپو میں لگنے والی آگ کے واقعے میں ملوث 3 افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے جبکہ چوتھے کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

آسٹریلیا میں طوفان اور بارشیں، 3 ہلاک

سڈنی (نیٹ نیوز) آسٹریلیا کی مشرقی ساحلی علاقوں میں آنے والے طوفان سے اب تک تین افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہوئی ہے۔ طوفان سے دریاؤں سے پانی باہر آ گیا ہے اور درخت جڑوں سے اکھڑ گئے ہیں۔ مشرقی ساحلی علاقے نیو ساؤتھ ویلز، وکٹوریہ اور تسمانیہ میں بارش ہو رہی ہیں اور تیز ہوائیں چل رہی ہیں۔ سڈنی کے ساحلی علاقے پر لاکھوں ڈالر مالیت کے مکانوں کو زبردستی خالی کروایا گیا ہے۔ تیز ہواؤں اور طوفان کے باعث ان مکانوں کے گرنے کا خدشہ ہے۔ طوفان کے باعث ساؤتھ ویلز کے علاقے میں 86 ہزار مکانوں کو بجلی کی سپلائی منقطع ہو گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ انھیں ایک ...

تھائی لینڈ میں بس کو آگ لگنے سے 11 اساتذہ زندہ جل گئے

بس بینکاک کے قریب مرکزی شاہراہ چونبری پر مسافر وین بے قابو ہو کر الٹ گئی تھی

بینکاک (نیٹ نیوز) تھائی لینڈ میں تیز رفتاری کے باعث الٹنے والی بس میں آگ لگنے سے اس میں سوار 11 اساتذہ زندہ جل گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق تھائی لینڈ کے دارالحکومت بینکاک کے قریب مرکزی شاہراہ چونبری پر مسافر وین بے قابو ہو کر الٹ گئی تھی جس کے بعد بس میں آگ لگ گئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے پوری بس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ حادثے کے نتیجے میں بس میں سوار 11 افراد موقع پر ہلاک ہو گئے جب کہ ڈرائیور سمیت 5 افراد کو زخمی حالت میں اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ تھائی لینڈ کی وزارت داخلہ کی جانب سے جاری ہونے والے بیان کے مطابق حادثے کا شکار ہونے والی مسافر وین میں سوار تمام افراد مقامی اسکول میں استاد تھے۔ بچ جانے والے 4 مسافروں کا بیان ہے کہ وین کا ٹائر پھٹ جانے کے باعث وین ڈرائیور کے کنٹرول سے باہر ہو کر الٹ گئی اور اس میں آگ بھڑک اٹھی۔

پیرگوائے کی جیل میں آتشزدگی سے محافظ سمیت 5 قیدی ہلاک

آسیونکیون (نیٹ نیوز) پیراگوائے میں ایک جیل میں آتشزدگی کے باعث ایک محافظ اور 5 قیدی جھلس کر ہلاک جبکہ 12 دیگر زخمی ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق استغاثہ کی جانب سے جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ دارالحکومت آسیونکیون میں واقع جیل میں آتشزدگی کے باعث جیل محافظ اور پانچ دیگر قیدی جھلس کر ہلاک جبکہ 12 زخمی ہو گئے۔ زخمی ہونے والوں میں سے تین کو تشویشناک حالت میں ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے جبکہ نو دیگر معمولی زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد کے بعد ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے آتشزدگی کی وجوہات جاننے کے لئے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

اسرائیل کی جی حضوری میں فیس بک-ٹوئٹر انتظامیہ سب سے آگے

فلسطین کی حمایت پر مبنی 70 فیصد مواد ہٹا دیا-آزادی اظہار رائے پر حملہ قرار

امریکہ، برطانیہ کے 40 فیصد عوام اسرائیل کا بائیکاٹ کرنے کے حامی ہیں: تحقیقاتی

لندن (نیٹ نیوز) امریکہ اور برطانیہ کے 40 فیصد عوام اسرائیلی حکومت کے بائیکاٹ کے حامی ہیں۔ قدس نیوز ایجنسی کے مطابق امریکہ میں انجام پانے والی ایک تحقیق کے مطابق امریکہ اور برطانیہ کے 40 فیصد عوام سمجھتے ہیں کہ اسرائیل کے بائیکاٹ کی مہم درست ہے۔ اس تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق جس کو اسرائیلی حکومت کے ٹی وی چینل دو نے بھی نشر کیا ہے، امریکہ اور برطانیہ کے 40 فیصد عوام بائیکاٹ کی مہم کو اسرائیلی حکومت پر دباؤ ڈالنے کا قانونی طریقہ سمجھتے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے بائیکاٹ کی مہم دنیا بھر کی یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں میں بہت تیزی کے ساتھ مقبول ہو رہی ہے۔ اس رپورٹ کے ...

پاپوانیوگنی میں طلبہ پر پولیس کی فائرنگ کے بعد فسادات پھوٹ پڑے

4 افراد ہلاک، 38 زخمی، طلبہ کرپشن الزامات پر وزیر اعظم کیخلاف مظاہرہ کر رہے تھے

پورٹ مورسبی (نیٹ نیوز) جزیرہ نما ملک پاپوانیو گنی میں طلبہ کے مظاہرے پر پولیس کی فائرنگ کے بعد فسادات پھوٹ پڑے۔ دنگوں میں 4 افراد ہلاک اور 38 افراد زخمی ہو گئے، جن کا پورٹ مورسبی جنرل اسپتال میں علاج جاری ہے۔ واضح رہے کہ طلبہ تنظیموں نے کرپشن الزامات پر وزیر اعظم پیٹر اونیل کے خلاف بڑا مظاہرہ کیا تھا۔ مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے پولیس نے فائرنگ کی، جبکہ آنسو گیس کا بھی استعمال کیا گیا۔ اس کے بعد دارالحکومت کے مختلف مقامات پر پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔



عراق کے دارالحکومت بغداد میں خودکش دھماکے سے پھیلنے والی تباہی

بیلجیم میں برسلز حملوں کے الزام میں ایک اور مشتبہ شخص گرفتار

فضائی آلودگی میں خطرناک اضافہ، سالانہ 70 لاکھ افراد مرنے لگے

2014 میں آلودہ شہروں کی تعداد 1600 تھی، جواب بڑھ کر 3000 ہو گئی

سپین میں منی لانڈرنگ کے الزام میں 30 مشتبہ افراد گرفتار

بم کی افواہ پر مصری طیارے کی ازبکستان میں ہنگامی لینڈنگ

سعودی عرب میں 29 پاکستانیوں سمیت 823 غیر ملکی گرفتار

گرفتار شدگان میں 3 یو پی باشندے، 2 انڈونیشیائی، 6 فلپائنی اور 18 افریقی بھی شامل ہیں

مکہ مکرمہ عمرہ زائرین، امن وامان کیلئے جدید ترین طیاروں کا استعمال

بھارت میں طلبہ میں خودکشی کے رجحان میں اضافہ

امریکہ میں بیگ میں رکھے مصنوعی دل کے سہارے زندہ رہنے والا نوجوان

صومالیہ میں ایک حملے میں 60 ایتھوپیائی فوجی ہلاک



ہفتۂ کشمیر



ہفتۂ فلسطین



ہفتۂ عراق و شام



ہفتۂ افغانستان

افاداتِ اکابر

اسلام کا قانون رحمت وعدل

اسلام میں تو کفار کی قسمیں ہیں (۱) عربی کافر (۲) ذمی کافر (۳) مستامن کافر (۴) مرتد کافر، سب کے الگ الگ احکام ہیں، پھر اسی طرح مملکتوں کی اقسام ہیں (۱) دارالاسلام (۲) دارالحرب (۳) دارالامان، سب کے علیحدہ علیحدہ شرعی احکام ہیں، بسا اوقات ان احکام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے شبہات پیدا ہوتے ہیں، جو کافر میدانِ جنگ میں مسلمانوں سے معرکہ آراء ہوں ان کے ساتھ اسلام کا رویہ نسبتاً شدت آمیز ہے اسی طرح وہ کافر جو اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں اور سازشیں کرنے میں مصروف ہوں ان کے حق میں اسلام کا رویہ سخت ہے اور بلاشبہ اس موقعہ پر شدت و سختی ہی سراپا حکمت اور عین مصلحت ہے، جب ایک مسلمان زانی کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولا تاخذکم بھما رافة فی دین اللہ

اور دیکھو! زانی مرد وعورت پر اللہ کے دین کا حکم نافذ کرتے وقت تمہیں ان پر ترس نہیں آنا چاہئے

تو مفسد کفار کے حق میں شفقت ورواداری کیونکر جائز ہوسکتی ہے؟ جب کبار صحابہ اور بدری صحابہ کے بارے میں مکمل مقاطعہ کا حکم شرعاً واجب ہوسکتا ہے تو کفار ومرتدین کے بارے میں اگر صحیح سزا کی قدرت نہ ہو تو بدرجہ مجبوری ان کے ساتھ مقاطعہ کیوں اسلامی اصول کے خلاف ہے؟ درحقیقت اسلام کی تمام سزائیں نہ صرف یہ کہ عدل وانصاف کے فطری اصول پر مبنی ہیں بلکہ خود مجرم کے حق میں عین رحمت اور سراپا حکمت ہیں، تا کہ اسے غور وفکر کا موقع ملے اور اسلام جیسی نعمت سے محروم ہو کر ابدالآباد تک عذاب الٰہی میں گرفتار نہ ہو۔ (بصائر وعبر: ص ۳۳،۳۴)

معارفِ جہاد

قادیانیوں پر تھوکنا

اے مسلمانو! اگر ہم سے آقا مدنی ﷺ کی نسبت چھن گئی تو پھر ہماری جھولی میں کیا رہ جائے گا...... کس قدر دردناک عذاب ہے کہ ہم آقا مدنی ﷺ کی نسبت سے محروم ہو کر کسی کذاب کی طرف منسوب ہو کر مریں...... تھوک دو ہر قادیانی پر اور قادیانیوں سے نرمی کرنے والوں پر تھوک دو ہر ملعون گوہر شاہی اور ہر یوسف کذاب پر...... مسلمانو! مر جانا، کٹ جانا اور جل جانا برداشت کرلو مگر ختم نبوت کے تاج کی طرف اٹھنے والا کوئی ہاتھ برداشت نہ کرو...... (رنگ ونور جلد ۵: ص ۲۷۹)

درندے کا دل

بے نمازی کا دل ایک درندے کے دل سے زیادہ حریص اور زیادہ ظالم ہوجاتا ہے...... بے نمازی خود کو مسلمان کہہ کر کس بے دردی سے اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں...... کس بے دردی سے مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں اور کس بے حیائی سے کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں...... اللہ کے بندو! اس اُمت کو بچانا ہے تو اسے نماز پر اور جہاد پر لانا ہوگا...... ورنہ کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ کون اپنا ہے اور کون غیروں کا ایجنٹ...... (رنگ ونور جلد ۵: ص ۲۸۲)

عہدِ زریں

طرابلس کے بعد تیونس کی طرف پیش قدمی

تذکرہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

جس وقت مسلمان حضرت عبداللہ بن سعد کی قیادت میں مصر کے شہر فسطاط سے روانہ ہو کر برقہ پہنچے اور وہاں سے انہوں نے طرابلس کی طرف رخ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں طرابلس میں موجود شورش کو ختم کرادیا اور بارو گرد طرابلس مسلمانوں کے زیر نگین آگیا۔

اس کے بعد مسلمانوں کا یہ لشکر تیونس کی طرف روانہ ہوا، جسے قدیم زمانے میں افریقہ کہا جاتا تھا۔ اس وقت یہ ملک رومیوں کے زیر قبضہ تھا، جہاں انہوں نے لوگوں کا جینا مشکل بنا رکھا تھا، عوام الناس کو ذلیل مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی بطور سزا لوگوں کی گردنیں اُڑا دی جاتی تھیں۔

ان حالات میں جب مسلمان وہاں پہنچے تو یہ علاقہ بھی آہستہ آہستہ مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہونا شروع ہوا اور بالآخر وہاں اسلامی پرچم لہرانے لگا!

☆......☆......☆



تابندہ ستارے

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

40

ابو حفصہ

بانیاس کے محاصرے میں سلطان کے چھوٹے بھائی نصرت الدین امیر امیراں کی ایک آنکھ شہید ہوگئی تھی۔ نورالدین نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا:

''میرے مجاہد بھائی اگر تم کو معلوم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بہشت میں کیا کیا نعمتیں جمع کر رکھی ہیں تو تم اپنی دوسری آنکھ بھی راہِ خدا میں دینے کی تمنا کرنے لگو۔''

فتح کے بعد سلطان نے چند دن بانیاس میں قیام کیا اور عیسائی قیدیوں کو اسد الدین شیرکوہ کی حفاظت میں دمشق کی طرف روانہ کردیا۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھا کہ کچھ عیسائی اُمراء نے جمع ہو کر اس پر حملہ کردیا۔ اس سے ان کا مقصد عیسائی قیدیوں کو چھڑانا تھا۔ شیرکوہ اپنے محافظ دستۂ فوج کو ساتھ لے کر حملہ آوروں کے مقابلہ پر ڈٹ گیا اور باقی فوج کو قیدیوں اور مال غنیمت کی حفاظت پر مامور کردیا۔ تین چار گھنٹے کی شدید لڑائی کے بعد عیسائی بھاگ کھڑے ہوئے۔ شیرکوہ نے دو کوس تک ان کا تعاقب کیا اور ڈیڑھ سو کے قریب حملہ آور گرفتار کرلیے۔ ان کے علاوہ بہت سا مال غنیمت بھی اس کے ہاتھ لگا اور وہ مظفر ومنصور دمشق میں داخل ہوا۔ سلطان نے اس معرکہ کی خبر سن کر کمال خوشنودی کا اظہار کیا اور شیرکوہ کو مبارکباد دی۔

جمادی الآخر ۵۵۳ھ میں شاہ فرانس نے سلطان سے دوبارہ صلح کے لیے خط وکتابت شروع کردی۔ سلطان نے محسوس کیا کہ شاہِ فرانس صلح کے پردے میں اپنی جنگی تیاریوں پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے چنانچہ اس نے صلح نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کردیا اور ایک مضبوط فوج کو عیسائیوں کی سرحد پر چھوڑ کر خود غزہ سے ہوتا ہوا ۳۱ جب ۵۵۳ھ کو حلب پہنچ گیا۔

☆......☆......☆

سلطان کی شدید علالت

رمضان المبارک ۵۵۳ھ/۱۱۵۸ء کے دوسرے عشرہ میں سلطان نورالدین سخت علیل ہوگیا۔ یہاں تک کہ اس کو اپنے بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ چنانچہ وہ شہر حلب سے اٹھ کر قلعہ میں چلا گیا اور ارا کین سلطنت کے مشورہ سے امیر امیراں نصرت الدین کو اپنا جانشین مقرر کیا اور شیرکوہ کو اس کی نیابت کی وصیت کر کے دمشق میں رہنے کی ہدایت کی۔

چونکہ دمشق پر عیسائیوں کے حملے کا خدشہ تھا، شیرکوہ سلطان کے حکم کے مطابق اسی وقت دمشق چلا گیا۔ عیسائیوں کو سلطان کی شدید علالت کا علم ہوا تو انہوں نے بالڈون ثالث شاہ یروشلم کی سرکردگی میں قیصاریہ کا محاصرہ کرلیا۔ حاکم قیصاریہ نے بڑی بہادری سے ان کا مقابلہ کیا اور پندرہ دن تک ان کو قلعہ کے نزدیک پھٹکنے تک نہ دیا۔ اسی اثنا میں شیرکوہ ایک زبردست فوج کے ساتھ اہل قیصاریہ کی مدد کے لیے پہنچ گیا اور صلیبی لشکر ناکام ونامراد انطاکیہ کی طرف چلا گیا۔ اسی زمانے میں ایک فرانسیسی فوج نے شیزر پر حملہ کردیا چونکہ شیزر کی فصیل گزشتہ زلزلہ سے منہدم ہوچکی تھی اس لیے فرانسیسیوں کو اپنی کامیابی کا پورا یقین تھا لیکن حسن اتفاق سے اسمٰعیلیوں نے اطراف و جوانب سے جمع ہو کر فرانسیسیوں کی مزاحمت کی اور چند جھڑپوں کے بعد ان کو پسپا کردیا۔ انہی ایام میں دو عیسائی حکمرانوں کے درمیان لڑائی چھڑ گئی۔ مینوئل شاہِ قسطنطنیہ ایک زبردست فوج کے ساتھ انطاکیہ پر حملہ آور ہوا اور ریجینالڈ والی انطاکیہ کو شکست دے کر واپس چلا گیا۔

سلطان کے ایام علالت میں امیر امیراں نصرت الدین اور مجد الدین قلعہ دار حلب کے درمیان ناچاقی پیدا ہوگئی۔ یہ جھگڑا شاید طول پکڑ جاتا لیکن اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے سلطان کو صحت دے دی اور اس نے اس معاملہ کو بطریق احسن سلجھا دیا۔ شیرکوہ کو سلطان کی شفایابی کی اطلاع ملی تو وہ اس کو مبارکباد دینے کے لیے فوراً حلب پہنچا۔ سلطان نے اس کا شکریہ ادا کیا اور قیصاریہ اور دمشق کے دفاع کے لیے اس کی کوشش کی تعریف کی۔

فتح شیزر

صحت یابی کے بعد سلطان نے سب سے پہلے کام یہ کیا کہ اسد الدین شیرکوہ کو ایک مضبوط فوج کے ہمراہ شیزر کی طرف روانہ کیا کیونکہ عیسائی کئی مہینوں سے اس پر دانت تیز کر رہے تھے۔ قلعہ شیزر حماۃ سے نصف منزل کے فاصلے پر ایک پہاڑی پر واقع تھا۔

اس کے تین طرف اونچے اونچے پہاڑ تھے اور چوتھی طرف اورنٹس کا مواج دریا تھا اس کے آگے ایک طویل سرنگ تھی جس کے بعد ایک گہری خندق تھی۔ اہل شیزر نے اس پر لکڑی کا ایک پل بنا رکھا تھا اور اسی کے ذریعہ شیزر میں آمد ورفت ہوسکتی تھی۔ باوجود ایک قدرتی محفوظ قلعہ ہونے کے اس کو عیسائیوں کی طرف سے سخت خطرہ پیدا ہوگیا تھا کیونکہ گزشتہ سال کے زلزلے میں اس کے حکمران تاج الدولہ بن ابی العساکر کی موت کی وجہ سے وہاں کے نظام حکومت میں ابتری پیدا ہوگئی تھی۔ سلطان نورالدین یہ کبھی گوارا نہ کرسکتا تھا کہ اس اہم قلعہ پر عیسائی تسلط جمالیں اور اس کے لیے مستقل دردسری کا باعث بن جائیں۔

اسی خطرہ کا تدارک کرنے کے لیے اس نے شیزر پر قبضہ کرنے کا ارادہ کرلیا۔ شیرکوہ شیزر کے قریب پہنچا تو اہل شہر نے بغیر کسی حیل وحجت کے سلطان کی اطاعت قبول کرلی۔ شیرکوہ نے شہر میں داخل ہو کر اس کی شہر پناہ کو از سر نو تعمیر کرایا اور نورالدین کے حکم کے مطابق مجد الدین ابن الدایہ کو وہاں کا حاکم بنا کر واپس آگیا۔

☆......☆......☆

روشن ماضی

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

2

ابو محمد



اس تحریک کا اصل مرکز ایران رہا، بنی امیہ کی خلافت کو مٹانے اور عباسی تحریک کو کامیاب بنانے میں ایرانیوں نے بڑی جان توڑ کوشش کی تھی چنانچہ جب عباسی دورِ خلافت شروع ہوا تو شیعیت کی بہت سی تحریکیں اُٹھ کھڑی ہوئیں، اللہ پر ایمان لاؤ اور عمل صالح کرو۔

ایرانیوں کو حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کی تلواروں نے خاک میں ملا دیا تھا انہوں نے مجبوراً اسلام قبول کرلیا تھا مگر ان کے دل سے ابھی اپنی شاندار حکومت کے مٹنے کا درد نہیں مٹا تھا، اب ان کو موقع ملا تو انہوں نے اپنے عقائد کی ترویج اسلام کی صورت میں کرنی شروع کردی اپنے مسلمان ہونے کا فریب دے کر انہوں نے اسلام کے سیدھے سادھے اصولوں میں یقین رکھنے والے اور دین حنیف پر ایمان رکھنے والے موحد مسلمانوں کے سامنے فلسفہ اور علم کلام کے بت گھڑ کر کھڑے کردیے

تمدن، تصوف، شریعت، کلام
بتانِ عجم کے پجاری تمام!

(اقبالؒ)

نتیجہ یہ ہوا کہ یہ سیدھا سادہ مومن اور تلوار کا دھنی مجاہد، حقیقت اور معرفت کے مقامات کھوجنے میں لگ گیا۔

عجم کے خیالات میں کھو گیا
یہ سالک مقامات میں کھو گیا

(اقبالؒ)

خلیفہ مامون کے دورِ خلافت میں اسی طرح کی ایک تحریک معتزلہ نے زور پکڑا۔ اس نے دین میں نئے نئے بے بنیاد مسائل پیدا کردیے۔ مامون کی ماں ایرانی نسل سے تھی اس لئے اس پر ایرانی شیعوں اور معتزلہ کا اثر بہت بڑھ گیا۔ اس نے تلوار کے زور سے ان فاسد عقائد کو منوانے کی کوشش کی۔ لیکن اس وقت حق پرست لوگوں کی بھی ایک جماعت موجود تھی، یہ محدثین کرامؒ تھے، جن کی زندگی کا مقصد احیائے سنت اور ردِ بدعت تھا۔ یہ لوگ معتزلہ کے عقائد وافکار کے خلاف صف آراء ہوگئے۔ اس جماعت کے ہیرو حضرت امام احمد بن حنبلؒ تھے۔

خلیفہ مامون کے زمانے میں معتزلہ کا پیدا کیا ہوا سب سے خطرناک مسئلہ ''خلقِ قرآن'' کا تھا۔ یہ ایسا فتنہ تھا جس نے اسلام میں بہت بڑا رخنہ ڈال دیا تھا ان کا کہنا تھا کہ قرآن اللہ کی مخلوق ہے اور دنیا کی اور چیزوں کی طرح اس کو بھی ایک نہ ایک دن فنا ہوجانا ہے (کل من علیھا فان) اس بات کو اتنی اہمیت دی گئی کہ کتنے ہی صاحب عزیمت مسلمانوں کا خون بہا دیا گیا۔

ذرا سی بات تھی اندیشۂ عجم نے اسے
بڑھا دیا ہے فقط زیب داستاں کے لیے

(اقبالؒ)

اپنی خلافت کی آخری زمانے میں مامون نے اس معاملے میں بہت شدت اختیار کرلی۔ خلق قرآن کے عقیدے کی جبری تبلیغ واشاعت کا کام شروع کیا، اس فتنہ کی اصل جڑ معتزلہ کا ایک رکن احمد بن ابی داؤد تھا۔ یہ معتزلہ کے عالم برغوث سے کچھ باتیں سیکھتا اور ان کی تشہیر کرتا تھا۔ اس نے اپنی چالاکی سے خلیفہ مامون کو اس کا معتقد بنالیا تھا۔ ۲۱۸ھ/۸۳۳ء میں مامون نے یہ اعلان کردیا کہ جو لوگ خلق قرآن کا اقرار نہیں کریں گے ان کو سخت سزا دی جائے گی۔

اس مسئلہ میں مامون کو اتنی ضد پیدا ہوگئی تھی کہ اس کو رومیوں سے جنگ کرنے رقہ جانا پڑا تو وہاں بھی اس بات کو نہیں بھولا اور اپنے قائم مقام حاکم بغداد اسحاق بن ابراہیم کو خط لکھا کہ لوگوں سے زبردستی خلق قرآن کا اقرار لیا جائے۔ چنانچہ اس نے تمام علماء، فقہاء اور محدثین کو مجلس میں بلالیا اور ان سے پوچھا: کیا قرآن اللہ کا کلام ہے یا اس کی مخلوق؟

عزیمت والے لوگوں نے کہا: بیشک قرآن اللہ کا کلام ہے۔

اسحاق بن ابراہیم خود ''خلقِ قرآن'' کا معتقد تھا۔ وہ اس عقیدے کی تبلیغ بھی کرتا تھا۔ اس نے حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے کہا: احمد! تم اپنی تقریروں میں یہ آیت پڑھتے ہو لیس کمثلہ شیء یعنی اس جیسی کوئی چیز نہیں اس سے تمہاری کیا مراد ہے؟

امام احمدؒ نے بلاخوف وجھجک فرمایا: اس سے میری مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن ہے۔ اس لئے کہ کوئی کتاب اس جیسی نہیں ہے۔ کوئی اس میں زیر زبر کا بھی اضافہ نہیں کرسکتا۔

☆......☆......☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

جب سفر کو روانہ ہونے لگے تو یہ پڑھے:

اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ماترضی، اللھم ھون علینا سفرنا ھذا و اطولنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر و الخلیفة فی الا ھل اللھم انی اعوذبک من وعثاءِ السفر وکابة المنظر وسوءِ المنقلب فی المال والا ھل واعوذبک من الحور بعد الکور ودعوة المظلوم (مشکوٰۃ از مسلم)

اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جن سے آپ راضی ہیں، اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما دے اور اس کا راستہ جلدی طے کرادے، اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے گھربار کا کارساز ہے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، سفر کی مشقت اور گھربار کی میں بری واپسی سے اور بری حالت کے دیکھنے سے اور بننے کے بعد بگڑنے سے اور مظلوم کی بددعاء سے۔

فائدہ: سفر کو روانہ ہونے سے قبل اپنے گھر میں دو رکعت نماز نفل پڑھنا بھی مستحب ہے۔ (کتاب الاذکار نووی)

فائدہ: جب بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر پڑھے اور جب بلندی سے نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے اور جب کسی پانی بہنے کے نشیب میں گزرے تو لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے اگر سواری کا پیر پھسل جائے (یا ایکسیڈنٹ ہوجائے تو) بسم اللہ کہے۔ (حصن)

بحری جہاز یا کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے:

بسم اللہ مجرھا ومرسھا ان ربی لغفور رحیم وماقدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامة والسموت مطویات بیمینہ سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون۔

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا پروردگار ضرور بخشنے والا ہے مہربان ہے اور کافروں نے خدا کو نہ پہچانا جیسا کہ اسے پہچاننا چاہیے حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک ہے اور اس عقیدہ سے برتر ہے جو مشرک شرکیہ عقیدے رکھتے ہیں۔ (حصن حصین)

جب کسی منزل یا ریلوے اسٹیشن یا موٹر اسٹینڈ پر اترے تو یہ پڑھے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شرما خلق (مسلم)

اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

اس کے پڑھ لینے سے کوئی چیز وہاں سے روانہ ہونے تک انشاء اللہ ضرر نہ پہنچائے گی۔

جب وہ بستی نظر آئے جس میں جانا ہے تو یہ پڑھے:

اللھم رب السموت السبع وما اضللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک خیر ھذہ القریة وخیر اھلھا ونعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا

اے اللہ! جو ساتوں آسمانوں اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو آسمانوں کے نیچے ہیں اور جو ساتوں زمینوں کا اور ان سب چیزوں کا رب ہے جو ان کے اوپر ہیں اور جو شیطانوں کا اور ان سب کا رب ہے جن کو شیطانوں نے گمراہ کیا ہے اور جو ہواؤں کا اور ان چیزوں کا رب ہے جنہیں ہواؤں نے اڑایا ہے سو ہم تجھ سے اس آبادی کی اور اس کے باشندوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں اور اس کے شر سے اور اس کی آبادی کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جو اس کے اندر ہیں۔

☆......☆......☆

عجائب قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون: ۱۴)

ابن عرس

یعنی نیولا یہ جانور لمبا اور دبلا ہوتا ہے چوہے کا دشمن ہے چوہے کے سوراخ میں جا کر شکار کرتا ہے اور زیور اور جوہرات کو بہت پیار کرتا ہے ان کو چرا کرلے جاتا ہے۔ نہنگ کا دشمن ہے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالتا ہے۔ کہتے ہیں کہ نہنگ ہمیشہ منہ کھولے رہتا ہے یہ اس کے منہ کی راہ سے پیٹ میں جا کر اس کی انتڑیوں کو چبا چبا کر کھاتا ہے جب نہنگ مرجاتا ہے اس کے پیٹ سے باہر نکلتا ہے، نیز سانپ کا بھی دشمن ہے اور جب سانپ سے لڑنے جاتا ہے تو اول تلی جو ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے کھالیتا ہے اس باعث سے سانپ کا زہر موثر نہیں ہوتا اور سانپ جب اس گھاس کی بو پاتا ہے ضعیف ہوجاتا ہے اور یہ اس پر غالب آجاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک چوہا اس کے روبرو سے بھاگا اور درخت پر چڑھ گیا اس نے بھی اس کا تعاقب کیا، چوہا درخت کی پھنگ پر پہنچا اور بیچارے کو جب کوئی مقام بالاکانہ ملا تو ایک پتے کو دانتوں میں دبا کر لٹک گیا آخر جب نیولا اس پتے پر نہ پہنچ سکا اور عاجز ہوا تو چلایا اس وقت اس کا نر آ پہنچا تب اس نے اس پتے کو جس پر چوہا تھا کاٹ ڈالا اور وہ چوہا مع پتہ گر پڑا پس نیچے سے دوسرے نے اس کا شکار کیا۔

خواص:

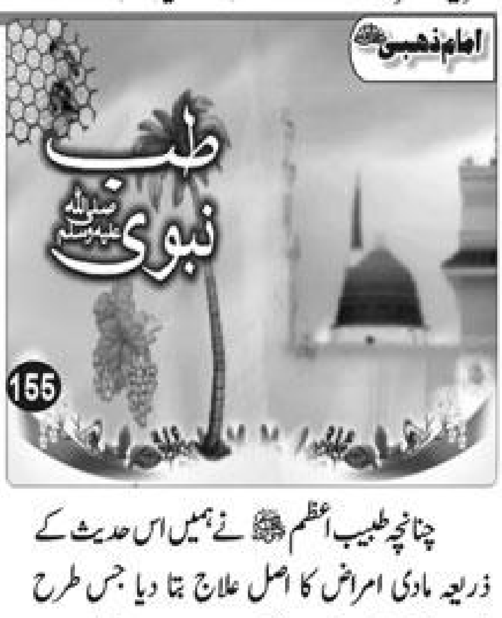
اس کا دماغ آنکھ میں لگانا تیرگی دور کرتا ہے۔ شیخ الرئیس کہتا ہے کہ اس کا گوشت باندھنا درد مفاصل کو نافع ہے اس کی چربی اگر دانتوں میں مل جائے سب دانت گر جائیں اور اگر کسی لکڑی میں اس کو ملیں یہاں تک کہ وہ چربی اس لکڑی میں جذب ہوجائے بعد اس کے اس لکڑی سے آہستہ آہستہ مسواک کریں سب دانت بسہولت گر جائیں۔ اگر لڑکوں کے مسوڑھوں میں اس کی چربی ملیں تو دانت تو دانت بہت جلد بے تکلیف ہموار اور کشادہ نکلیں گے اس کا خون محلل خنازیر ہے اور سرگین اس کا زخم کے خون جاری کو بند کرتا ہے۔

☆......☆......☆

طب نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ

155



چنانچہ طبیب اعظم ﷺ نے ہمیں اس حدیث کے ذریعہ مادی امراض کا اصل علاج بتا دیا جس طرح آپ ﷺ نے اس فرمان کے ذریعہ سادہ امراض کا علاج سکھا دیا، فرمایا کہ: ''بخار کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہوتی ہے لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی رگ ہفت اندام میں تیر آ لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک تیر کی پیکان کے ذریعہ اس کو داغ دیا، پھر ان کے ہاتھ میں ورم ہوگیا تو آپ ﷺ نے دوبارہ اسے داغ دیا۔'' (مسلم)

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: '' رسول کریم ﷺ نے داغنے سے منع فرمایا، (راوی) کہتے ہیں ہم مبتلا ہوئے تو ہم نے زخم کو داغ دیا تو نہ ہم کامیاب ہوئے اور نہ ہمیں فائدہ ہوا۔'' (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ستر ہزار افراد بے حساب وکتاب جنت میں داخل ہوں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو جھاڑ پھونک نہیں کرواتے تھے، بدشگونی نہیں لیتے تھے اور داغ نہیں لگواتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

مذکورہ احادیث میں چند الفاظ کی وضاحت کی جاتی ہے، چنانچہ لفظ ''محجم'' میم کے کسرہ کے ساتھ، حجام کے نشتر کو بھی کہتے ہیں اور اس آلہ کو بھی جس میں سینگی کا خون جمع ہوتا ہے اور ''لذعة'' ذال نقطہ دار اور عین بے نقطہ کے ساتھ ہے، اس سے مراد معمولی طور پر آگ سے جلاتا ہے اور ''اکحل'' بازو کے وسط میں ایک رگ ہوتی ہے جس پر فصد کیا جاتا ہے اور ''مشقص'' میم کے کسرہ کے ساتھ ایک لمبے تیر کو کہتے ہیں جو عریض نہ ہو۔ کیونکہ عریض ہو تو اسے ''معبلة'' کہتے ہیں اور ''حسمہ'' کا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے داغ کے ذریعہ ان کا خون بند کیا اور ''لایسترقون'' کا معنی ہے کہ وہ کسی سے جھاڑ پھونک کا نہیں کہتے تھے اور ''لایتطیرون'' کا معنی ہے کہ وہ بدشگونی نہیں کرتے تھے، یہ لفظ ''شوم'' سے ماخوذ ہے جو ''یمن'' بمعنی برکت کا متضاد ہے۔ بہرکیف! یہ تمام احادیث مبارکہ ایسی ہیں کہ ان میں سے کچھ تو داغنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ عدم جواز پر!

☆......☆......☆

الادب و الادیب



لا الہ الا اللہ

جہانِ فکر و نظر، لا الہ الا اللہ
متاعِ اہل خبر، لا الہ الا اللہ
یہ ذکر حق کی متاع عزیز کیا شے ہے
نہیں کسی کو خبر، لا الہ الا اللہ
زہے نصیب یہ دولت اگر مجھے مل جائے
ہو لب پہ شام و سحر، لا الہ الا اللہ
نجوم وشمس وقمر بھی فریب دے نہ سکے
خلیل کی ہے نظر، لا الہ الا اللہ
کہیں بھی بحر معاصی میں غرق ہوجاتے
نہ ہوتا ساتھ اگر، لا الہ الا اللہ
ہر ایک ذرہ ہے مصروف یاد حق کیفی
وہ برگ ہو کہ شجر، لا الہ الا اللہ

(محمد زکی کیفی)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج بخیریت ہونگے اور القلم کی ترقی وخوبصورتی کے لیے محنت میں لگے ہونگے۔ یہ القلم میں کام کرنے والوں اور حضرت امیر محترم کے اخلاص کی برکت ہے کہ ہر کوئی اس اخبار کو حد سے زیادہ چاہتا ہے۔

اور چاہے بھی کیوں نہ کہ اس میں تقریباً دین کا خلاصہ آجاتا ہے اور اس پیارے اخبار میں دین کی سربلندی کو پانے کی دعوت ہوتی ہے اور طریقہ بھی ہوتا ہے۔ اس میں جہاد کو حقیقی معنوں میں بیان کیا جاتا ہے اور فتنوں کا گلہ گھونٹا جاتا ہے۔ بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی ناصر ہو۔

والسلام

(عبدالمعیز، بہاولپور)

طلحہ السیف — السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

امریکہ......

امریکا کے شہر ''اورلینڈو'' میں لبرل دنیا کی سب سے لاڈلی مخلوق اور ویسے دنیا کی سب سے گندی مخلوق کے کلب پر حملہ ہوا۔ پچاس سے زائد لوگ مارے گئے اور اتنے ہی زخمی ہوئے۔ حملہ آور افغان شہری بتایا گیا جس کا والد سیاستدان ہے، صدارتی امیدوار ہے، ٹی وی چینل پر اینکر ہے اور سی آئی اے کا اعلانیہ ایجنٹ ہے۔ وائٹ ہاؤس میں آمدورفت بھی رکھتا ہے اور امریکی آفیشلز کا دم چھلا ہے۔ شکل اور عمل دونوں سے ہی ملالہ یوسف زئی کے والد کے مشابہ ہے۔ حملہ آور عمر متین ایک سیکیورٹی آفیسر تھا۔ کچھ عرصہ قبل ایف بی آئی نے دو بار اس سے داعش اور دیگر جہادی جماعتوں کے ساتھ تعلق کے حوالے سے تفتیش بھی کی مگر معاملات صاف ہونے کی وجہ سے واچ لسٹ پر نہ رکھا بلکہ اس تفتیش کے بعد اس ریاست کے محکمہ داخلہ نے اسے اسلحہ رکھنے کا لائسنس بھی جاری کیا۔ عمر متین کے والد کے مطابق اسے ہم جنس پرستوں کو دیکھ کر شدید غصہ آتا تھا اور وہ کئی بار ان سے اُلجھ بھی چکا تھا۔ امریکی محکمۂ داخلہ اور سیکیورٹی ایجنسیاں اب اس حملے کے ہر پہلو پر تحقیق کررہی ہیں۔ ایک فون کال کا دعویٰ تو کردیا گیا ہے [illegible]

[illegible] ۔اسی اعتماد کی بناء پر وہ اس قدر اہم اجتماع کے موقع پر جس میں جنرلز اور اعلیٰ سیاسی و سفارتی اہلکار مدعو تھے

سیکیورٹی کے فرائض پر مامور تھا اور اس نے موقع دیکھ کر اپنا کام کردیا اور جام شہادت نوش کیا۔ امریکہ خود اور اس کا حاشیہ بردار میڈیا نہ تو افغان قوم کے مزاج کو پوری طرح سمجھ پائے ہیں اور نہ افغان سرزمین کی خاصیات کو۔ وہ افغانستان میں جس قدر ظلم کرچکے ہیں، جس قدر حقوق پامال کرچکے ہیں اور جس قدر بے گناہوں کا خون بہا چکے ہیں افغان قوم کے فرزند کس کس روپ میں انتقام کی آگ سینوں میں دبائے پھر رہے ہیں اس کا انہیں اندازہ نہیں ہورہا۔ اسی طرح وہ امارت اسلامیہ کو صرف ایسی تحریک سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہیں جس کی جڑیں صرف ایک طبقے تک محدود ہیں اور مدارس کے طلبہ وملّا کے علاوہ کسی اور کی شمولیت کا امکان ہی ذہن سے نکال بیٹھے ہیں اس لئے ایسی ایسی جگہ سے چوٹ کھا رہے ہیں جس کا انہیں قطعاً اندازہ نہیں۔

امارت اسلامیہ نے جس انداز میں ملک پر حکمرانی کی، یہ لبرلز اس کے اثرات کا اندازہ میڈیا پر آنے والے لوگوں کی باتوں سے کبھی نہیں لگا سکتے۔ امارت اسلامیہ کی جڑیں افغانستان کے ہر شعبے اور ہر طبقے میں بہت گہرائی تک سرایت کی ہوئی ہیں اور امریکا نیٹو اور افغان حکومت کے خلاف ہونے والی تمام بڑی [illegible]

[illegible] کا ردعمل اب مسلسل ان کی سرزمین پر کارروائیوں کی صورت میں سامنے آرہا ہے۔ مسلمان ایسے مواقع پر براہ

ت اور اظہار افسوس وندامت کے چکروں میں پڑنے کی بجائے انہیں یہ باور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں کہ یہ ردعمل ہے۔ اگر اس باعث بننے والا عمل روک دیا جائے تو ان کے اپنے شہری بھی سکون کی نیند سوسکیں گے ورنہ موقع بہ موقع یہ عمل جاری رہے گا۔ ایسے میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے سے کیا امریکا کی پالیسیاں بدل جائیں گی؟......

بہت سے لوگ اس کارروائی کے پیچھے بھی سازش تلاش کرلائے ہیں کہ یہ ٹرمپ کو صدر بنائیں گے تاکہ وہ اسلام کا صفایا کرے۔

ایسے عقلمندوں پر ہنسی آتی ہے۔

کیا متعصب بش کے بعد معتدل سمجھے جانے والے اوبامہ کے آنے سے کوئی پالیسی بدلی؟......

کیا ہیلری صدر بن کر پالیسی بدل دے گی؟......

یہی وہ باتیں ہیں جو ہندوستان میں نریندر مودی کے اقتدار میں آنے کے موقع پر کی جارہی تھیں......

اور بعض لوگ اب اس رخ پر سرگرم ہوجائیں گے کہ بس سارے مسلمان برداشت اور مذمت کریں تاکہ امریکا اور یورپ کے رہنے والوں پر کوئی وبال نہ آئے تو کیا وہ لوگ پہلے بھی وضاحتوں [illegible]



روزہ اور تقویٰ

کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (رواہ الحاکم وصححہ من حدیث حذیفۃ رضی اللہ عنہ وتعقبہ الذھبی فقال اسحاق رواہ وعبدالرحمٰن ھو الواسطی ضعفوہ، ورواہ الطبرانی من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، قال الہیثمی وفیہ عبداللہ بن اسحاق الواسطی وھو ضعیف، مجمع الزوائد)

دوم: زبان کی حفاظت، کہ بیہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے، اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر وتلاوت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ: غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔ (صحاح ستہ)

سوم: کان کی حفاظت، کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم: بقیہ اعضاء کی حفاظت، کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے، اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم: افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ [illegible]

[illegible] اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: نظر، شیطان [illegible]

[illegible] ہے۔ (احیاء العلوم ج:۲۔ص:۱۶۸ ملخصا)

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

بہاولپور دورات

	۱	۲
دورہ تفسیر	11 جون	11 جون
دورہ اساسیہ		
دورہ تربیہ	03 جون	26 جون

مقام: جامع مسجد عثمان و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوب خادم (07.06.2016)

[illegible] تیلیوں کا ذخیرہ کریں.. خصوصاً وہ تیلیاں جو ہمارے پاس کم ہیں.. جہاد اور رمضان کا بڑا تعلق ہے.. قرآن اور رمضان میں بڑی دوستی ہے.. صلہ رحمی اور صدقہ کا رمضان سے گہرا رشتہ ہے.. نوافل اور رمضان کی پیاری جوڑی ہے.. اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم.. بہت مبارک، اس مہینے کی تو موت بھی بڑی مزیدار ہے..

والسلام

مکتوب خادم (08.06.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب مقام "مسجد" ہے.. جس مسلمان کا دل مسجد کی محبت سے سرشار رہتا ہو.. اور مسجد کی طرف بار بار لپکتا ہو.. وہ عرش عظیم کے سائے کا مستحق ہے.. یعنی سب سے عظیم دربار کا مقرب درباری۔ الحمدللہ جماعت کے اہم مقاصد میں سے ایک.. مساجد کی تعمیر، آبادی اور خدمت ہے.. اللہ تعالیٰ کا شکر ہے.. پچھلے سال جماعت کے دیگر کاموں کی طرح "مساجد" کے کام میں بھی ترقی اور برکت رہی.. مساجد کی تعمیر، مساجد کی مرمت، مساجد کے لئے پانی کی فراہمی اور مساجد کے کاغذات کی تکمیل پر تین کروڑ سینتالیس لاکھ اسی ہزار روپے خرچ ہوئے.. ہم الحمدللہ مساجد پر وہی پیسہ لگاتے ہیں جو مساجد کے لئے آتا ہے.. جہاد فنڈ یا زکوٰۃ وغیرہ ہرگز نہیں.. خوشی یہ ہے کہ پچھلے سال دس نئی مساجد کا کام شروع ہوا اکثر مکمل ہوگئیں اور بعض پر کام جاری ہے.. اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ترقی اسی طرح جاری رہی تو عنقریب ہر ماہ ایک نئی مسجد شروع ہوجایا کرے گی ان شاء اللہ.. ابھی چند دن پہلے کراچی کے ایک مخلص دوست نے دوبارہ ایک اور پوری مسجد کا ارادہ ظاہر کیا ہے.. اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطاء فرمائے.. بھائیو! کتنا اچھا لگتا ہے کہ.. کسی خالی پلاٹ پر اچانک مسجد بن جائے.. اور اس مسجد کے میناروں سے گونجے.. اللہ اکبر، اللہ اکبر.. لاالہ الا اللہ..

والسلام

مکتوب خادم (09.06.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ مالک ہے آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا

(آرزو) جو جگہ "مسجد" بن جاتی ہے وہ کتنے گناہوں سے بچ جاتی ہے اور کتنی نیکیاں وہاں ہوتی ہیں.. گنتی مشکل بلکہ ناممکن ہے.. الحمدللہ جماعت کی ترتیب میں پچھتر (75) مساجد آباد ہوچکیں دل بار بار مچلتا ہے کہ ایک سو کب ہوں گی اور تین سو تیرہ کب؟

(خوشخبری) ٹنڈو محمد خان سندھ میں جماعت کے رفقاء کی محنت رنگ لائی اور کل دو رمضان المبارک وہاں ڈیڑھ سو غیر مسلم افراد نے الحمدللہ جماعت کے زیر اہتمام اسلام قبول فرمایا.. ان سب کو دل کی گہرائی سے مبارک، اللہ تعالیٰ استقامت اور ترقی عطاء فرمائے

(شاندار پیشکش) جیب سے سو روپے نکالیں.. انہیں اپنا آخرت کا سرمایہ بنانے کی نیت کریں.. جماعت کے قریبی مکتبہ جاکر "جہاد کا بیانیہ" کے چار نسخے خرید لیں.. ایک خود رکھ لیں اور تین تقسیم کردیں.. دعوت جہاد کی خاطر اس کتابچے کی قیمت صرف "پچیس" روپے رکھی گئی ہے.. آپ کے سو روپے خود آپ کے لئے بہت قیمتی ہوجائیں گے اور آپ کے لئے آخرت کا راحت والا [illegible]

مکتوب خادم (10.06.2016)

[illegible]

مریض کی عیادت کو گئے.. مریض سخت بیمار تھے مگر خوش.. حال پوچھا تو شکر کرکے کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے حرم بلایا اس کا شکر.. اب بیمار کرکے بستر پر نماز کی تشکیل فرمادی.. میں اس پر بھی خوش اور راضی.. مالک کی مرضی جہاں نماز پڑھائے.. بزرگ نے سن کر فرمایا.. آپ کو تو حرم شریف کی پہلی صف میں نماز ادا کرنے والوں سے بھی زیادہ اجر مل رہا ہے.. بے شک شکرگزاری ہر عبادت سے بڑی عبادت ہے..

(واہ گرمی) آج کل لوگ کہتے ہیں آہ گرمی! بجلی کی وجہ سے حکومت بھی سخت بددعائیں کھارہی ہے.. گرمی واقعی سخت ہے مگر اس کے روزے بہت میٹھے ہیں.. خوب پیاس لگتی ہے.. نفس سرکش پامال ہوتا ہے.. انسان کی اکڑ ٹوٹتی ہے.. آپ نے دیکھا ہوگا کہ جس زمین میں بیج اگانا ہو اسے اچھی طرح توڑا پھوڑا جاتا ہے.. ہل چلا کر اسے پامال کیا جاتا ہے.. تب وہاں بڑی فصلیں اگتی ہیں.. ماربل والے فرش پر نہ پھل اگتے ہیں اور نہ پھول.. ہم بھی گرمی کے روزے سے جب ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں تو دل میں ایمان، اخلاص اور وفا کے بیج پھلتے پھولتے ہیں.. اور ہماری یہ مشقت ہمارے لئے آخرت کی راحت بن جاتی ہے.. اس لئے دل سے کہہ دیں واہ گرمی!

والسلام

مکتوب خادم (11.06.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کا بہترین گھر عطاء فرمائے

(دس دن) اگر ہمیں بتایا جائے کہ آپ نے اگلے ماہ دس دن فلاں جنگل یا صحراء میں گزارنے ہیں.. وہاں کے لئے رہنے اور کھانے پینے کا سامان آپ کو خود یہاں سے بھیجنا ہوگا.. جو بھیجنا ہو بھیج دیں.. غور کریں.. ہم ان دس دنوں کے لئے کیا کیا بھیجیں گے؟.. اللہ تعالیٰ بار بار سمجھاتے ہیں تمہیں اگلے گھر، اگلے جہان جانا ہے " وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ " اپنے لئے آگے سامان بھیجو.. مگر ہم اسی دنیا کو بنانے میں لگے رہتے ہیں جسے چند دن بعد چھوڑ جانا ہے..

(بے ساختہ) آج کل یہ دعاء بے ساختہ دل سے نکلتی ہے.. یا اللہ! آپ نے " وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ " کا حکم فرمایا کہ اپنے لئے آگے سامان بھیجو.. یا اللہ! اس حکم پر عمل آسان فرما.. اس پر عمل کی توفیق عطاء فرما..

(ماسک) ایک رپورٹ چھپی ہے " کیا امریکہ اب بھی دنیا کی قیادت کرتا ہے؟ ".. جواب تھا کہ حالات بہت بدل گئے ہیں امریکہ اب وہ نہیں جو افغانستان اور عراق کی [illegible]

مکتوب خادم (12.06.2016)

[illegible] ہے کہ اگر کسی ایک مسئلہ میں یہ بھی، کوئی برداشت کرلی جائے تو پھر.. دروازہ کھل جائے گا اور ہر کوئی کسی حکم کا انکار کرنا شروع کردے گا.. مگر ہائے افسوس! آج.. اللہ تعالیٰ کے "حکم جہاد" یعنی قتال فی سبیل اللہ کا کھلم کھلا انکار کیا جارہا ہے.. اس فریضے کو دین سے نکالا جارہا ہے.. بلکہ نعوذباللہ اسے جرم بنا کر پیش کیا جارہا ہے.. قتال فی سبیل اللہ پر قرآن مجید میں تقریباً ایک ہزار آیات ہیں.. ہزاروں احادیث اور حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک خون اور شہید دانت.. یہ صورتحال دیکھ کر دل پھٹتا ہے.. اور تو اور اب تو کئی دینی اجتماعات اور کئی دینی اداروں میں جہاد کا نام تک نہیں لیا جاتا.. اور اگر لیا بھی جاتا ہے تو انکار اور تحریف کے انداز میں.. اس لئے دین کی حفاظت کے لئے اس وقت "جہادی محنت" کی اشد ضرورت ہے.. دیوانو! کچھ جنون دکھاؤ، مہم بھی چھپکی جارہی ہے اور محنت بھی..

والسلام

مکتوب خادم (13.06.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ "عزیز ذوانتقام" ہے.. غالب، بدلہ لینے والا.. دیکھا آپ نے "مئی" میں جو ہنس رہے تھے وہ آج زار وقطار رو رہے ہیں، انہیں اپنے ڈرون حملے کی خوشی تھی.. مگر آج ان کو پچاس لاشیں اٹھانا پڑیں.. بے شک ظلم ضرور واپس لوٹتا ہے

(بیس ہزار) الحمدللہ دعوت جہاد کی قبولیت دیکھیں ''جہاد کا بیانیہ''.. دس ہزار ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور مزید دس ہزار سے زائد کی طلب بھی آگئی.. مخالفین جہاد اپنا سر پیٹیں

(دو رکعت) کبھی دل کی توجہ سے دو رکعت نماز شکر ادا کرکے.. اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں کہ اس نے ہمیں ایسی مبارک جماعت دی ہے.. پورا دین، سچا عقیدہ، افضل ترین عمل، اہل دل اور اہل قربانی کی صحبت.. اللہ تعالیٰ کا کتنا عظیم الشان احسان ہے کہ.. ہمیں جہاد کے انکار سے بچایا.. اگر ہم بھی جہاد کے منکر ہوتے تو کیا ایمان سلامت رہتا؟ عقیدۂ جہاد کی برکت سے گمراہ لوگ آپ کے قریب نہیں آتے.. نہ بالی وڈ والے نہ لالی وڈ والے.. یا اللہ! آپ ہی کا فضل ہے اور آپ ہی کا شکر

(پیشہ نہیں) جہاد ہمارا پیشہ نہیں ہے.. ہم تو اپنا اور امت کا ایمان بچانے کے لئے جہاد کی دعوت دیتے ہیں، جہاد کی آواز لگاتے ہیں.. بھائیو! اس محنت کی آج پوری اُمت کو ضرورت ہے.. اپنی ذات، ضروریات اور خواہشات کے خول سے باہر نکل کر ایسی جنونی محنت اُٹھاؤ کہ ہر طرف موسم بدل جائے.. آپس میں صلح کرو، مشورہ اور صلوٰۃ الحاجت سے روشنی اور قوت لو۔

والسلام

خادم

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆......☆......☆

مطلب نکل گیا تو پہچانتے نہیں

قلم تلوار — نوید مسعود ہاشمی

Naveedmasoodhashmi@gmail.com

ہم جیسے گناہ گار جو بات گزشتہ دس سالوں سے انہی صفحات پر لکھتے چلے آرہے تھے... وہی بات جمعرات کے دن وزیراعظم کے مشیر برائے خارجہ امور سرتاج عزیز نے ایک پریس بریفنگ میں کہہ ڈالی... فرمایا کہ ''امریکہ اور بھارت کی بڑھتی قربت اور دفاعی تعلقات پر تشویش ہے' امریکہ مطلب پرست دوست ہے... ہماری سیکورٹی کو اہمیت نہیں دیتا' ضرورت پڑنے پر ہمارے پاس آتا ہے... کام نکل جائے تو پوچھتا تک نہیں... مطلب نہ ہو تو امریکہ کا رویہ بدل جاتا ہے۔''

یہاں سرتاج عزیز امریکہ کو ''دوست'' قرار دینے کی پھر غلطی کر رہے ہیں... کاش کہ نائن الیون کے بعد اسلام آباد کے حکمرانوں نے امریکہ سے خوفزدہ ہوکر خارجہ پالیسیاں بنانے کی بجائے... اللہ کے خوف اور اپنے عوام سے مشورہ کرکے بنائی ہوتیں تو آج مشیر خارجہ کو یہ عبرتناک جملے نہ کہنا پڑتے کہ امریکہ مطلب پرست ''دوست'' ہے... کام نکل جائے تو پوچھتا تک نہیں۔

مطلب نکل گیا تو پہچانتے نہیں
جا رہے ہیں یوں جیسے جانتے نہیں

مگر اب ان سارے شکووں کا کیا فائدہ؟ اب پچھتائے کیا ہوت... جب چڑیاں چگ گئی کھیت' پاکستان میں موجود امریکی پٹاری کے قلم فروش کہ جو نائن الیون کے بعد سے پاکستانی قوم کے دل ودماغ میں امریکہ کا رعب بٹھانے کیلئے سردھڑ کی بازی لگا رہے تھے... دفاع پاکستان کونسل کے ٹرک پر سوار شیخ رشید کہ جو کے لہرا لہرا کر کہا کرتے تھے کہ ''اگر ہم امریکہ کا ساتھ نہ دیتے تو امریکہ ہمارا آملیٹ بنا دیتا''... کبھی کہتے کہ اگر ہم نے امریکہ کا ساتھ نہ دیا تو امریکہ ہماری چٹنی بنادے گا۔

پندرہ سال قبل جب ایک رسوا کن ڈکٹیٹر نے 19 کروڑ مسلمانوں کے پاکستان کو امریکی مفادات کی بھینٹ چڑھانے کا فیصلہ کیا تھا ہم نے تب بھی کہا تھا کہ ''یہود ونصاریٰ کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہوسکتے... کیوں؟ اس لئے کہ یہ قرآن کا فیصلہ ہے... ساری دنیا الٹی لٹک جائے مگر قرآن کی بات غلط نہیں ہوسکتی... پس حالات و واقعات اور وقت نے ثابت کردیا کہ یہود و نصاریٰ کبھی ایمان والوں کے... اسلام والوں کے دوست نہیں ہوسکتے' اب ہمارے حکمران جتنا مرضی چلائیں' واسطے دیں' اپنی قربانیاں گنوائیں... لیکن امریکہ اور بھارت کی بڑھتی ہوئی قربت کو نہ روک سکتے ہیں اور نہ ہی روک سکیں گے... کیوں؟ اس لئے کہ میرے آقا ومولیٰ ﷺ نے ساڑھے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا کہ الکفر ملۃ واحدۃ یعنی کفر ایک ملت کی مانند ہے۔

پرویز مشرف کے وہ وزیر کہ جو دفاع پاکستان کونسل کے ٹرک پر چڑھ کر ڈرون حملوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں امریکی اور بھارتی پٹاری کے وہ سیکولر دانش فروش کہ جو امریکیوں کے افغانستان پر حملے کو رحمت خداوندی قرار دیا کرتے تھے... یہ سب کے سب اس ملک اور قوم کے مجرم ہیں اس قوم کا حافظہ بڑا مضبوط ہے' یہ قوم ان کالم نگاروں' دانشوروں اور سیاست دانوں کو کبھی بھول نہ پائے گی کہ جو امریکہ کی حمایت میں کالم لکھنا' امریکہ کی حمایت میں تاویلیں گھڑ گھڑ کر قوم کو گمراہ کرنا اپنے لئے باعث نجات سمجھا کرتے تھے... اس ملک کی اس سے بڑی بدقسمتی کیا ہوگی کہ پاک سرزمین پر ایسے سفاک اور سیاہ دل ''دانش چور'' بھی بستے ہیں کہ جو قبائلی علاقوں پر ہونے والے امریکی ڈرون حملوں پر نہ صرف یہ کہ خوشیاں منایا کرتے تھے... بلکہ اسے وقت کی ضرورت قرار دیا کرتے تھے... امریکہ نے کچھ نیا نہیں کیا' امریکہ وہی کچھ کر رہا ہے جو وہ ''صلیبی جنگ'' کو کامیاب بنانے کے لئے کرسکتا ہے۔

امریکہ افغان طالبان کے ہاتھوں عبرتناک شکست سے دوچار ہوکر افغانستان سے بھاگ چکا ہے... اب وہ اپنی ''کٹھ پتلیوں'' کے ہاتھوں میں اسلحہ تھما کر اور جیبوں میں ڈالر بھر کر افغان طالبان کے مدمقابل کھڑا کرنا چاہتا ہے' اشرف غنی اور ڈاکٹر عبداللہ عبداللہ تو بے چارے کابل کی سڑکوں پر بھی آزادانہ پھرنے سے قاصر ہیں... ان کی سیکورٹی پر تعینات باڈی گارڈ امریکی ہیں... جس اشرف غنی کو اپنی سیکورٹی کو یقینی بنانے کیلئے امریکہ سے باڈی گارڈز بھی ادھار پر لینے پڑتے ہیں... وہ اشرف غنی یا اس کے افغان سپاہی کیا خاک ''ملاہیبت اللہ'' کے طالبان کا مقابلہ کریں گے؟

لہٰذا امریکہ اور پاکستان میں موجود امریکی پٹاری کے خرکاروں کی یہ شدید خواہش ہے کہ... جس طرح سے بھی ممکن ہو پاک فوج... افغان طالبان پر ٹوٹ پڑے' ایک طرف امریکہ پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کو دودھ پلا رہا ہے' اس کے ساتھ قربتوں کو بڑھا رہا ہے... ہماری یہ بات ایک دفعہ پھر سچ ثابت ہوگئی کہ امریکہ کو دہشت گردوں یا دہشت گردی سے نفرت نہیں... بلکہ امریکہ مسلمانوں اور اسلام کے ساتھ حالت جنگ میں ہے... امریکہ مسلمانوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غلام بنا کر رکھنا چاہتا ہے یا پھر سرے سے ہی مٹا دینا چاہتا ہے' اسکا تازہ ترین ثبوت پیش خدمت ہے' جس نریندر مودی نے بدھ کے دن امریکی کانگریس کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا' اس نریندر مودی کو کچھ عرصہ پہلے تک امریکہ بھی دہشت گرد سمجھتا تھا... گجرات میں دو ہزار سے زائد مسلمانوں کا قاتل اور دہشت گرد نریندر مودی اگر امریکی کانگریس کے مشترکہ اجلاس میں دھڑلے سے خطاب کرتا ہے تو یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امریکہ کو دہشت گردوں سے نفرت نہیں... بلکہ اس کی دشمنی اسلام سے ہے' اب تو سیکولر کالم نگار بھی یہ لکھ رہے ہیں کہ ''امریکہ نے بھارت کو تگڑا کرنا ہی ہے' ہم اسے اس سے کیسے باز رکھ سکتے ہیں''؟ امریکی پٹاری کے سیکولر کالم نگار اس بات پر بھی غصے میں ہیں کہ اگر امریکہ بھارت کو مضبوط کررہا ہے تو اس میں ناراض ہونے کی کونسی بات ہے؟ بدنام زمانہ ہندوستانی دہشت گرد نریندر مودی امریکی کانگریس کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جب یہ کہتا ہے کہ ''مضبوط بھارت امریکی مفاد میں ہے'' ''ہمسایہ' دہشت گردی کی پرورش کررہا ہے۔ ہمسایہ سے اس کی مراد ''پاکستان'' تھا۔

ہندوستانی ''دہشت گرد'' جب یہ کہہ رہا تھا تو اس اجلاس میں موجود کسی ایک ''امریکی'' کو بھی توفیق نہ ہوئی کہ جو کھڑا ہوکر نریندر مودی کو کہتا کہ جس پاکستان نے امریکہ کا ساتھ دیتے ہوئے ساٹھ ہزار سے زائد پاکستانیوں کی قربانی دی... جس پاکستان نے امریکہ کے لئے اپنے ایئر پورٹ اور فضاؤں تک کو وقف کیے رکھا' جس پاکستان نے امریکہ کو محفوظ بنانے کیلئے قبائلی علاقوں میں ایک انتہائی خونریز جنگ لڑی' جس پاکستان نے امریکہ کے ملزموں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر پہلے پکڑا اور پھر امریکہ کے حوالے بھی کیا' اس پاکستان پر دہشت گردی کی پرورش کا الزام لگاتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی؟

قادیانیت نوازی

نقش جمال ...... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com

آج کل ایک فتنہ یہ جنم لے رہا ہے کہ آخرت کی کامیابی کے لیے دین اسلام کو ماننا ضروری نہیں، بلکہ جو شخص جس بھی مذہب اور دین کو مانتا ہے اگر وہ اسی دین پر رہتے ہوئے اپنے طور پر اللہ تعالیٰ اور آخرت کو جیسا تیسا مانتا ہو اور اچھے کام کرتا ہو تو وہ اس کی نجات کے لیے کافی ہے۔ اس فتنے کا مقصد یہ ہے کہ اسلام اور دیگر ادیان میں جو حق اور باطل کی تفریق کی جاتی ہے اور ہم مسلمان جو یہ کہتے ہیں کہ ''نجات کے لیے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول محمد ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام پر ایمان لانا ضروری ہے'' تو اس کو غلط قرار دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے کئی مقامات پر بالکل واضح کہا ہے کہ اہل کتاب باوجود آسمانی کتاب اور انبیاء رکھنے کے اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری کتاب قرآن کریم پر اور اس کے آخری نبی محمد ﷺ پر ایمان نہیں لائیں گے تو ان کے لیے ہرگز کامیابی نہیں ہے۔

چنانچہ قرآن کریم نے بالکل واضح کہہ دیا ہے کہ اہل کتاب خواہ یہودی ہوں یا عیسائی ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ:

۱: توراہ اور انجیل کو بھی صحیح صحیح مانیں
۲: قرآن کریم کو بھی صحیح صحیح مانیں

تب ان کا ایمان اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر ہوگا اور وہی راستہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انہیں اعتبار دلائے گا۔

لیکن ساتھ یہ بھی وضاحت کردی گئی کہ قرآن کریم جو درحقیقت لوگوں کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے مگر اہل کتاب اپنی ضد وعناد اور حسد وبغض کی وجہ سے بجائے اس سے فائدہ اٹھانے کے اپنی سرکشی اور کفریہ طرز میں مزید دلیر ہوجائیں گے

چنانچہ اب حکم یہ ہے کہ جو اہل کتاب تورات وانجیل کی حقیقت سے بھی دور ہیں اور قرآن کریم کو بھی ماننے کے بجائے اپنی سرکشی اور کفر میں بڑھتے چلے جارہے ہیں ایسے کافروں کو کوئی افسوس نہ کیا جائے۔

قرآنی آیت کا ترجمہ یہ ہے:

''کہہ دو کہ اے اہل کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو (قرآن اب) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم لوگوں پر نازل ہوا ہے، ان کو قائم نہ رکھو گے کچھ بھی راہ پر نہیں ہوسکتے اور یہ (قرآن) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے ان میں سے اکثر کی سرکشی اور کفر کو مزید بڑھے گا چنانچہ قوم کفار پر افسوس نہ کرو! (المائدۃ:۶۸)

☆......☆......☆

ایک بار پھر قادیانیت کے خیر خواہوں کی طرف سے کچھ ہوا کھڑا کردیا گیا ہے

ہر کچھ عرصے کے بعد ایسا ہوتا ہے

مسلسل کوششیں ہورہی ہیں کہ قادیانیوں کو جو کافر قرار دیا گیا تھا اس قانون کو ختم کرادیا جائے، کیوں کہ وہ یہ سوچ کر بیٹھے ہیں کہ مسلمانوں کی دینی قوت اور خلافت والا انظام تو ویسے ہی ختم ہوچکا ہے، کہیں کہیں کچھ باقی ہے اور انہوں نے بھی کمزوری کی حالت کو سامنے رکھ کر ان قادیانیوں کو مرتد قرار دینے کے بجائے کافر قرار دے کر ذمی درجہ دیا ہے، ایسے میں اگر مزید دباؤ ڈال کر اس کمزوری والے آخری درجے کو بھی ختم کرادیا جائے تب محض مولویوں کے کہنے سے کیا ہوگا؟

اس لیے اب کوشش یہ ہے کہ قادیانیوں کے سر پر جو کافر ہونے کی قانونی تلوار لٹک رہی ہے اسے توڑ دیا جائے۔ اس لیے اب یہ شوشا چھوڑا جارہا ہے کہ کیا ریاست کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کو کافر قرار دے؟

اور حیران کن بات یہ ہے کہ یہ سوال وہ لوگ اٹھا رہے ہیں جو ہر وقت ریاست ریاست اور جمہوریت جمہوریت کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی منافقت اور دوغلے پن کو نمایاں کرتے ہوئے مولانا طلحہ السیف صاحب کی ایک تحریر ملاحظہ کیجئے جو منافقین کے نفاق کو چاک کرنے میں اکسیر کا کام دے رہی ہے:

''منافقت اور کسے کہتے ہیں؟ نفاق کی اور کیا تعریف ہے؟

دن رات زبان وقلم سے دو باتیں صادر ہوتی ہیں۔

جمہوریت

ریاست کی بالادستی

اگر فرد کسی مذہبی معاملے کا فیصلہ از خود صادر کردے تو سب سے زیادہ تکلیف ان کو۔

اور اگر ریاست فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے لے تو بھی مروڑ ادھر۔

ریاست ایک جمہوری عمل کے ذریعے آئین میں اسلام کو اپنا مذہب قرار دے چکی ہے۔

اب جو گروہ خود کو مسلمان کہتا ہی نہیں اسکا معاملہ تو صاف ہوگیا۔

لیکن کوئی گروہ مصر ہے کہ وہ نہ صرف مسلمان ہے بلکہ اسلام وہی ہے جو اسکی تعبیر ہے اسکے علاوہ سب کفر ہے۔

تو کیا اب یہ وضاحت ریاست کی ذمہ داری نہیں کہ جس اسلام کو وہ اپنا مذہب کہتی ہے وہ کون سا ہے؟

قادیانی اس بات کے دعویدار ہیں کہ اسلام وہی ہے جو انکا دین ہے باقی سب کافر ہیں۔ تکفیر کی ابتداء انہی کی طرف سے ہے۔ مرزا قادیانی نے خود اپنی کتب میں اہل اسلام کی تکفیر کی۔ ظفر اللہ خان اسی کو بنیاد بنا کر بابائے قوم کا جنازہ نہ پڑھا۔ اور قومی اسمبلی میں بھی بحث اسی بات کے سامنے آنے پر پایہ تکمیل کو پہنچی۔

ریاست نے اپنی یہ ذمہ داری جمہوری اور آئینی طریقے سے پوری کی ورنہ اس سے پہلے وہ اس تحریک کو خود طاقت استعمال کرکے دبا چکی تھی۔ دس ہزار کے لگ بھگ لوگوں کی جانیں ریاست کے ہاتھوں گئیں۔

مکالمہ ہوا دلائل ہوئے اور مقدمہ ریاست کے نمائندے نے لڑا۔

یہ نمائندہ مولوی نہیں ایک لبرل سیکولر شخص تھا۔

تمام تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد ریاست نے ایک جمہوری آئینی فیصلہ کیا۔

اس فیصلے کی رو سے قادیانی غیر اسلامی گروہ ہے اور اقلیت کے حکم میں ہے۔

اور اب اس پر سب سے زیادہ اعتراض جمہوریت کے چیمپئنز کو ہے۔۔

معلوم ہوا کہ جمہوریت کا راگ بھی سوائے نفاق کے اور کچھ نہیں۔

رہی بات قتل وغارت کی تو کیا پاکستان میں مذہبی کی نسبت کہیں زیادہ لسانی عصبیتی قومیتی قتل وغارت، رشتوں اور خاندانی تنازعات پر ہونے والی قتل وغارت، جاگیرداری اور وڈیرا ازم کی وجہ سے ہونے والی قتل وغارت اور محض پیسے کھرے کرنے کیلئے بلاوجہ کی قتل وغارت کے اسباب بھی کسی آئینی شق میں تلاش کرنے کی کوشش کی گئی؟

فرماتے ہیں یہ مسئلہ فرد کا ہے ریاست کو دخل اندازی کا حق نہیں۔ آپ یہ مسئلہ افراد کو دیدیں ہمیں اعتراض نہیں بس دو سوال ہیں۔

1۔ آپ کو ممتاز قادری والے مسئلے میں فرد کے فیصلے پر کیوں اعتراض تھا اور آپ وہاں ریاست ریاست کیوں پکار رہے تھے؟

2۔ شیعہ سنی مسئلہ ابھی تک افراد کے ہاتھ میں ہے ریاست فیصلہ کرنے پر آمادہ نہیں......

بقیہ صفحہ ۵ پر